ارشاداتِ فریدی

معروف بہ

شلوکِ فریدی

مُصنفہ

حضرت پیر مُحمّد حُسین شاہ صاحب ثالث رحمۃ اللہ علیہ

یکے از اولادِ شیخ الاسلام محمد فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح و نظرِ ثانی

شکیل مصطفٰے اعوان صابری چشتی

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

حق فرید یا فرید

ارشادات فریدی

معروف بہ

شلوک فریدی

مُصنّفہ

حضرت پیر مُحمّد حُسین شاہ صاحب ثالث رحمۃ اللہ علیہ

یکے از اولاد شیخ الاسلام محمد فرید الدین مسعود گنج شکرؒ

تصیح و نظر ثانی

شکیل مصطفےٰ اعوان صابری چشتی

براداز
شبیر
اردو بازار ۰ لاہور

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-7246006

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

شلوکِ فریدی

85219

ناشر	ملک شبیر حسین
سن اشاعت	مئی 2008ء/ربیع الثانی 1428ھ
طابع	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
کمپوزنگ	ورڈزمیکر
سرورق	فیضی گرافکس دربار مارکیٹ لاہور
قیمت	

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

Marfat.com

[stamp]

ترتیب

دیباچہ ۱۱

تواریخ گورو خالصہ حصہ اوّل ۱۶

وجہ تصنیف ۱۷

ارشاداتِ فریدی ﷫ ۱۸

آدم علیہ السلام کے بُت کی تیاری اور اُس میں روح ڈالنے کے بیان میں ۱۸

قبض روح ۱۹

وعدہ قبض روح ۱۹

دربارہ پُل صراط ۲۰

خدا سے غافل ہو کر حرص دنیا میں مبتلا ہونے کے بیان میں ۲۱

مذمت دنیا ۲۲

عمر کے ضائع ہونے اور اس پر افسوس کرنے کے بارے میں ۲۳

تنبیہ نفس کے بارے میں ۲۳

تنبیہ نفس سالک کے بیان میں ۲۴

تحمل و صبر و رضا و تسلیم و توکل کے بیان میں ۲۵

خدا سے غافل ہو کر محبت دنیا میں مبتلا ہونے کے بیان میں ۲۵

پیری اور تنبیہ نفس سالک کے بارے میں ۲۶

سالک سلوک کی طرف رجوع ہونے کے بیان میں ۲۶

یادِ خدا کے وقت کے بارے میں ۲۸

ارشاد کے بیان میں ۲۸

عشق خدا کے لئے سبب اور وقت نہیں ہے اس کے فضل پر موقوف ہے ۲۹

Marfat.com

عبرت اور انقلابِ زمانہ کے بیان میں ۳۰
شیطان کے بیان میں ۳۱
عہد و ریاضت کے بارے میں ۳۲
عجز و انکسار کے بارے میں ۳۳
محبت باطل دنیا کے بیان میں ۳۳
قلب منظر خدا کے بارے میں ۳۴
پیری کے بارے میں ۳۵
غیر خدا سے امید اور نفع کے بیان میں ۳۵
توکل کے بارے میں ۳۶
گمان بد کے عوض گمان نیک کے بیان میں ۳۷
محبت مرشد اور صفائی قلب کے بارے میں ۳۸
خدمت مرشد کے بارے میں ۴۰
زینت اور فخر دنیا کے بیان میں ۴۱
فضیلت ذکر اللہ میں ۴۲
توکل کے بارے میں ۴۲
قناعت کے بارے میں ۴۳
حقیقت کے بارے میں ۴۳
ریا کے بارے میں ۴۴
محبانِ خدا کے بارے میں ۴۵
حق و باطل کے بارے میں ۴۶
غلبہ محبت پیر کے بارے میں ۴۷
حالت فقر کے بیان میں ۴۷
عشق کے بارے میں ۴۸
مذمت دنیا کے بارے میں ۴۹
حساب روز قیامت کے بیان میں ۴۹

Marfat.com

تنبیہ نفس اور عبرت کے بارے میں ۵۰
الم ہائے جسمانی روحانی کے بارے میں ۵۱
آخر فنا کے بارے میں ۵۲
دعائے فقر کے بیان میں ۵۲
ہر شخص اپنے مطلب کا ہے ۵۳
یاد خدا سے غافلوں کے بارے میں ۵۴
شوکت دنیا کے بیان میں ۵۵
مذمت دنیا کے بیان میں ۵۶
وجود ذاتی اور لامقید روح کے بارے میں ۵۷
ملک الموت کے بارے میں ۵۸
عذاب دوزخ کے بارے میں ۵۹
بُرے عملوں کے بارے میں ۶۰
ریا کے بارے میں ۶۰
عاشقان صادق کے بارے میں ۶۲
پیدائش انسان کے بارے میں ۶۳
خوف خدا کے بارے میں ۶۳
محبان الٰہی کے بارے میں ۶۴
پیر کامل اور معبود حقیقی اور باطل کے بارے میں ۶۵
خدا سے غافل ہونے اور قبر کے پکارنے کے بارے میں ۶۶
پیری کے بارے میں ۶۸
دنیا کی ناپائیداری کے گزرنے میں ۶۸
مالِ دنیا کی طرف متوجہ ہونے اور آخر فنا کے بارے میں ۶۹
قبر کے فکر اور اس کے ساز و سامان کے انتظام میں ۷۰
بداعمال کے ترک کرنے میں ۷۱
معرفت اور توحید کے حاصل کرنے اور غیریت کے دور کرنے میں ۷۲

Marfat.com

کسرِ نفسی سالک کے بارے میں ۷۳

موت کے بعد طالبانِ دنیا کے حسرت میں رہنے کے بارے میں ۷۴

وصلِ خدا سے محرومی کی حسرت میں ۷۵

عاشقانِ الٰہی کے بارے میں ۷۶

عارفان باللہ کے بارے میں ۷۸

بجز ذاتِ خدا کل اشیاء کے فنا کے بارے میں ۷۹

حضرت عزرائیل علیہ السلام کی آمد ۸۱

قبض روح کے بارے میں ۸۲

نماز کی بابت تنبیہ نفس کے بارے میں ۸۳

تاکید نماز کے بارے میں ۸۴

تاکید نماز کے بارے میں ۸۵

موت برحق کے بارے میں ۸۶

ذات عین میں ہستی موہومہ کے فنا کے القا کے بارے میں ۸۷

قلب یا جسم کے جوار کے کھیت سے خواہش ہائے نفسانی کے جانوروں کو ذکر الٰہی کی
پکار کے ساتھ اُڑانے کے بارے میں ۸۹

مرتبہ شہود اور درجہ ہمہ اوست کے بارے میں ۹۰

ہستی موہومہ کی حد فاصل توڑنے اور فنائے تامہ حاصل کرنے کے القا میں ۹۲

راہ سلوک میں جہد و ریاضت اور قبض اور بسط اور امتحانات اور ہجر کے الم ہائے جسمانی
و روحانی کی تکالیف میں ۹۳

عالم اضافت کی فنا اور حیات طیبہ کے بارے میں ۹۴

بدی کے عوض نیکی کے ارشاد میں ۹۵

عالم دنیا کے باغ زیبا اور روح مسافرہ کی رحلت کے بارے میں ۹۶

رحمت و فیض خاصہ کی کستوری کے تقسیم کے بارے میں ۹۷

الم ہائے دنیا میں ہر فرد بشر کے مبتلا ہونے کے بارے میں ۹۸

حرص و زینت دنیا اور نوازش پیر کے بارے میں ۹۹

Marfat.com

عمرِ بے بہا اور وجود فانی کے بارے میں ۱۰۱
رضائے الٰہی سب سے مقدم ہے ۱۰۲
تمام دن اور رات حرص دنیا کے سمندر میں گزارنے اور پیشواؤں ملاحوں کے پکارنے میں ۱۰۳
شیخ ملاح اور دنیا سمندر کے بارے میں ۱۰۳
مرد حال اور مردِ قال کے بارے میں ۱۰۴
نفس امارہ کے بھونکنے کے بارے میں ۱۰۶
عالم جوانی کے پختہ ہونے اور عمر کے گزرنے کے بارے میں ۱۰۷
تن سوکھ کر پنجر ہونے اور زاغوں سے تلوے نوچے جانے کی حالت میں اظہار خوش قسمتی
کے بارے میں ۱۰۸
ہر دو آنکھ کوے کو کھانے سے منع کرنے کے بارے میں ۱۱۰
قلب کا گوشت کھانے سے منع کرنے کے بارے میں ۱۱۲
مرد حال وقال کے بارے میں ۱۱۳
وہب اور فضل اور رحمت خاصہ کے بارے میں ۱۱۵
دیدار خدا کے بارے میں ۱۱۶
زاغ سے دیدار کی شرط پر آنکھیں نکال دینے کے بارے میں ۱۱۷
قبر کے پکارنے کے بیان میں ۱۱۸
عبرت دہانی کے بارے میں ۱۱۹
ہستی موہومہ کے فنا اور وصل خدا اور حیات طیبہ کے القاء کے بارے میں ۱۲۰
آخر عالم خلق کے ہر متنفس کے فناہ کے بارے میں ۱۲۱
اس عالم فنا سے روحوں کے پرواز کرنے اور قبروں میں جا رہنے کے بارے میں ۱۲۲
رحلت کے بارے میں ۱۲۲
موت اور دوزخ کے جوش کے بارے میں! ۱۲۳
بعض کے اہل معرفت اور بعض کے خدا یاد سے غافل ہونے اور اُن کے عملوں کے
آخرت میں گواہ ہو جانے کے بارے میں ۱۲۴
دریائے دنیا کے کنارے پر روح انسان کے بگلے کو عیش وعشرت کرتے ہوئے قضا

Marfat.com

کا باز پڑنے کے بارے میں ۱۲۵

موت کا باز پڑنے سے عیش وعشرت بھول جانے کے بارے میں ۱۲۶

پانی اور اناج کے سہارے وجود کی حرکت کرنے اور حرص دنیا میں انسان کے گرفتار ہونے کے بارے میں ۱۲۷

ملک الموت کی آمد کے بارے میں ۱۲۸

بندہ کو قبرستان میں لے جانے کے بارے میں ۱۲۹

عارفان باللہ کے بارے میں ۱۳۰

ضعیفی کے باعث جسم کے کانپنے اور اعضا کے ست ہونے کے بارے میں ۱۳۱

یہدی من منیب یعنی کسب کے بارے میں ۱۳۲

بذریعہ خلوص قلب وہب کے بارے میں ۱۳۳

بباعث تکبر اور فخر اور مال اور حسن خدا سے غافل ہو کر اس دنیا سے خالی ہاتھ کوچ کرنے کے بارے میں ۱۳۴

پیر کی دست بیعت اور متابعت کے بغیر فضیلت بیشمار مال اور حسن ٹیلہ ریت کی بارش کی طرح بلا مفاد ہے ۱۳۵

میدان حشر میں اعمال بد کے باعث مسخ اشکال کے بارے میں ۱۳۶

بوجہ غفلت اور غلبہ نفسانیت ذکر الٰہی سے مردہ ہونے کے بیان میں ۱۳۷

راست رنگت الٰہی اور اس کی بے پروائی کے بارے میں ۱۳۸

تسلیم اور رضا کے بارے میں ۱۳۹

ذکر اللہ سے راحت اور اطمینان قلبی کے حاصل ہونے کے بارے میں ۱۴۰

محبت الٰہی فضل اللہ پر موقوف ہے ۱۴۱

پچھلی رات رحمت خاصہ کے ظہور اور عبادت کے بارے میں ۱۴۲

عطائے صراط مستقیم خدا کے اختیار میں ہے خواہ دے خواہ نہ دے ۱۴۳

دنیا کی محبت باطلہ سے محبت حقیقی نہیں ملتی کیونکہ ان میں صفت متضاد ہے ۱۴۴

صبر اور رضا اور تعلیم و توکل کے بارے میں ۱۴۴

صبر سے حصول قرب خدا کے بارے میں ۱۴۵

Marfat.com

صبر اور رضا سے عطائے وصل حق کے بارے میں ۱۴۶
فقر کے بارے میں ۱۴۷
وصل محبوب کے بعد سب تکلیفات بدل کر عین راحت ہو جاتی ہیں ۱۴۸
قلب حرم خاص خدا کے بارے میں ۱۴۹
پیر کی ذات میں ذات عین کے دیکھنے کے بارے میں ۱۴۹
صوفی یا مرد حال اور متشبہ یا مرد قال کے بارے میں ۱۵۰
خدا سے غافل ہو کر تالاب دنیا میں روح جانور کے تیرنے اور پچاس پکڑنے والوں
سے بیخبر ہو کر حرص دنیا میں مبتلا اور مغلوب ہونے کے بارے میں ۱۵۱
شغل اور ذکر اور برزخ کے بارے میں سوال ۱۵۳
ہر سہ برزخ کے بارے میں جواب ۱۵۴
فقیری صفت کے بارے میں ۱۵۵
صفت جمالی یا مکانی کے بارے میں ۱۵۵
طلب مطلوب حقیقی کے بارے میں ۱۵۶
مومنوں اور منافقوں کے بارے میں ۱۵۷
محبان الٰہی اور غافلوں کے بارے میں ۱۵۸
مرید اور پیر طریقت کے بارے میں ۱۵۹
صفت ذات اور عارفانِ باللہ کی قدمبوسی کے بارے میں ۱۶۰
خیر عبادت کی استدعا میں ۱۶۱
ارشاد عبادت اللہ کے بارے میں ۱۶۱
خالت جوانی میں وصلِ خدا کے بارے میں تنبیہ ۱۶۲
دنیا سے رحلت اور حصول عقبےٰ کے بارے میں ۱۶۳
امر پیر میں استقامت کے بارے میں ۱۶۴
استقامت سے نجات غفلت سے عذاب ۱۶۵
دنیا فانی کے بارے میں ۱۶۵
ہر کام کا اپنے وقت پر مدار ہے اسی لئے موقع یہی حیات ہے ۱۶۷

Marfat.com

ناپائیداری وجود انسان کے بارے میں ۱۶۷
حریصانِ دنیا کے فنا کے بارے میں سوال و جواب ۱۶۸
حالت نزع کے بارے میں ۱۶۹
روح اور خدا کے درمیان مکالمہ ۱۷۰
عذر تقصیر معرفت کے بارے میں ۱۷۱
جواب عاشق کوئل اپنے پیارے کے عشق میں جل کر سیاہ ہونے کے بارے میں ۱۷۱
محبت دنیا کی چاہ میں روح کے مبتلا اور غرق ہونے کے بارے میں ۱۷۳
دست بیعت مرشد اور درجہ شہودی کے بارے میں ۱۷۴
منزل فقر کے بارے میں ۱۷۵
منزل فقر پر شروع عمر میں رواں ہونے کے بارے میں ۱۷۶
زہد اور تقویٰ اور ورع کے بارے میں ۱۷۶
غافلان دنیا کی تنبیہ کے بارے میں ۱۷۷
توسل مرشد سے عزت عقبائی یا نجات ابدی کے بارے میں ۱۷۸
حکم قبض آنے اور روح کی پرواز میں ۱۷۹
در بیان صفت مرشد یا گور کامل ۱۸۱
در بیان مدح ذات واحدیت یعنی مرشد یا گور ۱۸۱
حسب و نسب ۱۸۲
ارشادات فریدی اعنی شلوک فریدی کا فرہنگ ۱۸۴

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

جواہر فریدی سے روایت مسطور ہے کہ گورونا نک صاحب واسطے ملاقات جناب شاہ بہرام صاحب قدس سرہ' جواس وقت سجادہ نشین صاحب جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تھے پاک پٹن شریف میں تشریف لے گئے۔ شہر مذکور کے مغرب کی طرف جنگل میں ایک درویش مسمی جمال الدین سجادہ نشین موصوف کے لنگر کے واسطے لکڑیاں چُننے کے لئے گیا ہوا تھا' اتفاقاً ملاقی ہوئے۔

گورونانک صاحب نے درویشی جامہ پہنے ہوئے دیکھ کر دریافت فرمایا کہ آپ کس سلسلہ کے درویش ہیں۔ اُس نے عرض کیا کہ میں جناب سجادہ نشین بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دربار کا غلام ہوں۔ گورونانک صاحب نے فرمایا۔ کہ تم وہاں جا کر میری طرف سے جناب سجادہ نشین صاحب کی خدمت میں عرض کرنا کہ دو تین فقیر صورت آپ کی ملاقات کے لئے آئے ہیں۔ اگر ارشاد عالی ہو تو شہر میں حاضر ہو کر نیاز حاصل کریں' ورنہ آنجناب بذاتِ خود جنگل میں ملاقات کے واسطے قدم رنجہ فرمائیں تو عین سعادت ہے۔ تا کہ تنہائی میں ملاقات کی جائے۔ خادم مذکور نے آنجناب کی خدمت میں عرض کیا کہ جنگل میں دو تین فقیر ملاقات کے لئے آئے ہیں۔ اور امید وار نیاز کے ہیں۔ تب آنحضرت گورونانک صاحب کی ملاقات کے لئے روانہ ہوئے۔ اور ہر دو صاحبان کی اس مکان پر ملاقات ہوئی جس کو اب ہندو لوگ نانک سر اور مسلمان

Marfat.com

لوگ فتح اللہ نوری شاہ کہتے ہیں اور ان کے مابین مندرجہ ذیل سوال و جواب ہوئے۔

سوال بابا گورو نانک صاحب

پڑھتے پڑھتے دند گھسے کسے نہ کیتی ہو!

جواب شاہ بہرام صاحب

اِیکو حرف پریم کا پڑھے پنڈت ہو
متھے تیوڑی دور کر پتا سٹیں دھو

تشریح: اگر تو مرد حال یا برہم گیانی ہونا چاہتا ہے تو ایک حرف اللہ یا برہم پڑھ اور ہستی باطلہ کے وہم کی چین اپنی پیشانی یا احولیت کا پردہ اپنی آنکھ پر سے اتار کر ذات حق قائم کر کے ہر شے میں اُسی کا ظہور سمجھ۔ یہی وصل خدا کے لئے اعلیٰ وسیلہ ہے۔ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ۔ خدا کے ساتھ دوسرا معبود مت پکارو۔(۲۶:۲۱۳)

سوال بابا گورونانک صاحب

صاحب دِیاں دو حدّاں
کِس نوں پکڑاں کِس نُوں چھڈاں

تشریح: خداوند کریم جلّ شانہٗ نے عالم مخلوقات کے لئے دو شرعی یا دھرمی قائم کر دی ہے۔ میں کون سی حد اختیار کروں اور کون سی حد کو ترک کروں۔

جواب شاہ بہرام صاحب

صاحب کی دو حدّ
سچ نُوں پکڑ کُوڑ نوں چھڈّ

تشریح: خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا کَدَرَ۔ جو صفا ہے وہ پکڑ اور جو میلا ہے وہ چھوڑ دے۔ حصول حیات طیبہ کے لئے خداوند کریم جل شانہٗ نے دو حد قرار دی ہیں۔ جن

Marfat.com

میں ایک حد باطلہ اور دوسری حد حقی ہے۔ غیر از خدا حد باطلہ ہے جو کہ فنا ہے۔ اور اثبات ذاتِ حق حد حقی ہے۔ جو کہ ہستی موہومہ غیر از خدا کو توڑنے والے اور اثبات ذاتِ حق کو قائم کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اس واسطے تم کو لازم ہے کہ اپنی ہستی موہومہ کے پردے کو دور کر کے اپنے شیخ یا گورو کے برزخ میں فنا حاصل کرو۔ آخرش رفتہ رفتہ جہد وریاضت کرنے سے درجہ فنافی الشیخ یا گوروگتی حاصل ہوگی۔ ایسا کرنے سے کسی روز ہرسہ فنا سے گزر کر درجہ بقا باللہ یا پد زبان پر فائز ہو جاؤ گے۔

سوال بابا گورو نانک صاحب

کلمہ کہاں تاں کل پوئے بن کلمہ بھی ناں

ہندو کہاں تاں ماریا مسلماناں بھی ناں

تشریح: یعنی عارف پر بفضل اللہ اور نظر عنایت مرشدی سے غین غیریت کا فنا ہو کر ذات عین کی فنا تامہ نزول کرتی ہے تو اس کا علم ظاہر و باطن ایک ہو جاتا ہے اس لئے وہ اَنَـا الْـحَقّ کا نعرہ مارتا ہے۔ جس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ شخص شرعی یا دھرمی حد کا فیض یافتہ ہے۔ ہر مذہب کا حکم احکام اسی مذہب پر مبنی ہے۔ جس میں کہ عارف کی تخلیق ہے۔ عارفانِ حق کے لئے مذہب کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ اُن کے نزدیک اللہ اور رام و برہم کا نعرہ مارنا یکساں ہے۔ لیکن اہل قیاس اور ظاہر بینوں کے لئے ایک وہم شرک اور ضد ہے۔ کیونکہ اگر انصاف اور نظر غور سے دیکھا جائے تو ہر مذہب کے لئے منزل مقصود اور نشانہ ایک ہی ہے۔ اس واسطے گورو نانک صاحب نے یہ عرض کیا۔ کہ اگر میں عوام الناس مردان قال کی طرح کلمہ توحید کا نعرہ ماروں تو مردان ظاہر بین میرے مارنے کے لئے آمادہ ہوں گے۔ جیسا کہ حضرت بُلھے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرمودہ سے تصدیق ہوتی ہے۔

ہک پڑھنا علم ضرور ہوا، اتے دسنا نامنظور ہوا
جس دسیا سو منصور ہوا اس سولی پکڑ چڑھائیدا

Marfat.com

اور نیز حدیث ہذا اس بارہ میں کافی ثبوت ہے۔

قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَ عَائِیْنَ فَاَمَّا الْاَحَدِھِمَا فَبَشَّشْتُ فِیْکُمْ وَاَمَّا الْاُخْرٰی فَلَوْ بَشَّشْتُ فَقُطِعَ.ھٰذَا الْحُلْقُوْمِ یَعْنِیْ مَجْرِی الطَّعَامِ

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یاد کی دو باتیں یعنی دو طرح کے علم ہیں، پس میں نے ایک دونوں سے تمہارے لئے پھیلایا لیکن دوسرا، پس میں اگر پھیلاؤں تو یہ گلا کاٹا جائے یعنی شہ رگ۔

جو کہ میرے حق مخلوقاتِ خدا کی طرف سے ایک سخت دل شکنی۔ اور راہ خدا میں رکاوٹ اور تہمت مذہب کا باعث ہے۔ لیکن میں درحقیقت نعرہ اَنَا الْحَقّ یا آہنگ برہم اسمی سے خالی نہیں ہوں۔ عاشقانِ خدا کا کوئی مذہب نہیں ہے۔ چنانچہ اس موقع پر منصور کا قول اس بارہ میں پوری پوری مصداق ہے۔ دنیا کے لوگ ھُوَالْحَقّ کہتے ہیں۔ صوفی اَنَا الْحَقّ کہتا ہے۔

الصوفی لا مذہب جان صوفی ذات خدا پچھان

سوال شاہ بہرام صاحب

دو ہاں. تے پانی وار پی جے پایو بھگوان

اِیکو برہم پچھان کے دتیا ناسی جان

تشریح: لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ایکو برہم دتیا ناسی اَلْکُفْرُ وَالْاِیْمَانُ مَقَامَانِ وَرَاءَ الْعَرْشِ وَحِجَابَانِ بَیْنَ اللّٰہِ وَالْعَبْدُ ۔ کفر و ایمان دو مقام ہیں عرش کے نیچے اور دو پردہ ہیں۔ خدا اور بندے کے درمیان تو وہم اور شرک مذہب کفر اور ایمان کے ہر دو مقام اور پردوں سے گزر کر جوئندۂ خدا (خدا کا متلاشی' ڈھونڈنے والا' کھوجی) ہو اور ہر مذہب سے صلح کلی اختیار کر۔ ہرگز کسی کو برا بھلا نہ کہو۔ اور ——— نظر یکتائی سے ہر ہر میں خدا کو دیکھ۔ تب درجہ بقا حاصل ہوگا۔

Marfat.com

بعد ازیں گورو نانک صاحب نے عرض کیا۔ کہ ہم نے ایک کتاب تعلیم ارشاد توحید ذات پاک ہندی زبان میں تیار کی ہے۔ جس میں اکثر موحدان ہند کے کلام بھی درج کئے ہیں۔ اس واسطے آپ کی خدمت فیض درجت میں التماس ہے کہ آپ براہ مہربانی جناب بابا صاحب کے ارواح مقدسہ سے اجازت لے دیں کہ آنجناب کی کلام مبارک بھی اس کتاب میں درج کی جائے۔ چنانچہ شیخ بہرام صاحب قدس سرہٗ نے بمنشا گورو نانک صاحب روحِ مقدسہ جناب بابا فرید صاحب سے اجازت لے لی۔ اس واسطے گورو نانک صاحب نے تمام شلوک ارشاد کردہ بابا فرید صاحب گرنتھ صاحب میں درج فرما دیئے۔ گورو نانک صاحب اور شیخ بہرام صاحب جو کہ فرید ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہو چکے ہیں جناب بابا فرید صاحب اول کی گیارہویں پشت میں بَعْدُہٗ ہوئے ہیں۔

ہر دو صاحب موصوف ہم عصر ہیں۔ اور جناب بابا فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ اوّل ساڑھے تین سو سال ان ہر دو صاحبان سے پیشتر ہوئے ہیں۔ جس طرح سے جناب بابا فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے روحِ مبارک کے دربار پاک پٹن شریف میں معرفت برزخ جناب شیخ بہرام صاحب گورو نانک صاحب کو شلوک فریدی اُن کے گرنتھ صاحب میں درج کرنے کے بارے میں الہام ہوا تھا۔ ویسے ہی دربار موصوف سے اسی جگہ معرفت برزخ جناب شاہ و شیخ حضرت مولانا و مرشدنا پیر محمد حسین صاحب چشتی۔ فریدی۔ بدری و قادری پاک پٹنی شہنشاہ ولایت خمسہ کے احقر العباد کمترین گوشہ نشین زاویۂ گمنامی شارح کتاب ہٰذا کے واسطے بھی گرنتھ صاحب سے شلوک ہائے ہٰذا کے انتخاب کرنے اور ان کی تشریح مع آیات و احادیث مطابق ہر شلوک کے الہام ہوا۔ اس واسطے یہ کتاب ہر خاص و عام کے فیض اور ارشاد کے واسطے تیار کرا دی ہے تا کہ صفحۂ رُوزگار (زمانہ) پر ہمیشہ کے لئے ایک یادگار ثبت شدہ قائم رہے۔

Marfat.com

تواریخ گورو خالصہ حصّہ اوّل

مصنفہ بھائی گیان سنگھ۔ مطبع گورو گوبند سنگھ۔ صفحہ ۲۲
میں روایت ہے کہ

۱۵۵۴ء میں ایک دن گورو نانک صاحب بیَن ندی میں اشنان کرنے کے واسطے گئے تھے۔ وہاں جا کر ندی میں ایسا غوطہ لگایا کہ تین دن تک باہر نہ نکلے۔ دیوان جے رام اور نواب دولت خاں صاحب کمالانِ زمان نے ایسی حیرت ناک خبر سن پا کر ندی مذکور کا تمام پانی چھنوا ڈالا بلکہ جابجا فوراً جال ڈلوا دیئے۔ تاہم اُن کا کچھ پتہ نہ ملا۔ ادھر گورونانک صاحب غوطہ مارتے ہی درگاہِ عالیہ حضریہ میں جن کو اہل ہنود ورن دیوتا کہتے ہیں پہنچ گئے۔ وہاں اُن کو ورن دیوتا ملے۔ جن کی تعریف میں خامہ فرسائی کرنا یا زبان کو دخل دینا وجود انسان سے باہر ہے۔ وہاں گورونانک صاحب کو حضور خضریہ سے اس گورو منتر کا اُپدیش (نصیحت، مشورہ، نیک صلاح، تعلیم، ہدایت وغیرہ) ہوا جو گورونانک صاحب نے گرنتھ صاحب کے شروع میں ہی درج کیا ہے اور جس کا اپدیش وہ اپنے سکھوں میں کرتے رہے ہیں نیز گورونانک صاحب کو اس وقت وہاں سے یہ بھی حکم صادر ہوا تھا کہ جو کوئی تمہارا پیرو ہو کر اس گورو منتر کو پڑھے گا اس کو میں نجات دوں گا' وہ یہ ہے۔

ایک اونکار ست نام کرتا پُرکھ نر بھو نرویر اکال مورت اجونی سَے بھن' گور پرساذ جپ آدَ سچ جگادَ سچ ہے بھی سچ ہوسی بھی سچ۔

ترجمہ: اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ، مظہر صفاتِ ثلاثہ' برحق اسمہٗ، خالقِ حقیقی' عوام خلق میں روحی رنگ میں رہنے والا قدیرٗ ودودِ حقیقی' غیر فانی۔ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ' لا تناسخ' نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

Marfat.com

دست بیعت اور تعلیم و تلقین اور ارشادات اور رحمت مرشدی سے ملتا ہے اور ظہور لاتا ہے۔ اور محض ذاتی اسم جس کا نور ہر شے پر محیط ہے۔ یہی ہے۔ اور بجز اس کے سب اسمائے صفاتی ہیں۔ اور یہی افضل ذکر یا جَپ ہے۔ اور یہی بلا ابتداء اوّل' آخر' ظاہر' باطن بلا انتہا۔ ہر سہ زمان میں برحق ہے۔

وجہ تصنیف

ایک روز کا ذکر ہے کہ یہ فقیر اپنے پیرو مرشد جناب مولانا پیر سید محمد حسین صاحب چشتی و پیر غلام قادر صاحب برادرزادہ حضور انور کی بارگاہ میں بیٹھا ہوا تھا اور سردار شادی خاں افسر ڈیوڑھی قلعہ سرکار عالیہ فرید کوٹ اور بلاقی خاں نائب ناظر اور احمد علی محترم تھانہ و غلام رسول سرشتہ دار خادمان حضور انور بھی درجہ بدرجہ آں جناب کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ حسب الارشاد حضور انور کو متصدعہ ہوئے کہ آپ علم فارسی۔ عربی۔ شاستری، گورمکھی میں واقفیت رکھتے ہو۔ اگر گورو گرنتھ صاحب سے شلوک بابا صاحب منتخب کر کے ان کی مفصل شرح لکھ کر طبع کرا دو۔ تو اُمید ہے کہ ہر ہندو، مسلمان خاص و عام بہرہ یاب ہوں گے۔ اس واسطے اس احقر الزمان نے کچھ عرصہ میں ہر ایک شلوک کے معنی اور بمطابق اُن کے آیات و احادیث اور اسناد مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ درج کر کے بحکم باطن حسب منشاء فریدیہ عالیہ کے کتاب ہذا گوہر نایاب تیار کر دی جس کے مطالعہ سے ہر ایک متنفس و طالب مولا کو کمال شوق و ذوق پیدا ہوگا۔ صرف اس کلام کے پڑھنے اور دانت گھسانے پر شائقین مطالعہ کو فائدہ نہیں ہوگا۔ تاوقتیکہ اپنی عقل جزوی کو قابو میں لا کر حرف بحرف غور سے ملاحظہ نہ فرمائیں۔

Marfat.com

حَقّ

اِرشاداتِ فریدی رحمۃ اللہ علیہ
یعنی

شَلوکِ فریدی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جِت دِہاڑے دھنوریِ ساہے لِئے لِکھائے
مَلک جو کنّیں سُنیدا مُنہ دکھالے آئے

دھنوری' روح' ملک' فرشتہء موت

ترجمہ: جس دن روح قالب انسان میں داخل ہوئی اقرار ہوا۔ اس لئے ملک الموت وقت معہودہ پر لینے آیا۔

آدم علیہ السلام کے بُت کی تیاری اور اُس میں روح ڈالنے کے بیان میں

شرح۔ فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ سَاجِدِیْنَ (۱۵-۲۹)
"تو جب میں اسے ٹھیک کرلوں اور اس میں اپنی طرف کی خاص معزز روح پھونک دوں تو اس کے لئے سجدے میں گر جانا"۔ جس وقت بحکم الٰہی فرشتوں نے آدم علیہ السلام کا بت بنایا اور اس میں روح ڈالی پس تمام فرشتے سجدہ میں پڑ گئے۔

گر نہ ہوتی ذاتِ حق اندر وجود   آب وگِل کو کب مَلک کرتے سُجُود

نتیجہ: جب کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کا بت بنایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس میں روح کو ڈالنا چاہا تو روح نے خدا تعالیٰ سے ایک وقت مقررہ کے گزرنے پر پھر

Marfat.com

نکالے جانے کا وعدہ حاصل کیا۔ اس واسطے حسب وعدہ حضرت عزرائیل علیہ السلام وقت معہودہ کے گزرنے پر روح نکالنے کے لئے آتا ہے جو وید اور شاستر سے سنا جاتا ہے۔

۲- جند نمانی کڈھے ہڈاں کوں کڑکائے
ساہے لکھے نہ چلنی جندو کو سمجھائے

ترجمہ: روح عاجزہ روم روم سے کڑکا کر نکالی جائے گی کیوں کہ اقرار لکھا ہوا خلاف نہیں ہوتا۔ روح کو سمجھانا چاہیے۔

قبض روح:

شرح: وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۵ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا (۷۹-۲،۱)
قسم ہے اُن (فرشتوں) کی جو کہ سختی سے جان کھینچیں اور نرمی سے بند کھولیں

موت ہر یک اس کے تو ہم سنگ جان
آئینہ صافی بروہم رنگ جان

نتیجہ: ملک الموت جسم کے تمام ہڈ کڑکا اور تمام بند کھول کر اور ڈھیلے کر کے روح کو نکال لیتا ہے۔ اور یہ سمجھاتا ہے کہ وعدہ آگے پیچھے نہ ہو گا۔

۳- جند وہٹی مرن ورلے جاسی پرنائے
آپن ہتھیں جول کے کے گل لگے دھائے

جند' روح' جول' جا کر' پرنائے' بیاہنا

ترجمہ: روح لاڑی کو موت کا لاڑا بیاہ کر لے جائے گا۔ خود وعدہ لے کر دوڑ کر کس کی امان لے گی اور کس کے گلے لگے گی۔

وعدہ قبض روح:

شرح: وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا

Marfat.com

تَعۡمَلُوۡنَ (۶۳-۱۱)

ترجمہ: اور ہرگز ڈھیل نہیں دے گا خدا پس جس وقت اُس کا وقت مقرر آ جائے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

نتیجہ: اپنی روح کو وَر (خاوند، منگیتر) بیاہ کر لے جائے گا۔ یہ کہتے ہوئے کہ یہ وعدہ قبض تو نے خدا سے کر لیا تھا اب تو دوڑ کر کس کے گلے لگے گی۔

۴- والوں نکّی پُر سلات کنّیں نہ سُنی آئے
فریدا کڑی پوندی کھڑا نہ آپ مُہائے

پُرسلات، پل صراط، کڑی پوندئی، وید شاستر کی پکار اور منادی - مہائے، موہ جال

ترجمہ: خدا کا راستہ بال سے زیادہ باریک کان کو سنائی نہیں دیتا۔ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آسمانی کتابیں بتلاتی ہیں کہ دنیا موہ جال ہے۔

درباره پُل صراط:

شرح: وَاِنۡ مِّنۡکُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا (۱۹-۷۱) فیم وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ كَالۡبَرۡقِ وَلَا بِرِيۡحِ وَّكَالطَّيۡرِ وَكَالۡجِيَادِ الۡخَيۡلِ وَالرِّكَابِ تم سب کو اس پر سے گزرنا پڑیگا۔ (پس نیک لوگ بجلی اور ہوا اور پرندہ اور گھوڑوں کی طرح اس پر سے گزر جائیں گے۔)

نتیجہ: پل صراط وہ راستہ ہے جس کی تلاش میں فقیر لوگ رہتے ہیں۔ اُس کا بھید تحریر میں نہیں آتا۔ سینہ بسینہ ہے۔ یہ پل صراط ایک کسوٹی ہے جو کہ مومنین اور فاسقین کو لگانے سے حق پرست اور باطل پرست ظاہر کر دیتی ہے۔ جو مومن ہوتا ہے اس امتحان میں پاس ہو جاتا ہے اور آسانی سے گزر جاتا ہے اور جو فاسق ہوتا ہے وہ فیل ہو جاتا ہے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر غار میں گر پڑتا ہے۔

۵- فریدا دَر درویشی گاکھڑی چلّاں دُنیاں بھت
بنّھ اٹھائی پوٹلی کتھے ونجاں گھت

Marfat.com

درویشی۔فقیری- گاکھڑی' دشوار- بھت' طریق- پوٹلی' گٹھڑی- ونجاں' جاواں

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دروازۂ فقیری ہے دنیا کی چال چلوں مگر فقیری کی پنڈ گٹھڑی سر پر ہے اس کو کہاں ڈالوں۔

خدا سے غافل ہو کر حرص دنیا میں مبتلا ہونے کے بیان میں:

شرح: اَلشَّیۡطٰنُ یَعِدُکُمُ الۡفَقۡرَ وَیَاۡمُرُکُمۡ بِالۡفَحۡشَآءِ (۲-۲۶۸) شیطان فقر سے تم کو ڈراتا ہے اور بدی کی طرف حکم کرتا ہے۔

نفس کو مارے تو پھر بیڑا ہے پار　　　دشمنِ جاں ہے تیرا یہ دوستدار

روایت: ایک دفعہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہیں جا رہے تھے اور راستہ میں تربوز کا کھپر پڑا تھا۔کوئی شخص تربوز کھا کر کھپر کو پھینک گیا۔حضرت نے لاوارث جان کر اس کو اٹھا لیا۔ اور صاحبِ واڑہ کو تلاش تھی کہ تربوز چوری توڑنے والے کو پکڑے۔ چنانچہ تلاش کرتا ہوا' حضرت تک آیا۔ جب دیکھا کہ کھپر تربوز کا حضرت کے ہاتھ میں ہے تو اس کم بخت نے جانا کہ میرے واڑہ سے تربوز آپ نے توڑے ہوں گے بایں خیال مردود نے حضرت کو مارا۔ اور وقت مارنے کے حضرت نے اُس کو کچھ نہ کہا۔ مگر اس وقت دل مبارک میں یہ بات آئی کہ افسوس فقیری کی قیمت ایک کھپر تربوز بھی نہ ہوئی۔ جب فقیری کا دنیا میں یہ حال ہے تو اس فقیری کے بوجھ اٹھانے سے کیا فائدہ ہے' پھینک دینا چاہیے۔

جب صاحبِ واڑہ حضرت کے ساتھ خفا ہو کر اپنے کھیت تربوز تک واپس گیا تو جا کر دیکھا کہ کل تربوز واڑہ میں آدمیوں کے سر ہو گئے۔ اتنے میں اُس کی جان تو قالب سے گئی کہ شائد بادشاہِ وقت مجھ کو مار دے کیونکہ میرے سے قصور ہوا ہے۔ وہ فقیر تو خدا کا دوست تھا۔ اُلٹے پاؤں آ کر حضرت علیہ الرحمۃ کے پاؤں پر گرا۔ اور زار زار رویا کہ حضرت میرا قصور معاف ہو۔ میرا دین و دنیا جاتا رہا۔ حضرت علیہ الرحمۃ میں رحم بدرجہ کمال تھا۔ اُس کو بخش دیا۔ اور واڑہ درست ہو گیا۔ مگر تا زمانِ حال اُس کی جدّ سے ایک جزامی ضرور ہوتا جاتا ہے۔ اور حضرت کے مارنے والا بھی جزامی ہو گیا تھا۔ یہ گاؤں ضلع

Marfat.com

ہوشیار پور میں ہے۔ جہاں حضرت تشریف لے گئے تھے۔

۶۔ کُجھ نہ بُجھے کُجھ نہ سُجھّے دنیا گُجھّی بھائے

سائیں میرے چنگا کیتا، نئیں تاں مَیں بھی دَجھّاں آئے

گجھی۔ پوشیدہ۔ سائیں۔ سوامی۔ چنگا۔ اچھا۔ منبھی۔ میں بھی۔ وجھاں۔ جلتا

ترجمہ: کچھ بُوجھت سُوجھت نہیں دنیا پوشیدہ آگ ہے۔ میرے مرشد مولا نے اچھا کیا ورنہ میں بھی جلتا۔

مذمت دنیا

شرح: اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ ۔ اَلدُّنْیَا دَارُ الْمِحْنَۃِ وَّالْبَلَاءِ ۔ اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّ طَالِبُھَا کِلَابٌ ۔ اَلدُّنْیَا کُلُّھَا غُمُوْمٌ۔ (حدیث شریف) تحقیق دنیا ملعون ہے۔ دنیا محنت اور بلا کا گھر ہے۔ دنیا مردار ہے اور اس کا طالب کتا، دنیا تمام غم ہیں ۔

پراگندہ ہے یہ دنیائے دنی ۔ مائل دنیا سراسر ہے غبی

نتیجہ: دنیا ایک پوشیدہ اور بے معلوم آگ ہے جو کہ رات اور دن بیچو، بیچ ہر ایک آدمی کو جلاتی ہے۔ اور دنیا کی جھوٹی نعمتوں کے بھوگنے سے معلوم نہیں ہوتی ہے لیکن در حقیقت یہ بھوگ ہی ہر ایک آدمی کے حق میں تکلیف دہ ہیں۔ میرے مرشد و مولا نے مجھ پر بہت کرم کیا کہ مجھ کو اپنا اُپدیش دے کر عباداتِ خدا میں لگایا ورنہ میں بھی اُس میں جلتا رہتا۔

۷۔ فریدا جے جاناں تِل تھوڑڑے سنبھل مُک بھرِیں

جے جاناں شَوہ نڈھڑا تاں تھوڑا مان کریں

تل۔ دم، سواس، نڈھڑا۔ حلیم، مان۔ غرور۔ شوہ۔ خاوند (مراد ربِّ کریم)

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اگر تو جانتا ہے کہ زندگی کے سواس (سانس، دم) کم ہیں تو سوچ کر چل۔ اگر جانتا ہے کہ خداوند کریم کو عاجزی پسند ہے تو

85218

Marfat.com

مان نہیں کرنا چاہیے۔

عمر کے ضائع ہونے اور اس پر افسوس کرنے کے بارے میں:

شرح: يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِىْ ۔(۸۹-۲۴) کہے گا کاش کہ اپنی زندگی میں نیکی پہلے آگے بھیجی ہوتی۔

نتیجہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر میں یہ جانتا کہ میرے سواس تل تھوڑے ہیں تو میں ان کو بڑی حفاظت اور نگہبانی سے سنبھال کر خدا کے نام میں صرف کرتا تا کہ حساب میں شمار ہوتے۔

مردہ ہے وہ شخص جو بے جان ہوا　　　خر ہوا وہ جو کہ بے عرفان ہوا

۸- جے جاناں لڑ چھجنا پینڈی پائیں گنڈھ
تیں جے وڈا ئیں نائیں کو سب جگ ڈِٹھا ہنڈھ

چھجنا۔ پھٹنا، پینڈی۔ مضبوط، گنڈھ۔ گرہ، وڈا۔ بڑا، کو۔ کوئی، جگ ڈٹھا۔ جہان دیکھا، ہنڈھ۔ برتنا (ہنڈاؤناں، ورتناں)

ترجمہ: اگر جانتا ہے کہ وجود فانی چھوٹ جائے گا تو پختہ گرہ دے کر کوئی دم بھی یادالٰہی سے جس کی مثل جہاں میں نہیں ہے خالی نہ جانے دے۔

تنبیہ نفس کے بارے میں:

شرح: يٰاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۔ (۸۴-۶)

اے انسان تحقیق تجھے رب کی طرف ضرور دوڑنا ہے پھر اس سے ملنا۔

بیت فرمودہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ایہ دم گے رے باورے جاگن کے کر چونپ
ایہ دم ہیرے لعل نے گن گن شوہ نوں سونپ

نتیجہ: اور اگر یہ بات جانتا کہ میرا سوائی حلیم اور عاجزی پسند ہے تو میں اس دنیا پر غرہ (مغرور) نہ ہوتا اور نہ مان کرتا۔

Marfat.com

۹- فریدا جے توں عقل لطیف ہیں کالے لکھ نہ لیکھ
آن پڑے گریواں میں سر نیواں کر کے ونکھ

گریواں۔ گریبان، سرنیواں کر کے۔ غور سے

بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اگر تو پاکیزہ عقل والا ہے تو کسی کو بُرا نہ بول۔ اوّل اپنے آپ کو صحیح کر پھر دیکھ دوسرا تیرا کون ہے۔

تنبیہ نفس سالک کے بیان میں:

شرح: حَاسِبُوْا یُحَاسِبُکُمُ اللّٰهُ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ۔

اپنا حساب کرو اللہ تعالیٰ کے حساب سے پہلے کراماً کاتبین جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔

مرگ سے پہلے حساب اپنا تو کر ۔ تا نہ ہو شرمندہ تو روز حشر

نتیجہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تیری عقل پاکیزہ ہے تو گناہ مت کر۔ اپنے ہی گریبان میں سر ڈال کر دیکھ کہ تو کون ہے اور دوسرا کون ہے۔

ہدایت: ہر روز رات کو حساب کر کہ مجھ سے یہ خطا ہوئی ہے۔ اور یہ ثواب، ثواب کا شکریہ ادا کر اور خطا کا عفو طلب کر۔

۱۰- فریدا جے تَیں مارَن مُکّیاں تنہاں نہ ماریں گُھم
اپنڑے گھر جایئے پَیر تنہاں دے چُم

ماریں گھم۔ مڑ کر نہ مار، گھر۔ **ٹھکانہ**

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی تجھ کو مکی (گھونسہ مُکا) مارے تو اس کا بدلہ نہ لے بلکہ **صبر کر بُرا مت کہہ** اُس کے پاؤں چوم اور **اپنے گھر چلا جا**

Marfat.com

تحمل وصبر ورضا وتسلیم وتوکل کے بیان میں:

شرح: فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ (۴۲-۴۰)
پس جس نے معاف کیا اور نیکی کی پس بدلہ اس کا خدا کے ذمّے ہے۔

انبیاء ہوتے ہیں بد کے بردبار
بردباری ہے بامرِ کردگار

نتیجہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی تجھ کو مُکی مارے۔ تو اس کو پھر کر نہ مار۔ اور صبر کر۔ کیونکہ جو کامل مرد ہوتے ہیں۔ وہ سب اپنی بدی اور نیکی خدا کی طرف سے خیال کرتے ہیں۔ اس لئے تو مارنے والے کے پاؤں چُوم۔

۱۱۔ فریدا جاں تو کھٹّن ویلا تاں توں رتّا دنیا سیئوں
مرگ سوائی نینھ جاں بھریا تاں لدّیا!

کھٹن ویلا۔ بندگی کا وقت، مرگ۔ موت۔ سوائی۔ زیادہ، نینھ۔ محبت، بھر۔ پُر ہو کر، لدیا۔ انتقال کر گیا،

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تیرا جوانی کا وقت تھا تو تجھے اُس وقت دنیا سے محبت تھی۔ اور مرگ کی بھی محبت زیادہ ہے۔ آخر پُر ہو کر انتقال کر گیا۔

خدا سے غافل ہو کر محبت دنیا میں مبتلا ہونے کے بیان میں:

شرح: فَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (۱۳-۲۶) وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (۳-۱۸۵) دنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے اور زندگی دنیا کی مگر دھوکے کا مال ہے۔

جائے دنیا معبدِ مردِ کریم، جائے دوزخ مقعد مردِ لئیم

نتیجہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تیرا عبادت کا وقت تھا۔ تب دنیا میں مصروف رہا۔ جب دنیا سے پُر ہوا تو مر گیا۔

Marfat.com

۱۲- ویکھ فریدا جو تھیا داہڑی ہوئی بھور
اگّا نیڑے آیا پچھّا رہیا دُور

جوتھیا۔ جو ہوا، داہڑی۔ ریش، بھور۔ سفید، نیڑے۔ نزدیک،

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ دیکھ کیا ہوا۔ ریش کے بال سفید ہو گئے۔ مرگ کا وقت نزدیک آیا۔ اور زندگی دُور چلی گئی۔

پیری اور تنبیہ نفس سالک کے بارے میں:

شرح: اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا (۵-۴۸) تم سب کا مرجع خدا کی طرف ہے۔

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں، سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں

نتیجہ: دیکھ اے فرید اب تیری داڑھی بھوری اور سفید ہو گئی ہے۔ اگلا وقت بہت ہی قریب آ گیا ہے اور پچھلا وقت دور رہ گیا ہے۔ اب بھی باقی ماندہ زندگی کے دم خدا کی عبادت میں صرف کر۔

۱۳- ویکھ فریدا جے تھیا شکّر ہوئی وِس
سائیں باجھوں اپنے ویدن کہیے کِس

وِس۔ زہر، سائیں باجھوں۔ اپنے خدا کے بغیر، ویدن۔ درد، کہیئے کس۔ کس کو کہیں

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دیکھ جو وجود شکر تھی وہ زہر ہو گئی۔ اپنے خدا کے سوا دکھ اور درد کس سے کہوں۔

سالک سلوک کی طرف رجوع ہونے کے بیان میں:

شرح: اَلدُّنیَا سَمٌّ قَاتِلٌ لَا دَوَائُہٗ ۔ (حدیث شریف) دنیا زہر قاتل ہے جس کی کوئی دوا نہیں ہے۔

نعمتیں دنیا کی یہ جملہ یہاں زہر قاتل ہیں بحکم امتحاں

Marfat.com

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دیکھ اب تمام نعمتیں جو شکر جیسی شیریں تھیں بباعث بڑھاپے کے برخلاف ہو کر زہر ہوگئی ہیں۔ اس درد اور دکھ کو میں سوائے خدا کس سے کہوں۔ اس واسطے کہ اس عالم میں سب اعضا بدن کے کمزور ہو جاتے ہیں کھانا ہضم نہیں ہوتا اور زہر کی طرح دکھ دیتا ہے۔

۱۴- فریدا اکھیں ویکھ پتینیاں سُن سُن رِینے کَن

ساکھ پکیندی آئیاں ہور گریندی وَن

پتنیاں۔ بھر گئی ہیں، رینے کن۔ سیر ہو گئے کان، ساکھ پکیندی' شاخ کھیتی پختہ، آئیاں۔ ہو کر، ہور۔ اور، گریندی ون۔ کر رہی ہے رنگ وشکل

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہر دو چشم دیکھ دیکھ کر بھر گئیں اور ہر دو کان سن سن کر سیر ہو گئے۔ بدن کی فصل پختہ ہو کر اور ہی رنگت میں بدل گئی۔

شرح: اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّۃً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّۃٍ ضُعْفًا وَّ شَیْبَۃً ۔ (۳۰-۵۴) اللہ کہ جس نے تم کو ضعف سے پیدا کیا۔ پھر ضعف کے بعد قوت دی۔ پھر قوت کے بعد ضعیف اور بوڑھا کیا۔

تن فدا کرنا ہے رسم عاقلاں ہے شہیدوں کو حیات جاوداں

مرات دانش کو اپنے صاف کر تا جمالِ دل ہو اُس میں جلوہ گر

نتیجہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر دو چشم دیکھتے دیکھتے سیر ہو گئیں اور کان سن سن کر بہرہ ہو گئے۔ اور سب حواس بے حس و حرکت ہو گئے۔ اور وجود کی فصل اور طرح کا رنگ لا رہی ہے تو اپنے خدا سے غافل نہ ہو۔ اور خدا کے دیدار سے نا امید مت ہو۔

۱۵- کالیں جنیں نہ رادیا دھولیں رادے کو

کر سائیں سے پڑ ہڑی رنگیں ویلا ہوے

کالیں جنیں' جوانی کا وقت - رادیا' یاد کیا۔ **دھولیں** ' بڑھاپے کا وقت - سائیں

Marfat.com

خداوند تعالیٰ-برہڑی، محبت - رنگیں، رنگت

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جوانی کے عالم میں جس نے ذکر خدا کا نہ کیا۔ بڑھاپے میں کیا کرے گا۔ خدا تعالیٰ سے محبت کرو۔ اور ہی رنگت ہو جائے گی۔

یاد خدا کے وقت کے بارے میں:

شرح: وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۔ (۴-۷۷) اور آخرت بہتر ہے اُس شخص کے واسطے جس نے پرہیز گاری کی ہے۔

خلق سے ہو جانب خالق رجوع　　سر جھکا اُس کی طرف ہو باخشوع

دل پہ ہے ہر ایک کے اُس کی نظر　　ہے یہی تحفہ اُسے محبوب تر

نتیجہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ خدا کی یاد عالم جوانی میں کرنی چاہیے۔ اس وقت وجود کو رنگت آتی ہے۔ جیسے کہ نئے کپڑے پر عمدہ رنگ آتا ہے۔ عشق الٰہی کی رنگت کا یہی وقت ہے۔

فریدا کالیں دھولیں صاحب سدا ہے کو چت کرے

کالیں۔ جوانی، دھولیں۔ بڑھاپے میں، صاحب سدا ہے۔ خدا ہمیشہ ہے، چت کرے۔ دل لگائے

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ بڑھاپے اور جوانی میں خدا ہمیشہ ہے۔ اگر کوئی دل لگاوے۔

ارشاد کے بیان میں:

شرح: وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۔ (۱۷-۹۷) جس شخص کو خدا راہ دکھاتا ہے وہی راہ پانے والا ہے۔

راہ دکھا دے خود خدا اُس کو عزیز　　جس کو چاہے عزوجل اے باتمیز

نتیجہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وقت جوانی اور پیری میں خدا سے وصل ہو سکتا ہے بشرطیکہ اگر اُس کو منظور ہو۔ کیونکہ توفیق اسی کی طرف سے ہے۔ اور جہد و ریاضت

Marfat.com

کرنا۔ اور شیخ کے برزخ کا پیرو رہنا مرید کی عین سعادتمندی اور فرض ہے اس واسطے کہ کوئی شخص شیخ کے برزخ کی پیروی اور تلقین کے بغیر درجہ خدارسیدگی کو نہیں پہنچتا ہے۔

۱۶۔ اپنا لایا پرم نہ لاگے جے پوجے سب کوے
ایہ پرم پیالہ خصم کا جس بھاوے تس دے

پرم نہ لاگے۔ عشق الٰہی نہیں لگتا، جے پوجے۔ اگر عبادت کرے، سب۔ ہر، کوے۔ کوئی، پرم پیالہ خصم کا۔ پیالہ بادۂ توحید خدا، جس بھاوے۔ جس کو چاہے

ترجمہ: اپنے لگانے سے محبت خدا نہیں ہوتی۔ خواہ سب کا دل آرزو کرے۔ یہ محبت الٰہی خدا کا پیالہ ہے۔ جس کو چاہے وہ دے دیوے۔

عشقِ خدا کے لئے سبب اور وقت نہیں ہے اس کے فضل پر موقوف ہے:

شرح: وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۱۰-۲۵) خدا سلامتی کے گھر کی طرف پکارتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جس شخص کو چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف

ہے مسبب سے تجھے غفلت مگر — اس سے رکھتا ہے سبب پر تو نظر
جب سبب دیکھا مسبب کو نہ بھول — ہے سبب کو حکم حق اصل الاصول

نتیجہ: عشق الٰہی کا پریم اور جذب اپنے لگانے سے نہیں ہوتا ہے اگرچہ سب کا دل چاہتا ہے' یہ عشق خدا کا پیالہ ہے جس کو چاہے دیوے۔ ہاں اگر اس کا کوئی مشتاق ہو۔ تو مرفوع الاجازت شیخ کے برزخ کا پیرو ہو کر اُس سے صراط مستقیم کی تلقین حاصل کرے۔ اُمید قوی ہے کہ عشق الٰہی اس کو حاصل ہوگا۔ اور درجہ فنا سے گزر کر درجہ بقا باللہ تک پہنچ جائے گا۔

۱۷۔ فریدا جن لوئیں جگ موہیا سو لوئیں میں ڈِٹھ
کجّل ریکھ نہ سہندیاں سے پنکھی سوئے بِٹھ

Marfat.com

لوئیں۔ آنکھوں سے، جگ موہیا۔ جہان گرفتار کیا، سولوئیں۔ وہ آنکھوں، میں ڈِٹھ۔ میں نے دیکھی ہیں، کجل ۔ سرمہ، ریکھ۔ ذرہ، سہندیاں۔ برداشت ہوتا تھا، سے پنکھی سوئے۔ جانوروں نے بچے دیئے، بہٹھ۔ ڈٹھ (بیٹھ)

ترجمہ: بابا صاحب فرماتے ہیں کہ جن آنکھوں نے جہاں کو فریفتہ کیا تھا۔ وہ میں نے بچشم خود دیکھیں۔ سرمہ کی سلائی نہ سہارتی تھیں۔ اب اُن میں جانوروں نے انڈے دے رکھے ہیں۔

عبرت اور انقلابِ زمانہ کے بیان میں

شرح: اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّمَنْ یَّخْشٰی (۷۹-۲۶) تحقیق اُس میں البتہ عبرت ہے اُس شخص کے واسطے جو کہ ڈرتا ہے۔

گرچہ ظلمت جملہ ہے نوم و سبات کیا نہیں ظلمت میں ہے آبِ حیات

اس کی حکمت کو دیکھو کہ دُنیا کی تاریکی تمام تر نوم اور غفلت ہے۔ لیکن اسی ظلمت میں آبحیات بھی ہے یعنی بیداری و ہوشیاری۔

نتیجہ: ایک دفعہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک شہر کے بازار میں چلے جاتے تھے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک لونڈی اپنی بی بی طوائف کو سرمہ کی سلائی بھر بھر کر دیتی ہے۔ جب سرمہ کی سلائی اس طوائف نے آنکھ میں ڈالی سرمہ موٹا تھا۔ آنکھ میں کھجلانے لگا۔ اس درد کے عوض میں طوائف نے لونڈی کو چند چابک مارے اور گالیاں دیں۔ حضرت یہ ماجرا دیکھ کر چلے گئے۔ بعد چندیں جو واپس اس ملک میں تشریف لائے۔ تو کیا دیکھا کہ طوائف کا جسم کرنگ ہو کر قلعہ شاہی کی خندق میں پڑا ہے۔ کیونکہ بادشاہ طوائف پر خفا ہو گیا اور مروا دیا۔ اس طوائف کی آنکھ کے خول میں جانوروں نے انڈے دے رکھے تھے۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ماجرا بچشم خود دیکھا۔ زبان گوہر فشان سے یہ شلوک فرمایا۔ جو داخل عبرت ہے۔ اس واسطے کہ جس آنکھ میں سرمہ کی سلائی لگانے سے درد ہوتا تھا۔ اب اس میں انڈے ہیں۔

Marfat.com

۱۸- فریدا کُو کیندیاں چا کیندیاں مَتّیں دیندیاں نت

جو شیطان وَنجایائے رکت پھیریں رچت

متیں۔ نصیحتیں، نت۔ ہمیشہ، ونجایا۔ گمراہ کیا، چت۔ دل

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آسمانی کتابوں کے پکارنے اور ولیوں کے نصیحت دیتے دیتے جس کو شیطان نے بد راہی دی ہے وہ کب دل کو پھیرتا ہے۔

شیطان کے بیان میں:

شرح: اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ (۱۲-۵) خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ وَعَلٰی سَمْعِہِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِہِمْ غِشَاوَۃٌ وَّلَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○ (۲-۷)

ترجمہ: تحقیق شیطان انسان کا ظاہر دشمن ہے۔ نمبر۲ اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

طفیل جان کو شیرِ شیطان مت پلا — بلکہ اُس کو جاملائک سے ملا

چھوڑ شیطان کو تو کر یادِ خدا — ترک کر فانی کو، لے راہِ بقا

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وید شاستر اور قرآن شریف اور اولیاء اللہ یہی پکار رہے ہیں کہ شیطان تمہارا دشمن ظاہر ہے جہاں تک ہو سکے اس سے بچو۔ پس جس کو شیطان نے گمراہ کیا ہے کب خدا کے راستہ پر آتا ہے۔

۱۹- فریدا تھیو پوّاہی دبھ

جے سائیں لوڑے سبھ

پواہی۔ رستہ کی، دبھ۔ گھاس، سائیں۔ خداوند، لوڑے۔ چاہے

Marfat.com

۲۰- اک چھجیں بیا لتاڑی اینھ

تاں سائیں دے درواڑا اینھ

چھجیں۔ ریزہ ریزہ ہو، بیا۔ دوسرا، لتاڑی اینھ۔ پائمال ہوے، سائیں۔ ملک، درواڑ۔ دربار

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ راستہ کی گھاس کی مانند ہو جا اگر خدا کی طلب ہے۔ کیونکہ گھاس کو ایک توڑتا ہے اور ایک لتاڑتا ہے تب وہ دربار یا مسجد کے لائق ہوتی ہے۔

عہد و ریاضت کے بارے میں:

شرح: وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (۲۹-۶۹) جن لوگوں نے کہ ہمارے راستہ میں جہاد کیا۔ البتہ ہم انکو اپنی راہ دکھا دیں گے۔

گنج جو چاہے تو لے اپنے پہ رنج ہاتھ آوے کب بغیر از رنج گنج
تن فنا کر جان کو لے اُس کے عوض اک عمل تیرا نہ ہو گا بے غرض

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تجھ کو خدا کے وصل کی ضرورت ہے۔ تو تُو راستہ کی گھاس کی طرح ہو جا۔ تا کہ تجھ کو دربار الٰہی میں دخل ملے اور قرب الٰہی حاصل ہو۔

۲۱- فریدا خاک نہ نندئے خاکوں جید نہ کوے

جیوندیاں پیراں تلے موتاں اُپر ہوے

نہ نندئے۔ بُرا نہ کہنا چاہیے، جید۔ جیسا، کوے۔ برابر، جیوندیاں۔ زندگی میں، پیراں تلے۔ پاؤں کے نیچے، مویاں۔ بعد مرگ، اُپر ہوئے۔ اوپر ہوتی ہے

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خاک کو بُرا نہ کہنا چاہیے۔ کیونکہ خاک جیسا کوئی نہیں ہے۔ جیتے جی پاؤں کے تلے اور بعد مرگ سر پر ہوتی ہے۔

Marfat.com

عجز وانکسار کے بارے میں:

شرح: وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ (۲۳-۱۲) تحقیق انسان کو ہم نے چنی ہوئی (انتخاب کی) کیچڑ والی مٹی سے پیدا کیا۔

نورِ حق جب ذات انسان نے لیا تب وہ مسجود ملائک ہو گیا
کرتا ہے انسان کو پیدا خدا مٹی کیچڑ کی سے اے ماہ لقا

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خاک کو بُرا نہ کہنا چاہیے۔ کیونکہ اس سے آدم علیہ السلام کا بت بنا۔ اور جس کو لَقَدْ كَرَّمْنَا کا خطاب ملا۔ مرنے کے بعد یہ اُوپر ہوتی ہے اور زندگی میں پاؤں تلے۔ اسی واسطے بباعثِ عاجزی سب سے اس کا مرتبہ اعلیٰ ہے۔

۲۲- فریدا جاں لب تاں نیونہہ کیا لب تاں کُوڑا نیونہہ
کِچرک جھت لنگھایئے چھپّر تُٹّے مِینہہ

لب۔ طمع، نیونہہ۔ پیار، کوڑا نیونہہ۔ باطل محبت، جھت لنگھایئے۔ کب تک جھٹ گزارے، تٹے۔ شکستہ، مینہہ۔ بارش۔

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جہاں طمع ہو وہاں محبت کہاں طمع کی محبت خام ہے۔ جس طرح چھپر ٹوٹی ہوئی کے نیچے بارش سے لحظہ بھر آرام نہیں ہوتا ہے۔

محبت باطل دنیا کے بیان میں:

شرح: وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ (۶-۳۲) اور نہیں زندگی دنیا کی مگر کھیل اور کود۔

یہ خیالات زرو فرزند و زن راہ کے تیرے ہیں بیشک راہزن

نتیجہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب دنیا سے محبت ہے۔ پھر خدا کی محبت نہیں ہوتی۔ کیونکہ ہر دو محبت کا جمع ہونا صفت متضاد ہے۔ اگر دنیا کی محبت یا

Marfat.com

حرص ہے تو خدا کی محبت مشکل ہے۔ جیسے کہ ٹوٹا ہوا چھپر بارش کو لحظہ بھر نہیں روک سکتا۔

۲۳- فریدا جنگل جنگل کیا بھویں وَن کنڈا موڑیہہ!

وَسّی رب ہیالئے جنگل کیا ڈھونڈیہہ

بھویں۔ پھریں، موڑیہہ۔ موڑتا ہوا، وسی۔ رہتا ہے، ہیالئے۔ من میں

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنگل میں کیا بن اور کانٹے لتاڑتا پھرتا ہے۔ رب تو تیرے دل میں بستا ہے۔ جنگل میں کیا تلاش کرتا پھرتا ہے۔

قلب منظر خدا کے بارے میں:

شرح: وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (۵۱-۲۱) اور تمہاری جانوں میں ہے۔ کیا پس تم نہیں دیکھتے ہو۔ سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ ۔ اَلْقُلُوْبُ هُوَ اللّٰه

ہم اُن کو اپنی نشانی جلد جہاں میں دکھا دیں گے۔ دل خدا ہے

حق تیری شہ رگ سے ہے نزدیک تر ٭ کیوں پھرے ہے تو تلاشی دربدر

نتیجہ: جب بارہ سال جنگل میں پھرتے ہوئے گزرے اور عقدہ کشائی نہ ہوئی تو اُس وقت حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شلوک فرمایا اور پھر غور سے خیال کیا اور کہا کہ تو جنگل میں کیا پھر رہا ہے۔ خدا تو تیرا' تیرے دل میں بستا ہے اور ہر دم انگ سنگ ہے۔

۲۴- فریدا اینہیں نکّیں جنگھیئں تھّل ڈونگر بھویوم

اَج فریدے کُوجڑا سے کوہاں تھی اوم

نکیں۔ چھوٹی، جنگھیں - ٹانگیں، ڈونگر۔ جنگل، بیلا ، بھویوم۔ پھرا ہے تو، اج۔ آج، کوجڑا۔ آبِ وضو کا برتن، کوہاں۔ کوس، تھی۔ ہو گیا، اوم۔ دور نظر آتا ہے۔

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان چھوٹی لاتوں سے بہت پہاڑ اور جنگل پھرتا رہا آج ایک وضو کے پانی والا برتن قریب پڑا ہے مگر بباعث ضعیفی اور پیری

Marfat.com

کے سو۱۰۰ کوس پڑا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

پیری کے بارے میں:

شرح: وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰكُمْ وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَىْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا (۱۶-۷۰) ۲ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ (۳۶-۶۸) اللہ نے تم کو پیدا کیا۔ پھر تم کو موت دے گا۔ اور کوئی تم میں نکمی عمر کو پہنچتا ہے کہ سمجھنے کے بعد کچھ نہ سمجھنے لگے۔ ۲ اور جس کو ہم بوڑھا کریں اوندھا کریں۔ خلقت میں پھر کیا سمجھ بوجھ نہیں رکھتے۔

کوئی جا بے محنت و آفت نہیں   خلوتِ حق کے سوا راحت نہیں
ہر خَلق کے لئے آتی ہے خزاں   آخرِ انسان پیری ہے عیاں

۲۵- فریدا راتیں وڈیاں دُھک دُھک اُٹھن پاس
دھرگ تنہاں دا جیونا جنہاں وڈانی آس

وڈیاں۔ بڑی ہیں، پاس۔ کروٹ، دھرگ۔ خفیف (لعنت)، جیونا۔ زندگی، وڈانی۔ سوائے اللہ، آس۔ امید

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ راتیں بڑی ہیں اور وجود دھک دھک اُٹھتا ہے۔ لعنت ہے اُن کی زندگی پر جن کو سوائے خدا کے دوسرے کی امید ہے۔

غیر خدا سے امید اور نفع کے بیان میں:

شرح: يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا (۲۵-۵۵) اللہ کے سوائے البیوں کی عبادت کرتے ہیں جو کہ نہ اُن کو نفع دیتے ہیں اور نہ ضرر پہنچاتے ہیں۔ اور کافر اپنے رب سے پیٹھ پھیرنے والا ہے۔

بندگی کر بہرِ حق اے بوالفضول   نفع کیا دے خلق کا ردّو قبول

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ راتیں اس قدر بڑی ہو گئی ہیں کہ پڑے پڑے پاسے دکھنے اور درد کرنے لگ جاتے ہیں۔ جس سے خواہ مخواہ اُٹھنے

Marfat.com

کو دل چاہتا ہے۔ اور وہ وقت خدا کی عبادت کا ہے۔ اُٹھ کر عبادت نہیں کرتے ہیں۔ اور غیر اللہ کی اُمید میں رہتے ہیں۔ حیف ہے ایسے شخصوں کی زندگی پر جو غیر خدا کی اُمید پر پڑے رہتے ہیں۔ اور معبود حقیقی پر توکّل نہیں کرتے۔

۲۶- فریدا جے میں ہندا واریا متّا آئیڑیاں
ہیرا جلے مجیٹھ جیوں اُپر انگیاریاں

واریا۔ قربان، ہیرا۔ بدن۔ **مجیٹھ، ایک خشک بوٹی**

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے دوست! اگر میرے پاس کچھ ہوتا تو میں تجھ پر قربان کرتا۔ اور اگر باوجود ہونے کے فریب کرتا ہوں تو میرا بدن مانند مجیٹھ کے انگیاروں پر جلے۔

توکّل کے بارے میں:

شرح: وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (۶۵-۳) اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے پس وہ اُس کو کافی ہے۔

عقل ہے اس نفس ظالم کی اسیر — مارنا اس نفس کا ہے ناگزیر
تا کہ ہو اس عقل کو حق سے فتوح — روزیٔ بے رنج یعنی قوت روح

روایت: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ جنگل میں پھرتے پھرتے رات کو ایک جگہ جا بیٹھے اُس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کاٹھ کی روٹی پارچہ میں بندھی تھی۔ وہ دیکھ کر بیابان جنگل میں ایک مسافر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ شام کا وقت تھا۔ مسافر نے اپنے دل میں خیال کیا کہ فقیر کے پاس روٹی موجود ہے۔ جب کھائے گا مجھ کو بھی دے گا۔ مسافر کو اسی آرزو میں بہت رات گزری۔ اور اس خیال سے اس کو نیند نہ آئی۔ منتظر رہا کہ کب روٹی پارچہ سے کھول کر دیتے ہیں۔ جناب رحمۃ اللہ علیہ نے ارزوئے باطن دریافت کیا کہ یہ مسافر بباعث گُرسنگی (بھوک) بے تاب ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا کہ بندہ خدا تو شک نہ کر میرے پاس روٹی نہیں ہے۔ یہ تو نمونہ ہے

Marfat.com

میرے نفس کے دکھانے کا۔ اگر میرے پاس اصلی روٹی ہوتی تو میں تیرے اوپر قربان کرتا۔ اس میں میرا فریب نہیں ہے۔

۲۷- فریدا لوڑے داکھ بجوریاں ککّر بیجے جٹ

ہنڈے اُنّ کتائیندا پیدھا لوڑے پٹ

لوڑے۔ چاہتا ہے، داکھ- چھوٹا انگور۔ ککر۔ کیکر، بیجے۔ بوئے، اُنّ۔ اُون، کتائیندا، کاتنا، پیدھا۔ پہننا، لوڑے۔ چاہے، پٹ۔ ریشم

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دہقان کیکر بو کر قصبۂ بجور کی داکھ (اعلیٰ قسم کا چھوٹا انگور) چاہتا ہے۔ عمر تو اُون کاتنے میں گزری اور پہننا ریشم چاہتا ہے۔ یہ محال ہے۔ (بجور مالا کنڈ (سوات) کے قریب ایک گاؤں کا نام ہے)

گمانِ بد کے عوض گمانِ نیک کے بیان میں:

شرح: مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (۲۹-۴۱)

مثال اُن لوگوں کی جنہوں نے خدا کے سوا معبود پکڑا مکڑی کے گھر کی مانند ہے جو اُس نے بنایا

بے شک سب گھروں میں کمزور گھر
مکڑی کا گھر، کیا اچھا ہوتا اگر جانتے۔

خار کو بویا تو گل پانا محال
ہر کسی کو ظاہرا ہے یہ مثال

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کیکر بو کر داکھ بجوریاں کھائے اور اُون کات کر پٹ پہنے کیا یہ ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ بُرے فعلوں کا بدلہ بُرائی ہے۔ اور نیک فعلوں کا نیک۔ جیسے کھجور کا پھل کنیر کو نہیں لگتا ہے۔ اور جھاؤ سے انگور کا پھل نہیں ملتا ہے۔ اسی طرح جیسا کوئی کریگا ویسا ہی پائے گا۔

Marfat.com

۲۸- فریدا گلیئیں چکڑ، دور گھر، نال پیارے نیُونہہ
چلّاں تاں بھجّے کمبلی، رہاں تاں تُٹّے نیُونہہ

گلیئیں چکڑ۔ گلیوں میں کیچڑ ، پیارے۔ مُرشد، نیونہہ۔ محبت، بھجے کمبلی، کمبلی کا بھیگنا

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ خدا کی محبت میں خیالاتِ فانی سے دل کو صفا کر۔ اگر صفا نہیں کریگا تو خدا کی محبت ٹوٹ جائے گی۔

محبتِ مُرشد اور صفائیِ قلب کے بارے میں:

شرح: اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (۴-۵۹) اللہ کی تابعداری کرو اور رسول کی تابعداری، اور اولی الامر جو تم میں سے ہوں ۔

طلبِ حق میں جو ہو ثابت قدم ۔ رہبر کامل وہی ہے ذی حشم

روایت: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہٗ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیرومرشد کا عرصہ تک وضو کراتے رہے۔ ایک رات بارش ہو رہی تھی۔ اور گلیوں میں کیچڑ بہت تھا۔ رات بھی اندھیری تھی۔ اور میعاد بھی حضرت کی تواضع کی اسی روز ختم ہونے والی تھی۔ اور یہ قاعدہ روزمرہ استعمال کرتے تھے کہ پانی گرم کے ساتھ حضرت کو وضو کرایا کرتے تھے۔ اس روز دیکھا کہ آگ موجود نہیں۔ آگ کی تلاش ضروری ہوئی۔ حضرت کے دل میں خیال آیا کہ آگ موجود نہیں۔ اور بارش ہو رہی ہے۔ گلیوں میں کیچڑ ہے۔ اگر آگ لینے جاتا ہوں تو بدن بھیگتا ہے۔ اگر نہ جاؤں تو محنت دوازدہ سالہ جاتی ہے۔ جس کا آخری دن آج ہے۔ اس وقت حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے خیال کیا کہ خواہ میرا بدن بھیگ جائے یا خدا بارش کرے۔ مگر میری محبت میرے مرشد سے نہ ٹوٹے۔ یہ کہہ کر آگ لینے شہر یا محلّہ میں گئے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شکل خوبصورت اور جوانی نہایت ہی عمدہ تھی۔ ایک عورت کے گھر میں جو آگ لینے گئے۔ وہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر فریفتہ ہو گئی۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے آگ طلب کی۔ اُس نے اپنی خواہش پیش

Marfat.com

کی۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مائی تو کیا چاہتی ہے۔ اُس نے کہا کہ آپ کی آنکھ عمدہ ہے یہ نکال دیں تو آگ اُس کے عوض دیتی ہوں۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جو آنکھ تمہیں درکار ہے نکال لے۔

اُس عورت نے جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دائیں آنکھ چاقو سے نکال لی۔ اور آگ دے دی۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے آنکھ پر تو پٹی باندھی اور مکان میں آ کر پانی گرم کر کے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو وضو کرانے لگے۔ حضرت قطب الدین علیہ الرحمہ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ تمہاری آنکھ کو کیا ہوا۔ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ آنکھ آئی ہوئی ہے۔ جیسا کہ زبانِ مُلک میں آشوب چشم کو آئی ہوئی کہتے ہیں۔ جناب قطب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فرید آنکھ آئی ہوئی ہے تو آنے دو اور پٹی کھول دو۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے فرمانے کی دیر تھی کہ جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آنکھ سے پٹی کھول دی۔ اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھ بدستور تندرست ہو گئی۔ مگر بہ نسبت بائیں آنکھ کے کچھ فرق رہا۔ اور جو اس وقت حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہٗ کی اصلی اولاد کی آنکھ میں تفاوت ہے یعنی دائیں آنکھ آپ کی اولاد کی بھی چھوٹی ہے۔

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر اپنے پیارے خدا سے پریت لگائی ہے تو دنیا کی نعمتوں کی خواہشیں جو کہ بذریعہ حواس خمسہ قلب میں آتی رہتی ہیں اور وہ ان کی گلیوں میں کیچڑ کی طرح ہیں' اُن کو اپنے دل سے دور کر کے اُس کو صاف اور شفاف کر اور خدا کی محبت کے سوائے غیر چیز کو اُس میں جگہ مت دے۔ اگر تو اُن نعمتوں کی خواہش کے کیچڑ کو اخذ کریگا تو تیرے دل کی کمبلی اُن سے بھیگ کر بھاری ہو جائیگی۔ اور تیری محبت خدا سے ٹوٹ جائے گی۔ اِس واسطے جہاں تک ہو سکے خدا تعالیٰ کی محبت دل سے مت توڑ۔ انشاء اللہ رفتہ رفتہ کسی روز عالم اضافت سے گزر کر تو عالم بقا تک پہنچ جائے گا۔

Marfat.com

۲۹- بھجّو سجّو کمبلی اللہ ورسو مینہ
جائے مِلاں تنہاں سجناں تُٹّوناہیں نینہہ

اللہ ورسو۔ رحمت اللہ نازل، سجناں ۔مُرشد، نینہہ ۔محبت

ترجمہ: بھیگ جائے' بدن کی کمبلی مگر اللہ رحمت کی بارش کرے۔ میں اپنے دوستوں کو جاملوں میری محبت نہ ٹوٹے۔

خدمت مرشد کے بارے میں:

شرح: فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۔ (۲-۶۸) تو کرو جس کا تمہیں حکم ہوتا ہے۔
۲- اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ (۷-۵۶)
بے شک خدا کی رحمت نیکو کاروں کے قریب ہے

جو فنا فی اللہ ہو مرشد وہی ہو بیاض اللحیہ یا دیگر سہی
پیر کامل چاہیے بے زور و کید وہ نہیں مرشد جو ہو ڈاڑھی سفید
تو جو چاہے ایمنی اژدہا' دامن اس کا ہاتھ سے مت کر رہا

نتیجہ: خواہ دل کا کمبل دنیا کی نعمتوں کی خواہشوں کے کیچڑ سے بھیگ اور بھاری ہو جائے۔ لیکن جب پیر کامل کے برزخ کے وسیلہ سے خدا کی طرف سے رحمت خاصہ کے فیض کی بارش ہو رہی ہے تو اس کیچڑ کا کچھ اندیشہ نہیں ہے خود بخود اتر جائے گا۔ حتیٰ الوسع اپنے محبوب کے وصل اور رضا مندی اور متابعت کو مقدم سمجھ کر اُس کے حصول کے درپے ہو۔

۳۰- فریدا مَیں بُھلا وا پگ دامت مَیلی ہو جائے
گیھلا روح نہ جاندا سر بھی مٹّی کھائے

بھلاوا پگ دا۔ فخر دنیا کی دستار، میلی ۔آلودہ، گیھلا ۔غافل

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو اپنے شان وشوکت دنیا کا

Marfat.com

بھلاوا ہے۔ مگر افسوس روح یہ نہیں جانتی کہ یہ فخر چند روزہ ہے۔ کسی روز سر بھی نہ رہے گا۔

زینت اور فخر دنیا کے بیان میں:

شرح: اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ وَّزِیْنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَھِیْجُ فَتَرٰىہُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا (۵۷-۲۰) جانو کہ یہ دنیا کی زندگی کھیل کود اور آرائش اور فخر آپس میں اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ہے مینہ کی مانند جو کہ کھیتی بیچنے والوں کو اُس کا اُگنا خوش لگتا ہے پھر زور سے اُٹھتی ہے پس تو اس کو زرد ہوئی دیکھتا ہے پھر ہو جاتی ہے ریزہ ریزہ اور نابود ۔

اس جہاں کا سب مخالف کام ہے   مفلسوں کا شاہ رکھا نام ہے
مال دنیا دام دنیا دار ہے   مُلکِ عقبیٰ مطلبِ اَبرار ہے

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ہر وقت یہ اندیشہ ہے کہ مبادا میری عزت اور شان کی پگڑی میلی ہو جائے۔ لیکن افسوس روح کو یہ خبر نہیں ہے کہ سر بھی ایک دن مٹی ہو جائے گا۔ اس واسطے یہ دنیا کی زینت اور فخر کرنا سراسر لاحاصل ہے۔

۴۱- فریدا شکّر کھنڈ نوات گُڑ ماکھیوُ ما نجھا دُودّھ
سبّھے وستوں مِٹھّیاں رب نہ پُجّن تدّھ،

نوات۔ مصری، مانجھا دودھ۔ بھینس کا دودھ، سبھے وستوں۔ تمام اشیاء، پجن۔ برابر ہوں

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ شکر۔ کھانڈ اور مصری اور گڑ۔ شہد اور دودھ یہ سب اشیاء شیریں اور لذیذ ہیں مگر ان سے خدا نہیں ملتا۔

Marfat.com

فضیلت ذکر اللہ میں:

شرح: وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔ (۲۹ - ۴۵) البتہ اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے۔

ذکر اللہ پاک سے پاکی ہوئی ۔۔۔ خبث باطن سے رہائی ہو گئی
اللہ اللہ کیا ہے یہ پُر ذوق تمام ۔۔۔ جس سے شیریں ہو گیا ہر تلخ کام

نتیجہ: اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی بلند درجات کا موجب ہے باقی سب لا حاصل۔

۳۲- فریدا روٹی میری کاٹھ دی لاوَن میری بُھکھ
جِنہّاں کھادی چوپڑی گھنّے سہن گے دُکھ

کاٹھ ۔لکڑی، لاون۔ سالن، چوپڑی۔ گھی سے چپڑی۔ (حرام طعام ظلم سے)، گھنے سہن گے۔ بہت برداشت کریں گے۔

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری روٹی کاٹھ کی ہے۔ اور بھوک کا لاون ہے۔ جنہوں نے چوپڑی روٹی کھائی اُن کو دکھ زیادہ ہے۔

توکل کے بارے میں:

شرح: وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۔ (۱۶-۱۱۸) ہم نے اُن پہ ظلم نہیں کیا لیکن وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔

یہ جہاں سب جیفہ و مُردار ہے ۔۔۔ کب مجھے اس کی طلب درکار ہے

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ روٹی تو میری کاٹھ کی ہے اور بھکھ میری اُس کے لئے لاون ہے۔ اس واسطے جو شخص ظلم کر کے دولت دنیا جمع کریں گے اُن کو آخرت میں طرح طرح کے عذاب اُٹھانے پڑیں گے۔

۳۳- رُکھّی سُکّھی کھائے کے ٹھنڈا پانی پیو
فریدا ویکھ پرائی چوپڑی نہ ترسائیں جیو

رکھی سکھی۔ حلال کھانا، پرائی۔ دوسرے کی، چوپڑی۔ عمدہ طعام حرام

Marfat.com

ترجمہ: چاہیے کہ خشک روٹی کھا کر سرد پانی پی لو۔ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دوسرے کی چوپڑی دیکھ کر دل ترسانا نہ چاہیے۔

قناعت کے بارے میں:

شرح: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ (۲-۱۷۲) وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ط (۲۳-۵۱) اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں۔ نمبر۲: اور اچھا کام کرو۔

ترک کر عیسیٰ کو' پالا تو نے خر ہو گیا اس سے تو حیواں سر بسر

۳۴- اَج نہ سُتّی کَنت سیئوں اَنگ مُڑے مُڑ جائے
جائے پُچھّو سُہاگنی تم کیُو رَیْن وِہائے،

کنت۔ خاوند (مراد خدا)، انگ' عضو۔ مڑے مڑ جائے' مرجھاتا جاتا ہے۔ سہاگنی۔ خاوند والی عورت، کیو رین وہائے۔ کس طرح رات گذارے۔

ترجمہ: آج دنیا میں اگر خاوند حقیقی سے نہ سوئی تو پچھتاوا رہے گا۔ یہ معاملہ خاوند والی عورت یعنی کے نام والیوں سے دریافت کرنا چاہیے۔

حقیقت کے بارے میں:

شرح: یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَلِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ (۳۶-۲۷) (۲)، یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا (۷۸-۴۰) اے کاش میری قوم اس بات کو جانتی کہ مجھ کو میرے پروردگار نے بخشا اور مجھ کو بزرگی پانے والوں سے کیا۔ اور اگر حقیقت نہیں رکھتا ہے تو نعرہ مارتا ہے (۲) اے کاش ہو جاتا میں مٹی۔

تشریح: جس نے اس دنیا میں خدا کی عبادت کر کے درجۂ عرفان حاصل کیا ہے وہ واصل حق ہو گا۔ اور جس نے غفلت کی وہ ہمیشہ کی لئے حسرت میں رہے گا۔ اور ہر وقت عذاب دوزخ اُٹھائے گا۔

جب حجاب شک میں تُو مخفی ہوا دیدۂ اِدراک کو پس کھو دیا
جان تو یہ تن تیرا۔ ہے سخت بند توڑ دے اس کو نہ ہو تن پسند

Marfat.com

پختگی لے تو فنا سے دور ہو　　　تن کو ویراں کر بجا معمور ہو

نتیجہ: اگر اس جنم میں اپنے خاوند خدا کے ساتھ پریت نہ لگائی تو پھر کیا ہو گا پچھتاوا رہے گا۔ کیونکہ اِس وقت سب اعضا درست اور قوی ہیں اور جہد و ریاضت کا وقت ہے۔ اس واسطے خدا کی رضا مندی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور نہ اس وقت جب کہ یہ وجود سب مرجھا جائے گا۔ اور کل اعضاء کم طاقت ہو جائیں گے۔ تو اس وقت نہ تو دل خدا کی طرف متوجہ ہو گا۔ اور نہ جہد و ریاضت ہو گی۔ اس کی بابت سہاگن سے پوچھو کہ جس کی رات اپنے خاوند خدا کے ساتھ آرام، چین اور خوشی سے گزرتی ہے۔ اگر وہ ایک دم اپنے خاوند خدا سے جدا ہو جاتی ہے۔ تو اس کا ایک دم بھی کئی برسوں کے دکھ کے برابر ہو جاتا ہے۔

۳۵- 　سا ہو رے ڈھوئی نہ ملے پئے ناہیں تھاؤں

پِر وَاتڑی نہ پُچھّے دھن سُہاگن ناؤں

ساہورے۔ عالم عقبیٰ، ڈھوئی۔ دخل، پئے۔ میکے (مراد باپ کا گھر) تھاؤں۔ جگہ، پرواتڑی۔ پیاری بات (خبر)، دھن۔ عورت، دلہن سہاگن۔ خصم والی عورت

ترجمہ: جو لوگ ریا کی عبادت کرتے ہیں اُن کے لئے دو جہاں میں کوئی جگہ نہیں۔ نہ خدا ان کی بابت پوچھے گا نہ دنیا عجب اُن کا سہاگ ہے۔

ریا کے بارے میں:

شرح: وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ (۳-۷۷) اور اللہ نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے۔ قَالَ اخْسَئُوْا فِیْھَا وَلَا تُکَلِّمُوْنَ (۲۳-۱۰۸) ربّ فرمائے گا دھتکارے پڑے رہو اور میرے ساتھ مت کلام کرو۔

حشر میں پوچھے گا بندوں سے خدا　　　پیش کش میرے لئے لائے ہو کیا
کیا تمہارے پاس دستاویز ہے　　　ارمغاں کیا روز رُستا خیز ہے

Marfat.com

نتیجہ: وہ شخص ڈوہاگن یا بیوہ ہیں جو کہ خدا کی عبادت ریا سے کرتے ہیں۔ اور خلوص قلب سے نہیں کرتے۔ اور اپنے نفس کے غلبہ سے اپنے آپ کو محبّ خدا ظاہر کرتے ہیں۔ ایسے بیوہ شخصوں کو نہ تو درگاہ الٰہی میں دخل۔ اور نہ اس جہان میں۔ گویا کہ وہ ہر دو جہان میں عرفانِ خدا سے محروم رہیں گے۔ اور حسرت کا ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائیں گے۔ اور پھر یہ موقع وصل نہیں پائیں گے۔

۳۶- ساہو رے نپئیے کَنت کی کَنت اَگُم اَتھاہ

فریدا سوئی سُہاگنی جو بھاوے بے پَرواہ

کنت۔ خاوند حقیقی (اللہ)، کنت اگم۔ خاوند بے انت، اتھاہ۔ بے انتہا گہرا، سہاگنی۔ خاوند والی عورت، بھاوے۔ پسند آئے،

ترجمہ: ہر دو جہان خدا کے ہیں جو بے انت اور بے پروا ہے۔ اے فرید! وہی اچھے ہیں جو خدا کو پسند ہیں۔

محبانِ خدا کے بارے میں:

شرح: اَللّٰہُ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ ۔ وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط وَاِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ (۳- ۱۰۹) (۳:۹۷) اللہ جہانوں سے بے پروا ہے اور اللہ کا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے۔ اور اللہ تک ہر کام کا رجوع ہے۔

لم یلد ولم یولد اس کی شان ہے والد و مولود سب امکان ہے
بادشاہی ہے حق ذات اللہ جس کے آگے ہیچ ہیں سب بادشاہ
پاک ہے شرک اور دوئی سے ذاتِ ربّ اس کو معدومات سے نسبت ہے کب

۳۷- نھاتی دھوتی سَنبھیئے سُتی آئی نچند

فریدا رَہی سو ہیڑی ہِنگدِی گئی کَتھوری گند

نھاتی دھوتی۔ ظاہری و باطنی وضو کر کے، سنبھیئے۔ سجی سنگاری ہوئی، نچند۔ بے فکر،

Marfat.com

ہیڑی۔ وجود، کتھوری۔ کستوری، گند (گندھ) خوشبو

ترجمہ: مسواک پیٹ تک پھیر کر ظاہر عبادت والی آسودہ ہوگئی۔ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ ہنکار کی ناؤ رہ گئی۔ اور خوشنودی کستوری جاتی رہی۔

''نہائی دھوئی (مردہ لاش) سنگاری ہوئی (کافور ملی ہوئی) بے غم ہو کے سوئی پڑی ہے' اے فرید! (ہینگ) یعنی (بدبودار) جسم باقی رہ گیا ہے اور اس میں سے کستوری کی خوشبو (روح) نکل گئی ہے''۔

حق و باطل کے بارے میں:

شرح: بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فِيْهِ مَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ۔ (۲۱-۱۸)

بلکہ ہم حق کو باطل کے اوپر پھینکتے ہیں پس وہ اس کا سر توڑتا ہے پس وہ فنا ہو جاتا ہے۔

جان کو ہے عرش پر جانے کا شوق تن کو ہے لذاتِ نفسانی کا ذوق
جان ہے کھولے ہوئے اور پر تن ہے چنگل مارتا اس پر مگر
عشق مولیٰ ہے نہیں لیلیٰ سے کم عشق میں ہو اُس کے تو محکم قدم

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب روح عورت اپنی باطنی اور ظاہری صفائی کر کے بے فکری سے اپنے خاوند خدا کی عبادت میں لگ گئی تو اس کے وجود کی کشتی جو کہ اس دنیا کی لذتوں کے حرص اور خواہش ہائے نفسانی کی نعمتوں سے بھری ہوئی تھی۔ اور ہینگ کی طرح بو دیتی تھی تو خدا کے نام سے واصل ہو کر نور نور ہو گئی ایسی جیسا کہ کان نمک میں جو چیز پڑ جاتی ہے وہ بھی نمک ہو جاتی ہے۔

۳۸۔ جوبَن جاندے نہ ڈراں جے شوہ پریت نہ جائے
فریدا کِتّی جوبَن پریت بِن سُک گئے کُملائے

جوبن۔ حسن، شوہ۔ خاوند، پریت۔ محبت، کتی۔ بہت سی، سُک۔ خشک،

ترجمہ: حسن اور جوانی چلی جائے تو غم نہیں۔ لیکن خدا کی محبت نہ جائے۔ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بہت حسن والے بلا محبت الٰہی خشک ہو کر کملا گئے۔

Marfat.com

غلبہ محبت پیر کے بارے میں:

شرح: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا (۹۱-۹) بے شک! مراد کو پہنچا جس نے اسے ستھرا کیا اور نامراد ہوا جس نے اسے معصیت میں چھپایا۔

عشق اس معشوق کا کر اختیار — جو مئے جاں کو کرے تجھ پر نثار
عشق مردہ کا نہیں کچھ پائیدار — عشق حیّ جانفزا کا کر اختیار

روایت: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ جس کبیر پنج سالہ سے نکلوائے جانے اور خلافت کلی مجدّدی اور خطاب زہد الانبیاء عطا ہونے کے وقت جناب بابا قطب صاحب رحمۃ اللہ علیہ و بابا غریب نواز ہند الولی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں یہ شلوک فرماتے ہیں کہ مجھ کو اپنے حسن و جوانی جانے کا کوئی افسوس نہیں۔ کیونکہ صدہا حسن والے بغیر محبت الٰہی کے اس جہان سے خالی چلے گئے۔

۳۹- فریدا چنت کھٹولا وان دُکھ بِرہ وِچھاوَن لیف
ایہ ہمارا جیُو ناں توُں صاحب سچّے ویکھ

کھٹولا۔ پلنگ، برہ۔ ہجرہ، فراق، وان۔ چارپائی کا بان۔ چنت۔ فکر۔

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فکر کی چارپائی۔ اور دُکھ کا وان اور ںبت کا لیف یہ ہماری زندگی کا سامان ہے۔ اے خدا نظرِ رحم سے دیکھ۔

حالت فقر کے بیان میں:

شرح: وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۔ (۲-۱۵۴) اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے۔

جو گیا عریاں جہاں سے حق کے پاس — حق اُسے دیتا ہے رحمت کا لباس
تو حیات عشق لے اللہ سے — خارصورت کو اٹھا دے راہ سے

نتیجہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صاحب سچے تیرا غم اور ہجر تو میری

Marfat.com

چار پائی ہے۔ اور جہد و ریاضت کا وَان (بان) ہے اور عشق کا لحاف ہے۔ گویا اے خدا ایسی میری زندگی ہے اس پر نظر عنایت سے دیکھ۔

۴۰- بِرہا بِرہا آکھئے بِرہا توں سُلطان
فریدا جِت تَن بِرہا نہ اُوپجے سو تَن جان مَسَان

برہا برہا۔ ہجر فراق، جت۔ جس، مسان۔ شمشان مڑھی (مردہ جلانے کی جگہ)

ترجمہ: عشق عشق پکارتے ہیں عشق خدا کا نام ہے۔ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس تن میں عشق پیدا نہ ہو وہ مسان ہے۔

عشق کے بارے میں:

شرح: اَلْعِشْقُ نَارٌ فَقَدْ وَقَعَ فِی الْقَلْبِ فَاحْتَرَقَتْ مَا سِوَاءِ الْمَحْبُوْبِ۔ اَلْمَوْتُ الْغَفْلَۃِ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ (حدیث شریف) عشق ایک آگ ہے پس تحقیق دل میں لگنے سے محبوب کے ماسوا سب کچھ جلا دیتی ہے۔ موت کیا ہے خدا کی یاد سے غفلت۔

عشق کا شعلہ جہاں روشن ہوا ۔۔۔ غیر اس معشوق کے سب جل گیا
عشق ہے وصفِ خدائے لم یزل ۔۔۔ عشق میں ہے خوف عارف کو خلل
ہے ہوائے آتشیں یہ بانگ نے ۔۔۔ جس میں یہ آتش نہیں وہ نیست ہے

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے عشق تجھ کو عشق کہتے ہیں تو شہنشاہ ہے۔ جس وجود میں تو پیدا نہ ہو وہ تن ایک مسان ہے۔ یعنی اس جہان میں مردہ ہے زندہ نہیں ہے۔ اگر وہ زندہ ہوتا تو اپنے اصلہ کی طرف رجوع کرتا اور عشق پیدا ہوتا۔

۴۱- فریدا اِیہ وِس گندلاں دَھرِیاں کھنڈ لِوَاڑ
اِک رَاہندے رَاہندے رَہ گئے اِک رَہندی گئے اُجاڑ

وِس۔ زہر، گندلاں۔ کونپلیں، لواڑ۔ آلودہ

Marfat.com

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کی نعمتیں زہریلی گندلیں اور ظاہر شریں ہیں۔ایک تو تارک ہو گئے اور ایک اس میں غلطاں ہو کر اُجڑ گئے۔

مذمت دنیا کے بارے میں:

شرح: لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ (۱۳-۳۴) ان کے واسطے زندگی دنیا میں عذاب ہے اور البتہ آخرت کا عذاب بہت سخت ہے۔اور انہیں اللہ سے کوئی بچانے والا نہیں ہے۔

عشق فانی سر بسر بے سود ہے، جس میں کچھ مطلق نہیں بہبود ہے
کیونکہ عشق مردہ پائندہ نہیں مردہ جا ہم پاس آئندہ نہیں،
ہے یہ عالم مردہ زندہ وہ جہاں ذرہ ذرہ نکتہ دان و زندہ جان
زہر قاتل بوجھ شہوت اے جواں پیروی کرتے ہیں اس کی ابلہاں

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کی تمام نعمتیں اور خواہشیں جو کہ زہریلی گندی ظاہر شکر تری سے آلودہ معلوم ہوتی ہیں۔ ایک ایسے آدمی ہیں جو کہ اُن کے کھانے بھوگنے میں مصروف ہو کر اپنی عمر یہ کہتے کہتے کہ ابھی عمر بہت باقی ہے اس جہاں بلا مفاد آخرت کوچ کر گئے اور ایک ایسے جو باقی عمر کھو گئے۔

۴۲- فریدا چار گوَائیاں ہنڈ کے چار گوائیاں سَم
لیکھا رَب مَنگیساتُوں آہو کیہڑے کَم

سم۔سو کر، لیکھا۔حساب، آہو۔آیا، کیہڑے۔کس

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چار پہر زندگی کار دنیا میں۔اور باقی چار پہر سو کر گذاری خدا تعالیٰ جب حساب مانگے گا تو کیا بتلاؤ گے۔

حساب روز قیامت کے بیان میں:

شرح: اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ (۵-۴) شَدِيْدُ الْعِقَابِ (۲-۱۹۶) بیشک

Marfat.com

اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے — اور سخت عذاب والا ہے۔

یہ جہاں سب فانی و برباد ہے　　　وہ جہاں باقی و خوش آباد ہے
یہ جہاں سب آکل و ماکول ہے　　　وہ جہاں سب قابل و مقبول ہے

نتیجہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چار پہر زندگی کے تو دنیا کی حرص میں پھرتے ہوئے صرف ہو گئے۔ اور باقی چار پہر رات غافل ہو کر چار پائی پر سوتے۔ جب پروردگار تیرے سانسوں کا حساب کرے گا اور پوچھے گا کہ کس کام کے واسطے آیا تھا تو اُس وقت کیا جواب دو گے۔

۴۳- فریدا دَر دَرْواجے جَائِکے ،کیُو ڈِٹھو گھڑیال
ایہ نِدو سامارِیئے ہم دو ساں دا کیا حال

ندوسا۔ ناحق۔ بے گناہ۔

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قلعہ کے دروازہ پر جا کر گھڑیال کیوں دیکھا یہ تو بے گناہ مارا جاتا ہے ہم گنہگاروں کا کیا حال ہوگا۔

تنبیہ نفس اور عبرت کے بارے میں:

شرح: لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ (۹۰-۴) تحقیق ہم نے انسان کو محنت میں رہتا پیدا کیا۔

نیک لوگوں نے کیا جو اجتہاد　　　قہر سے رکھا ہے تن کو نامراد

روایت: ایک دفعہ جناب بابا فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ چلتے چلتے ایک قلعہ کے دروازہ پر جا نکلے جس پر ایک گھڑیال گھنٹہ بجانے کے لئے لٹکایا ہوا تھا۔ دیکھتے ہی یہ شلوک زبان مبارک درافشاں سے فرمایا کہ جب یہ بے قصور گھڑیال ہر وقت گھڑی گھڑی پر مار کھاتا ہے اور پھر پھر یہ سزائیں پاتا ہے تو ہم قصور والوں کا کیا حال ہوگا۔ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس شلوک میں اپنے نفس کو تنبیہ کرتے ہیں اور عبرت دلاتے ہیں۔

Marfat.com

۴۴- گھڑیئے گھڑیئے ماریئے پہریں لہے سجائے
سوہیڑا گھڑیال جیوں ڈکھیں رَین وہائے

گھڑیئے گھڑیئے۔ گھڑی گھڑی' پل پل سجائے۔ سزا، سوہیڑا۔ وجود، رَین۔ رات، وہائے۔ گذرے

ترجمہ: اوّل بنانے کے وقت کوٹا جاتا ہے۔ اور اب پہر پہر (ہر پہر گزرنے پر) پر بار بار سزائیں پاتا ہے۔ اس بچارہ گھڑیال کو کیسے درد دکھ سے رات گزرتی ہے

الم ہائے جسمانی روحانی کے بارے میں:

حق نے کی ہے رنج میں راحت نہاں	عیش بے محنت میسر ہو کہاں
ہے نتیجہ رنج و تقویٰ کا نَعِیم	ہے ثمر شہوات کا نارِ جَحِیم
جس کو حاصل دولت قصر جناں	ہے جزائے رنج و کربت ہے جاں
رنج و محنت جو سبب ہے عیش کا	اس مشقت کو سراپا لے اُٹھا
سہل ہے دنیا کا سارا رنج و تاب	آخرت کا سخت ہے رنج و عذاب

نتیجہ: ایسا ہی میرے وجود کا گھڑیال جہد و ریاضت میں خدا کے وصل کی خاطر طرح طرح کے الم ہائے جسمانی اور روحانی کی مار سہ رہا ہے۔ اس واسطے کہ اس دنیائے فانی سے زنجیر ہستی موہومہ کو توڑ کر واصل حق ہو جائے۔

۴۵- بُڈھا ہویا شیخ فرید کمّن لگّی دِیہہ
جے سَو وَرھیاں جیوناں بھی تن ہوسی کھیہہ

کمن۔ کانپنا، دیہہ۔ وجود، جے۔ اگر، تن۔ وجود، کھیہہ۔ خاک

ترجمہ: جب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ بوڑھے ہو گئے تو وجود ضعیف ہو کر کانپنے لگا۔ اور کہنے لگے اگر صدہا برس بھی جیتا رہے گا آخر خاک ہو جائے گا۔

Marfat.com

آخر فنا کے بارے میں:

شرح: كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ (۲۹-۵۷)، ہر جان موت کا ذائقہ چکھنے والی ہے پھر ہماری طرف تم پھروگے۔

تو اگر کامل ہے یا چالاک ہے — طالبِ باطل، ہُوا ناپاک ہے
ہے یہ دنیا ساعت، اسمیں کیا قیام — تارک اس کے ہیں یقیناً شادکام
تن گھٹا اپنا براہِ کردگار — تاجزا پائے تو اس کی حق سے یار
بھاگ اس دنیا سے تُو اے بےنوا — تا بھروسا ہو تیرا ذاتِ خدا

۴۶۔ فریدا بار پرائے بَیسنا سائیں مجھے نہ دیہہ
جے تُوں اینویں رکھ سی، جیو سریروں لیہہ

بار پرائے۔غیر کے دروازے، بَیسنا بیٹھنا - سائیں' مالک۔ جے۔ اگر، اینویں۔ اسی طرح، رکھ سی۔ رکھے گا جیو' جان۔ سریروں' جسم سے لیہہ۔ نکال لے

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خدا اپنے دروازے سے دنیا کے دروازہ پر نہ بھیجے۔ اگر ایسا ہو تو میری جان جسم سے نکال لے۔

دعائے فقر کے بیان میں:

شرح: ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّ لَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ وَ اِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوْبُ ۝ (۲۲-۷۳) ایک کہاوت کہی ہے اُس کو کان لگا کر سنو۔ جس کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا ہرگز نہ بنا سکیں ایک مکھی اگر سارے جمع ہوں اور اگر کچھ چھین لے اُن سے مکھی نہ چھڑا سکیں۔ کتنا کمزور چاہنے والا اور وہ جس کو چاہا۔

کی جو بندہ نے قضائے حق قبول — یاد میں اُس کے گیا اپنے کو بھول
تب رضائے حق سے وہ خوش دل ہوا — بندگی سے مُسرور کامل ہوا
آکل ماکول ہے یہ سب جہاں — ایک دیگر کی کرے صیادیاں

Marfat.com

زندگیٔ تن وبالِ جان ہے   مرگ ہے حق سے اگر ہجراں ہے

نتیجہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے پروردگار مجھ کو اپنے دروازے سے دوسرے کے دروازے کا سوالی نہ کر۔ اور اپنے ہی دروازے کا محتاج رکھ۔ اور اپنے عشق سے مخمور کر۔ اپنے سوا غیر کی میرے قلب میں جگہ نہ ہونے دے۔ اگر غیر کا محتاج کرنا چاہتا ہے تو میری جان وجود سے لے۔

۴۷۔ کُندھ کُہاڑا سر گھڑا وَن کے سر لوہار
فریدا ہون لوڑیں شوہ اپنا تُوں لوڑ ینہہ انگیار

کندھ' مونڈھا۔ کہاڑا سر۔ خدا کا حکم، وَن۔ بَن کا درخت، ہون لوڑیں۔ میں چاہوں، شوہ۔ خدا، لوڑینہہ۔ چاہئیں

ترجمہ: مونڈھوں پر کہاڑا اور سر پر پانی کا گھڑا اور وَن درخت کے سر پر لوہار آیا۔ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تو بَن کی شکل خدا کی یاد میں ہو گیا۔ تو کوئلے چاہتا ہے۔

ہر شخص اپنے مطلب کا ہے:

شرح: كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ (۳۰-۳۲) ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اسی پر خوش ہوتا ہے۔

جو خودی کا ہے تجھے سودائے خام   تو خدا سے دور تر ہے والسلام
ہو نہ تو مغرور اپنی بود پر،   جلد تر کر جستجوئے راہبر
ہاتھ دیگر کو نہ دے جز دستِ پیر   ہاتھ اُس کے کا خدا ہے دستگیر
ساتھ حق کے ہے بھلی موت وحیات   غیر حق یہ زیست ہے گویا ممات

نتیجہ ظاہری: حضرت بابا صاحب قدس سرہ' کئی سال تک جنگل میں یاد الٰہی کرتے ایک جا بیٹھے رہے۔ اتفاقاً ایک شخص جسّا نامی لوہار شہر سے جنگل میں کوئلوں کے واسطے لکڑی لینے گیا۔ اور اس کے مونڈھے پر کلہاڑا اور سر پر پانی کا گھڑا تھا۔ کیونکہ بار

Marfat.com

میں قاعدہ ہے کہ بغیر پانی ساتھ لئے جنگل میں نہیں جاتے۔ جب وہ ایک لکڑی کے سر پر پہنچا تو اس کو حضرت کا جسم مبارک ہی لکڑی ثابت ہوئی۔ اول اس نے کلہاڑی کا پچھلا حصہ حضرت کے سر مبارک پر مارا۔ اور قائدہ ہے کہ لوہار اول لکڑی کی جانچ کرتا ہے۔ جب سر مبارک پر کوہاڑا مارا۔ تو اُس وقت حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شلوک زبان مبارک سے فرمایا کہ اے عزیز! میں تو خدا کی یاد میں ہوں۔ اور اس کو طلب کرتا ہوں۔ افسوس ہے کہ تو آگ کے لئے کوئلوں کی خواہش میں پھرتا ہے۔ اور مجھے جانچتا ہے۔ لوہار نے قدموں پر سر رکھا اور اپنی خطا معاف کروائی۔

نتیجہ ظاہری: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ہاڑا کھاتے وقت لوہار کو عزرائیل سمجھ کر فرماتے ہیں کہ تو قبض ارواح کا کوہاڑا مونڈھے پر رکھے ہوئے اور حکم الہٰی کا گھڑا سر پر اُٹھائے ہوئے اس جہان کے بَن کے سر پر کاٹنے کے لئے اور کوئلے بنا کر خاک میں ملانے کے لئے مقرر ہوا ہے۔ اور ہر وقت اپنے فرض کو ادا کر رہا ہے اور اپنے مطلب کے درپے ہے۔ اسی طرح میں بھی اپنے خدا کی یاد میں ہوں اور اس کے وصل کا خواہاں ہوں اور اختیاری موت قبول کر کے مردہ ہو رہا ہوں۔ تو میرے سے کیا لے گا۔

۴۸۔ فریدا اِکناں آٹا اِگلّا اِک ناں نائیں لون
اَگے. گئے سَنجاپسَن چوٹاں کھاسی کَون

اکناں۔ اعمال حسنہ والے، نائیں لون۔ عمل نیک کوئی نہیں، سنجاپسن۔ معلوم کریں گے، چوٹاں۔ ضرباں

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک کے پاس دنیا کی عمدہ نعمت ہے۔ اور ایک کے پاس نمک نہیں ہے۔ قیامت کے دن معلوم ہو گا کہ کون مار کھاوے اور کس کی نجات ہو۔

یاد خدا سے غافلوں کے بارے میں:

شرح: وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ مَالَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ

Marfat.com

نَصِیۡبٍ۔ (۴۲-۲۰) جو شخص دنیا کی کھیتی چاہے۔ ہم اس کو اس میں سے کچھ دیں گے۔ اور اس کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔

عمر سب اس بات میں گزری تری — تا کہ حاصل ہو جہاں کی سروری
جب اجل پہنچے تو خالی ہاتھ ہے — جز تاسف کچھ نہ تیرے ساتھ ہے
ہو جدا حق سے جو چاہے زندگی — زندگی وہ سر بسر شرمندگی
قرب حق ہے زندگانی کا ثمر — زاغ ہے خواہاں سرگیں عمر بھر

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک تو ایسے شخص ہیں کہ جنہوں نے عبادت ظاہری کے سب فرائض پورے کر کے اعمال حسنہ حاصل کیے ہیں اور اُن کی بُرائیاں نیکیوں سے بدل گئی ہیں۔ اور باطنی عبادت میں جہد و ریاضت کر کے اپنے سانس خدا کے حساب میں لگائے ہیں۔ اور ایک ایسے ہیں کہ جنہوں نے عبادت ظاہری کی۔ اور ایک فرض کو بھی ویسے ادا نہیں کیا۔ اور ساری دنیا کی حرص میں پھرتے پھرتے عمر ختم کر دی ہے۔ یہ ایسے شخص ہیں کہ جن کے پاس آٹا تو کیا نمک بھی نہیں ہے۔ یہ جب اس جہان سے کوچ کر جائیں گے سخت چوٹیں کھائیں گے۔ اور سخت سزا پائیں گے کھانے کے لئے تھوہر دیا جائے گا۔ اور اُبلتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔

۴۹- پاسِ دَمامے چھت سُر بھیری سَڈوَرڈ
جائے سُتّے جیران میں تھئے اتیماں گڈ

دمامے نقارہ، نوبت۔ دھونسے، چھت۔ چھتر، سُر بھیری۔ نفیری (باجے وغیرہ) کا سُر۔ نام ناجہ، سڈورڈ۔ بھٹ (تعینہ گو)، بیران۔ اُجاڑ، تھئے۔ ہوگئے، اتیماں۔ یتیم، گڈ۔ مدفون

ترجمہ: جن کے پاس دھونسے اور سر پر چھتر اور نقیب قصیدے گاتے تھے۔ اجاڑ میں وہ بعد مرگ وارثوں نے یتیموں کی مانند دفن کیے۔

شوکت دنیا کے بیان میں:

شرح: فَکَاَیِّنۡ مِّنۡ قَرۡیَۃٍ اَهۡلَكۡنٰهَا وَهِیَ ظَالِمَۃٌ فَهِیَ خَاوِیَۃٌ عَلٰی عُرُوۡشِهَا

Marfat.com

وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ (۲۲-۴۵) پس کتنی بستیاں ہم نے کھپا دیں (ہلاک کردیں) اور وہ گنہگار تھیں اب وہ گری پڑی ہیں اپنی چھتوں پر اور کتنے کوئیں بیکار پڑے اور کتنے محل چونہ گچ کے۔

قسم باطل میں ہے جذب باطلاں باقیوں کو کھینچ لیں اہل دلاں

ناریاں ہیں جاذبان[1] اہل نار نوریاں ہیں نوریوں کے خواستگار

اہل دنیا کور باطن ہیں تمام اس لئے رکھتے ہیں کہنہ تن سے کام

ہے بقائے تن تیرے دل کی مراد جیسے زنگی ہے سیاہ روئی سے شاد

نتیجہ: بابا فرید صاحب قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ ایسے ایسے جبّار و متکبر و گردن کش امیر و وزیر بادشاہ جن کی سر پر چھتر جھلتے تھے۔ اور اُن کے محلوں کے آگے نقارے اور بھیری باجے بجا کرتے تھے اور بھانڈ اُن کی صفت و مدح کے قصیدے بنا کر اُن کے حضور پڑھا کرتے تھے مر گئے اور عاجز یتیموں کی طرح قبرستان میں دائمی نیند میں غرق ہو کر سو گئے۔

۵۰۔ فریدا کوٹھے مَنڈَپ ماڑِیاں اُسار دے بھی گئے

کُوڑا سَودا کر گئے گورِیں جا پئے

کوٹھے۔ گھر، خانہ، منڈپ ماڑیاں، حویلیاں، بڑے مکان وغیرہ۔ اُساردے۔ تعمیر کرتے، کُوڑا۔ باطل، گوریں۔ قبروں میں، پئے۔ پڑے

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کوٹھے پختہ و خام اور حویلی اور ماڑیاں تعمیر کر گئے آخر کھوٹا سودا کر کے قبرستان میں چلے گئے۔

مذمت دنیا کے بیان میں:

شرح: خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ۔ (۲۲-۱۱)

خسارہ پایا دنیا میں اور آخرت میں۔ اور خسارہ ظاہر ہے صریح۔

---

[1] جاذب کی جمع

Marfat.com

جن کو درشن اِت ہے اُن کو درشن اُت

جن کو درشن اِت نہیں اُنکو اِت نہ اُت

قول ہے موسیٰ کا دنیا جائے مرگ — آخرت کا جلد کر تُو ساز و برگ

ایمنی کو چھوڑ' آفت کر مقام — چھوڑ دے ناموس' ہوسودائے عام

نتیجہ: جناب بابا فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص گھر اور حویلیاں اور ماڑیاں دنیا کے فخر میں ہو کر تعمیر کرتے تھے۔ اس جہان سے کوچ کر گئے ہیں۔ اور وہ باطل پرستی میں اپنی زندگی گنوا کر باطل سودا کر گئے ہیں۔

۵۱- فریدا کھنتھڑ میکھاں اُگلّیاں جند نہ کائی میکھ

واری آپو اپنی چلے مَسائیک سیکھ

کھنتھڑ۔ گودڑی، واری۔ باری، آپو اپنی۔ اپنی اپنی، مسائیک۔ مشائخ، سیکھ۔ شیخ

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جسم گودڑی پر رگوں اور ریشوں کی میخیں بہت ہیں مگر روح کو کوئی میخ نہیں۔ سب مشائخ اپنی باری پر جا رہے ہیں۔

وجود ذاتی اور لا مقید روح کے بارے میں:

شرح: اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ (۶۲-۸) اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (۱۰-۶۲) نمبر۱: تحقیق وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو پس تحقیق وہ تم کو ملنے والی ہے۔ نمبر۲: تحقیق دوست خدا کے نہ اُن پر خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ۔ (۱۷-۸۵) فرما دو روح میرے ربّ کے امر سے ہے۔

طبل زن ہے مرگ برسوں سے مگر — گوش تیرے ہو گئے ہیں سخت کر[1]

نزع میں کہتی ہے جان سے مرگ آ — مرگ نے آ گاہ ہے تجھ کو اب کیا

اور باریکی سے تو واقف ہوا، — رمز موتوا سے مگر غافل رہا

---

[1] بہرے

Marfat.com

نتیجہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کنتھڑ وجود تو پہلے ہی قدرتاً انتڑیوں اور ناڑیوں (رگیں وغیرہ) کے دھاگوں سے خوب مضبوط سی کر بخیہ کیا ہوا ہے۔ اور طرح طرح کی زیبائش دیا گیا ہے۔ اور اس میں رہنے والی روح کو کسی میخ کی قید نہیں ہے۔ وہ تو ازلی اور ابدی دائم قائم لامقید ہے۔ اس واسطے شیخوں اور مشائخوں کی ارواح بلا تکلیف اپنے اپنے وعدہ پر زندگی کے دم گزار کر اس جہان فانی سے پرواز کر گئی ہیں۔

۵۲۔ فریدا دُونہہ دِیویں بَلَنْدِیاں مَلک بیٹھا آئے
گڑھ لیتا گھٹ لُٹیا دِیوڑے گیا بُجھائے

دونہہ۔ دونوں، دیویں۔ چراغ، بلندیاں۔ روشن ہوتے، ملک۔ فرشتۂ موت، گڑھ۔ قلعہ یعنی وجود، گھٹ لٹیا۔ دل کو بے نور کر دیا، دیوڑے۔ ہر دو چشم، بجھائے۔ گل کر گیا

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر دو آنکھ کے دیکھتے ہی فرشتہ موت کا آ کر بیٹھا اس نے وجود کا قلعہ مار لیا۔ اور دل لوٹا اور ہر دو چشم بے نور ہو گئیں۔

ملک الموت کے بارے میں:

شرح: اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ۔ (۴-۷۸) جہاں کہیں تم ہو گے وہیں تمہیں موت آئے گی۔ اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہو گے۔

ہے شکست و مرگ تن کا کاروبار — بے شکست اس تن کو چوں جوز و انار
جب قضا پہنچے نہ دیکھے غیر پوست — پھر نہ جانے تو کہ دشمن ہے کہ دوست
ہو مگر یہ جب کہ ہو مرگ آشکار — کر اطاعت حق کہ تو لیل و نہار

نتیجہ: ایک دفعہ جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ چلے جا رہے تھے دیکھا کہ عزرائیل علیہ السلام کسی شخص کی جان قبض کرنے کے لئے جا رہا ہے۔ اور وہاں جا بیٹھا ہے۔ اس موقع پر یہ شلوک زبان مبارک سے فرمایا کہ وجود کے قلعہ کو لے لیا ہے۔ اور

Marfat.com

حواس خمسہ ظاہری کی قوتوں کو لوٹ لیا ہے۔ اور آنکھوں کے ہر دو چراغ گل کر دیئے ہیں۔ اور اپنا فرض منصبی ادا کر کے جان کو لے کر پرواز کر گیا ہے۔

۵۳- فریدا ویکھ کپاہے جو تھیا جے سر تھیا تلاہ
کمادے ار کاگدے کُنّے کوئیلاہ

کپاہے' کپاس۔ تھیا۔ ہوا، کمادے۔ کماد کا حال دیکھ، کاگدے۔ کاغذ، کنے۔ ہانڈی، کوئیلاہ۔ کوئلہ

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دیکھو کپاس اور تلوں کو کیا عذاب ہوتا ہے۔ اور کماد اور کاغذات اور دیگ کے کوئلوں کو کیا تکلیف ہے۔

عذاب دوزخ کے بارے میں:

شرح: لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ط يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۝ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ۝ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ (۲۲-۱۹ تا ۲۱)

ترجمہ: اُن کے واسطے آگ کے کپڑے ہوں گے اور اُن کے سروں پر گرم پانی ڈالا جائے گا۔ جو کہ پیٹ اور جِلدوں کو جلا دیگا۔ اور ان کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہیں۔

جامے دوزخیوں کے ہوں گے آگ کے سر پہ پانی گرم اُن کے پڑ رہے
اُن کی جلدوں کو جلا دیں گے تمام ہوں گے لوہے کے ہتھوڑے اُس مقام

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غور سے دیکھو کہ کپاس اور تلوں اور کملہ اور کاغذ اور رنگنے کی مٹی یا دیگ اور کوئلوں کا کیا حال ہوتا ہے۔ اور یہ سب اشیاء کیسی کیسی سزائیں پاتی اور دکھ اٹھاتی ہیں۔

۵۴- مندے عمل کریندیاں رایہ سجائے تنہاں

مندے۔ بُرے، کریندیاں۔ کرنے والوں، سجائے۔ سزا

ترجمہ: ایسے ہی جو لوگ بُرے عمل کریں گے اُن کو مذکورہ بالا سزائیں ملیں گی۔

Marfat.com

بُرے عملوں کے بارے میں:

شرح: وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ ۢ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (۱۰-۲۷) اور جنہوں نے کمائیں بُرائیاں، برائی کا بدلہ اُس کے برابر اور چڑھے گی رسوائی، کوئی نہیں اُن کو بچانے والا اللہ سے جیسے ان کے چہروں پر اندھیری رات کے ٹکڑے چڑھا دیئے ہوں وہی دوزخ والے ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

نفس یہ دوزخ ہے دوزخ اژدہا ۔۔۔ جو بدر یا ہا نہ ہو وے کم ذرا
ہفت دریا نوش کر جائے اگر ۔۔۔ کم نہ ہو سو زندگی اُن کی مگر
چکھ گیا ہے یک جہاں کو یہ پلید ۔۔۔ پھر ہے معدہ نعرہ زن ھل من مزید
حق دھرے اس پر قدم از لامکاں ۔۔۔ تب وہ ہو ساکن بحکم کن فکاں
جزو دوزخ ہے یہ نفس نا سزا ۔۔۔ طبع کل رکھتے ہیں جز اُس کے سوا
حق کے مارے سے مرے وہ بیگماں ۔۔۔ کون کھینچے غیر حق اُس کی کماں
تیر سا تو اس کماں سے جا نکل ۔۔۔ پر کوئی رہبر ہو شیخ بے بدل

۵۵- فریدا کن مُصلّٰی صُوف گل دل کاتی گُڑ وات
باہر دِسّے چانناں دل اندھیاری رات

کن۔ کاندھا، صوف۔ گودڑی، کاتی، چھری گُڑوات۔ میٹھی بات، اندھیاری۔ اندھیری۔

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کاندھوں پر مصلّٰی گلے میں گودڑی۔ دل سیاہ اور بات شیریں ظاہر صورت عمدہ مگر دل ایسے ظاہر والے کا سیاہ ہوتا ہے۔

ریا کے بارے میں:

شرح: اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ

Marfat.com

يَسْمَعُوْنَ بِهَا فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَ لٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ

○ (۲۲-۴۶) کیا پس نہیں سیر کی انہوں نے زمین میں۔ پس ان کے دل ہوں جن سے سمجھیں۔ اور کان جن سے سنتے پس تحقیق وہ آنکھوں سے اندھے نہیں لیکن سینوں میں دلوں سے اندھے ہیں۔

جس کو باطن سے نہ ہو کچھ اتحاد — وہ نہ انسان بلکہ از جنس جماد
نام حق لیتا ہے تو بہر طعام، — بے طمع ہو ذکر کر تو صبح و شام
چاہیے رحمت تو رحمت کو قبول — رحمتِ حق تا کرے تجھ پر نزول
دفع کر مغرور بینی سے زکام — تا کہ روح اللہ ہو اندر مشام

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کاندھے پر تو ریا کاری کا مصلیٰ رکھا ہوا ہے۔ اور گلے میں ریا کاری کی گودڑی اور مرقع ڈالی ہوئی ہے۔ اور دل میں دغا اور فریب اور مکر کی کاتی (چھری) ہے۔ اور زبان سے میٹھی میٹھی توحید اور معرفت کی باتیں سنا رہے ہیں۔ یہ ایسا ہے کہ گویا کہ باہر تو اجالا ہے اور دل میں بالکل اندھیری رات ہے۔ یعنی اُن کا دل خدا کی محبت اور شوق سے بالکل بے بہرہ اور خالی ہے اور دغا اور دھوکے کی باتوں سے نہایت ہی آلودہ ہو کر سیاہ ہو رہا ہے۔ جس کے باعث وہ باہر سے اندھیرے میں ہیں۔ اور دل سے اندھے ہیں۔ اگرچہ وہ ظاہراً دیکھتے اور سنتے ہیں۔

۵۶- فریدا رِتّی رَتّ نہ نکلے جے تَن چیرے کوئے
جو تَن رَتّے رَب سیوُں تِن تَن رَت نہ ہوئے

رتّی۔ رتی بھر، رتّ۔ خون، تَن۔ وجود، رَتّے۔ رنگین ہوئے، تِن تَن رت۔ ان کے وجود میں

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ذرّہ بھر خون نہیں ہے۔ اگر کوئی اُن کے جسم کو چیرے۔ کیونکہ جو جسم خدا کی یاد میں رنگین ہے اُس میں خون نہیں ہوتا۔

Marfat.com

عاشقانِ صادق کے بارے میں:

شرح: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○ (۴۹-۱۵)

تحقیق ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ساتھ اللہ اور رسول ﷺ کے نہ شک لائے اور جہاد خدا کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے کیا' وہی سچے ہیں

عاشقاں پیتے ہیں جب جام طلب ہوں قتیل دست یار خندہ لب
سایۂ یزداں ہے مردانِ خدا سب ہیں مردہ زندہ ذاتِ کبریا
دامن اُن کا تھام کر چل راہ تا نہ ہو آوارۂ راہِ سیاہ
کیف مدّ ظلّ نفسِ اولیاء رہنمائے جو سُوئے نورِ خدا

نتیجہ: جناب بابا صاحب قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ اگر عاشقانِ حقیقی کا کوئی جسم چیرے تو اس سے ذرہ بھر لہو نہیں نکلے گا۔ کیونکہ جن کو معشوقِ حقیقی کے عشق کا رنگ چڑھ گیا ہے، اُن میں دنیا کی نفسانیت اور لذات کا لہو ہرگز نہیں ہوتا۔ وہ عشق کہ آگ سے جل جاتا ہے۔ کیونکہ یہ آگ ایسی ہے کہ جہاں یہ لگ جاتی ہے۔ ماسواء اللہ غیر ممکنات ہستی کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے۔ اور سارے جسم میں ذاتِ الٰہی کی محبت اور عشق کا پرتو بڑھ کر رواں رواں میں سرائیت کر کے اس میں رچ بس جاتا ہے۔ اور دوئی کو ہرگز گنجائش نہیں رہتی۔

(محلّہ ۳)

۵۷- اِ یہ تَن سبھو رَتّ ہے رَتّ بِن تَن نہ ہوئے
جو شَوہ رَتّے آپنے تِت تَن لوبھ رَتّ نہ ہوئے

تن۔ وجود، رت۔ خون، بن۔ بغیر، شَوہ۔ خدائے عزوجل، تت تن۔ ان کے وجود، لوبھ۔ طمع، رَت۔ خون

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ جسم خون کا ہے۔ بجز خون جسم کا

Marfat.com

ہونا محال ہے۔ لیکن جو خدا کی محبت سے رنگین ہیں اُن میں طمع کا خون نہیں ہوتا ہے۔

پیدائش انسان کے بارے میں:

شرح: خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ (۹۶-۲) انسان کو منجمد خون سے پیدا کیا گیا۔ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عَابِدُوْنَ (۲-۱۳۸) ہم نے لیا رنگ اللہ کا اور اللہ سے بہتر کس کا رنگ؟ اور ہم اُس کی عبادت کرنے والے ہیں۔

وہ محبت حق ہے جو حق کے لئے — پاک ہو سب علت و اغراض سے
تحفہ دیدار حق ہے نیستی — ہست حق تیرا سبق ہے نیستی
تو فنا موجودیت اپنی کو کر — تا جمال حق ہو تجھ میں جلوہ گر
جب فنا ہو جائے گا اس کے حضور — قرب کی نعمت سے ہو گا پُرسُرور

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ جسم سب خون ہے اور خون کے بغیر جسم نہیں ہوتا ہے۔ جو شخص اپنے خدا کی محبت میں رنگین ہو گئے ہیں۔ ان میں نفسانیت دنیا کا خون نہیں ہوتا ہے۔

۵۸۔ بھے پئے تَن کھیں ہوئے لوبھ رَتّ وِچّوں جائے
جیُوں بَسنتر دھات سُدھ موئے تیُوں ہر کا بھُودرمَت مَیل گوائے

بھے پئے۔ خوف پیدا ہو، کھیں۔ لاغر، لوبھ۔ طمع، بسنتر۔ آگ، بھودرمَت۔ بُری مت یعنی کھوٹی عقل، گوائے۔ کھوئے

ترجمہ: خوفِ خدا سے جسم ضعیف اور لاغر ہو جاتا ہے۔ طمع کا خون جاتا رہتا ہے۔ جس طرح کہ دھات آگ میں ڈالنے سے خالص ہو جاتی ہے۔ اسی طرح خوف خدا کھوٹی میل کو جلا دیتا ہے۔

خوف خدا کے بارے میں:

شرح: وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ (۳۵-۱۸) اور جو ستھرا ہوا تو اپنے ہی بھلے کو ستھرا ہوا۔

Marfat.com

جو بقائے حق سے برخوردار ہے — اُس کے آگے یہ جہاں مردار ہے
جب تلک دیوار ہے تن کی بلند — آپ مطلب سے تو ہے نا بہرہ مند
اس سے تو پاوے نہ جس دم تک نجات — کب میسر ہو تجھے آب حیات
رمز مُوْتُوْا قَبْلَ مُوْتُوْا ہے یہی — تا مرے پیش اجل با آگہی

نتیجہ: چونکہ قسم قسم کے طعام کھانے اور لذیذ نعمتوں کے حظ اٹھانے سے نفسانیت زیادہ ہو کر فربہی ہو جاتی ہے۔ اس واسطے گوہر ہائے قلب بھی چربی سے پوشیدہ ہو جاتے ہیں۔ اور ہر وقت نفسانیت کے ایزاد کی خواہش رہتی ہے۔ اس لئے دل خدا کی طرف رجوع نہیں ہوتا ہے۔ لیکن جب ذکر الٰہی کیساتھ پیر کامل کی توجہ اور تلقین اور جہد و ریاضت اور جذب عشق سے جسم اور دل کی چربی پگھل کر خارج ہو جاتی ہے۔ اور روئی کہ طرح اُڑ جاتی ہے تو نفسانیت کم ہو جاتی ہے اور روحی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ اس وقت تمام جسم ضعیف اور لاغر ہو جاتا ہے۔ اور صاف ہو جاتا ہے جیسے کہ دھات کی میل آگ میں ڈالنے اور کئی ایک بار آگ دینے سے سڑ جاتی ہے اور صاف و شفاف نکل آتی ہے۔

۵۹- فریدا تے جَن سوہنے جے رَتّے ہر رنگ لائے

تے۔ وہ، جَن۔ آدمی (جتنے)۔

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی عمدہ ہیں جو عشق الٰہی سے رنگین ہیں۔

محبان الٰہی کے بارے میں:

شرح: تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ○ (۲۸-۸۳) یہ گھر آخرت کا ہے ہم دیں گے اُن کو جو نہیں چاہتے تکبر زمین میں اور نہ فساد اور عاقبت پرہیزگاروں کے واسطے ہے۔

عاشقوں کو بادۂ تحقیق ہے — عشق پنہاں ساقئے صدیق ہے

Marfat.com

یہ جہاں ہے زندہ پیش کبریا — تو نے مردہ سمجھا از راہ خطا
چاہتا ہے تو خریدار اپنا جو — حق سے بہتر مشتری کوئی نہ ہو
مول لے جو تیرے تن کی خاک دھول — بالعوض بخشے تجھے نقدی و مول
مول لے کر ایک تیرا سوز و آہ — سو طرح کا بخشتا ہے عز و جاہ

نتیجہ: ایسے شخص تحسین و آفرین کے قابل ہیں اور مقبول اور مطاع بارگاہ الٰہی ہیں کیونکہ وہ عشق الٰہی کے رنگ سے رنگین ہو گئے ہیں۔

۶۰۔ فریدا سوئی سَر وَ دَر ڈھونڈھ لوہ جِتھے لبھّی وَتّھ
چھپَّڑ ڈھونڈھے کیا ہوئے چِکّڑ ڈُبے ہَتّھ

سوئی۔ وہی، سَر ودر۔ تالاب، ڈھونڈھ لوہ۔ تلاش کرو، وتھ۔ موتی' کام کی شے، ہتھ۔ ہاتھ

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ مرشد پکڑو جس سے کچھ فیض ملے۔ چھپڑ میں ہاتھ مارنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ ہاتھ پلید ہوتے ہیں۔

پیر کامل اور معبود حقیقی اور باطل کے بارے میں:

شرح: وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ۔ (۴-۳۶) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ۔

کر عبادت ہر گھڑی اللہ کی، — شرک اس کے ساتھ کر نہ تو کبھی
پیر بن ہرگز نہ کر تو یہ سفر، — ہے یہ راہ پُر آفت و خوف و خطر
بار ہا دیکھی ہے تو نے گرچہ راہ — پر نہ بے رہبر تو ہو از بس تباہ
ہاتھ میں ہو کاملوں کے خاک زر — جو زر ناقص ہے مٹی سے بتّر
جو کہ ہیں مقبول رب دو جہاں — کام اُن کا کام حق ہے بیگماں
دست ناقص پنجۂ شیطان ہے — کیونکہ وہ مکار عبدِنان ہے
جہل دانش، دانش اس کی جہل ہے — علم نا اہلوں کا بھی نا اہل ہے

Marfat.com

نتیجہ: جناب بابا صاحب قدس سرہ نے حبس کبیر پنج سالہ سے نکلوائے جانے اور خلافت کلی مجددی اور خطاب زہد الانبیاء عطا ہونے کے وقت بابا غریب نواز ہند الولی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور بابا قطب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں حاضر ہوتے ہی یہ شلوک فرمایا ہے کہ ایسا مرشد تلاش کرو کہ جس کی پیروی کے توسل سے معرفت تامہ اور وصل حق حاصل ہو۔ کیونکہ ایسا مرشد بقاباللہ ہے۔ جو کہ درجہ بقائی تک پہنچا سکتا ہے۔ اگر کوئی معبود باطل کی پرستش اور عبادت کریگا۔ اور نامکمل مرد کی پیروی بجا لائے گا تو جیسے چھپڑ میں ہاتھ ڈالنے سے کیچڑ میں آلودہ اور خراب ہو جاتے ہیں، اسی طرح معبود باطل کی عبادت اور نامکمل مرشد کی پیروی سے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان اُٹھائے گا۔ اور ہر دو جہاں میں خسارہ پائے گا لہٰذا کوئی ایسا تالاب ڈھونڈ جس میں سے کوئی موتی مل سکے۔

۶۱۔ فریدا نڈھی کنت نہ راویو وڈی تھی موئی آس
دھن کوکیندی گور میں تے شہ نہ ملی آس

نڈھی۔ خورد (چھوٹی عمر کی لڑکی)، کنت۔ خدا، راویو۔ یاد کیا، تھی۔ ہوئی، دھن۔ عورت، کوکیندی۔ پکارتی، گور۔ قبر، آس۔ امید

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس عورت نے چھوٹی عمر میں خدا کی یاد نہیں کی بڑی ہو کر اُس کی خواہش جاتی رہی اور اسی میں مر گئی اس کو قبر یہ پکارتی ہے کہ تو خدا سے تو عالم حیات میں نہ ملی۔ اب مجھ سے مل۔

خدا سے غافل ہونے اور قبر کے پکارنے کے بارے میں:

شرح: اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا (۶-۷۰) فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ○ (۷-۵۱) نمبر۱: جنہوں نے اپنا دین ہنسی کھیل بنا لیا اور انہیں دنیا کی زندگانی نے فریب دیا۔ نمبر۲: پس آج ہم انہیں چھوڑ دیں گے جیسا انہوں نے اس دن کے ملنے کا خیال

Marfat.com

چھوڑا تھا اور جیسا ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے۔

جب خیال بد ہو تیرا رہنما — ہو خیالوں سے تیرے تجھ پر بلا
بھوک میں ہوتا ہے تو مثل گلاب — تندو بد پیوند بدرگ بے حساب
سیر ہوتا ہے تو پھر مردار ہے — بے خبر چوں صورتِ دیوار ہے
پس کبھی مردار گاہے سگ ہے تو — کیوں رہ شیروں میں خوش تگ ہے تو
نفس تیرا سگ ہے گیرندہ شکار — استخواں کم دے اُسے اے ہشیار
سگ اگر بھوکا نہ ہو سرکش رہے — صید کو تیرے لئے کم تر کرے

نتیجہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب عمر کی چھوٹی اور جوان اور جمیلہ اور اعضاء میں قوت تھی۔ اس وقت اپنے مالک خدا کی عبادت نہ کی اور اس کے وصل کی طالب نہ ہوئی۔ لیکن جب بڑی ہوگئی تو آتش شوق وصل بباعث ضعیفی کم ہوگئی اور حرص دنیا کی کم ہوگئی کیونکہ حواسِ خمسہ ظاہری باطنی کمزور ہو گئے۔ اور صورت بدل کر اور ہی ہوگئی۔ اور وہ رونق اور بشاشت جو چہرہ پر برس رہی تھی۔ اور ہر ایک شخص کو مقتول کرتی تھی کم ہوگئی تب قبر روح کو یہ پکارتی ہے کہ جب تجھے اس جہاں میں بذریعہ مرشد وصل خدا کا شوق نہ ہوا۔ اور پھر مجھ میں قیامت تک پڑا رہنے سے ہرگز وصل نہیں ہوگا۔ اگر تجھ کو وصل حاصل کرنا ہے تو مجھ میں آنے سے پیشتر حاصل کر لے۔ ورنہ میرے سے ہی واصل رہے گا۔

۶۲۔ فریدا سر پَلیا داڑھی پَلی مُچھّاں بھی پَلیاں
رے من گیہلے باولے مانیہہ کیا رَلیاں

پلیا۔ سفید ہو گیا (پرورش پانا)، مچھاں۔ مُونچھیں، پلیاں۔ زرد ہو گئیں (پرورش پانا)، من۔ دل، گیہلے۔ غافل، مانیہہ۔ رنگ رلیاں منانا' خوشیاں منانا۔

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سر کے بال اور داڑھی اور مونچھیں سفید ہو گئیں ہیں۔ اے دلِ غافل اب تو کیا خوشیاں کر رہا ہے۔

Marfat.com

پیری کے بارے میں:

خلق مثل دیو شہوت سلسلہ
کھینچتی ہے اس کو سُوئے نیک و بد
ہے یہ دنیا جاہل و جاہل پرست
رحمتِ حق ہے برائے گریہ ہا
تانہ ہوئے ابر کب ہوخوش چمن
چاہتا ہے تو اگر مشکل کا حل
روکہ ہے موقوف زاری جملہ کار

کھینچتی اس کو بُدکان وغلہ
قول الحق "فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ
ہے وہ عاقل تر جو ڈھولے اس سے دست
روکہ تا ہو بحر رحمت جوش وا
تانہ روئے طفل کب پہنچے لبن
گل سے ہوتا خار محرومی بدل
بے تضرع ہو نہیں تو کامگار

نتیجہ: بابا صاحب قدس سرہ' فرماتے ہیں کہ اب میری پیری اور رحلت کا وقت قریب آ گیا ہے۔ کیونکہ داڑھی اور مونچھوں کے بال سفید ہو گئے ہیں۔ اے غافل روح تو پھر کیا خوشیاں کرتی پھرتی ہے۔ کیا تجھے موت یاد نہیں۔ اور زادِ راہ کا فکر نہیں ہے۔

لہ دودھ

٦٣۔ فریدا کوٹھے دُھکن کیترا پر نیندڑی نوّاڑ
جو دینہہ لدّھے گانوے گئے وِلاڑ وِلاڑ

دھکن ۔ دوڑنا، پر نیندڑی۔ پیاری نیند، نواڑ' نوار، دینہہ لدھے۔ دن ملے، گانوے ۔گنتی کئے ہوئے، وِلاڑ۔ گذر، (وِلاڑ: دوڑتے، چھلانگیں لگاتے)

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کوٹھوں پر دوڑنا کب تک اور نوار کے پلنگ پر غافل ہو کر کب تک سوئے گا۔ یہ جس قدر زندگی کے دن ہیں تجھے شمار ہو کر ملے ہیں۔ اور پکار پکار کر جاتے ہیں۔

دنیا کی ناپائیداری کے گزرنے میں:

شرح: فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَ وَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ (٢-٧٩) تو خرابی ہے اُن کے واسطے جو کچھ اُنہوں نے کمایا اور خرابی ہے اُنکے واسطے جو کچھ وہ کما رہے ہیں

Marfat.com

نفس کی خواہش میں جب تو غرق ہے　　تجھ میں اور سگ میں بھلا کیا فرق ہے
نفس یہ سگ ہے اسے زندہ نہ چھوڑ　　دشمن جاں ہے تو اس سے منہ کو موڑ
خاک کو کھاتے رہے ہم عمر بھر　　خاک کھائے گی جبھی جائیں گے مر

نتیجہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کب تک کوٹھوں پر دوڑو گے اور اب تک لہو ولعب اور بے فکری میں رہو گے اور راحت کے بستر پر آرام سے سوؤ گے کیونکہ حیات کے سانس جو گنتی کے ملے تھے۔ وہ کھیل کود اور کوٹھوں پر دوڑنے اور سونے میں گزر گئے۔

۶۴- فریدا کوٹھے مَنڈَپ ماڑیاں ایت نہ لائے چِت
مٹی پئی اَتولوِی کوئی نہ ہوسی مِت

ایت۔ اِنسے، چِت۔ دل، اتولوی۔ نہ تولی ہوئی (بہت زیادہ) ہوسی۔ ہوگا، مت۔ دوست۔ یار (مِتر)

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محلوں اور ماڑیوں اور اسباب دنیا میں دل نہ لگاؤ یہ تو بے وزن خاک پڑی ہے۔ اور عاقبت کا کوئی دوست نہیں ہے۔

مالِ دنیا کی طرف متوجہ ہونے اور آخر فنا کے بارے میں:

شرح: كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۔ (۲۸-۸۸)
اُس کی ذات کے سوا ہر ایک چیز فانی ہے اور اسی کا حکم ہے اور اُسی کی طرف پھر جاؤ گے۔

ہے جہاں محدود بے حد ہے خدا　　کُل شیء غیر وجہ اللّٰہ فنا
ہستی حق میں تو وطن اپنا بنا　　دفن کر اُس میں انانیت کو جا
رنج ہے اک گنج دولت بیگماں　　پر سمجھتے ہیں اسے کب کودکاں[۱]
کھیل کا اطفال جب سنتے ہیں نام　　دوڑتے ہیں چوں خران بے لگام
اے خزانِ کور ہے اس سمت غار　　منتظر دشمن ہے کرنے کو شکار

[۱] ناسمجھ بچے

Marfat.com

عیب ہے پیری ہوئی تجھ پر عیاں — ہو گئی عمر جوانی رایئگاں
عالم گل سے برآ ' دل صاف کر — کچھ نہیں حاصل ہے دنیا کا ثمر
دل عجائب خانہ آباد ہے — دل اگر ہشیار ہے تو شاد ہے
سیر دل کر دل ہے طرفہ لالہ زار — دیکھ کیا کیا اس میں ہے رنگیں بہار
عشق اس زندہ کا کر تو اختیار — جو نہ ہو ہرگز کبھی خاکی مزار
عشق تیرا ہے جو اُس موجود پر — وصف حق ہے اس میں جیسے مس پہ زر

نتیجہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کوٹھوں اور حویلیوں اور اٹاریوں اور دنیا کی نعمتوں میں دل نہیں لگانا چاہیے۔ کیونکہ مرنے کے بعد یہ سب مسمار ہو کر سطح زمین کے برابر ہو جائیں گے۔ اور ڈھیر کے ڈھیر دکھائی دیں گے۔ اُس وقت تیرا کوئی دوست نہ ہو گا جو تجھ کو عذاب سے چھڑائے۔

۶۵- فریدا مَنڈَپ مال نہ لاِ ئیے مَرگستانی چِت دَھر
سائی جائے سَمھال جتھّے ہی توں وَنجنا

منڈپ۔ محلوں پر، مال۔ دولت، مرگستانی۔ قبرستان، چت۔ دل، سائی۔ وہی، جائے۔ جگہ، سمھال۔ ساز و سامان کر، جتھے۔ جہاں، ونجنا۔ جانا،

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محلوں پر دولت مت لگا۔ قبرستان کو یاد کر۔ اور اسی جگہ کا انتظام کر جہاں کہ تو نے جانا ہے۔

قبر کے فکر اور اس کے ساز و سامان کے انتظام میں:

شرح: اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ (۱۱-۴) تمہیں اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ففروا الی اللّٰہ۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو۔

کیسی ہے یہ جہاں غفلت کی جا — ہستی و پندار میں سب مبتلا
عزت اس دنیا کی ہے کفر و حرام — دیں اگر چاہے تو کر ذلت مقام

Marfat.com

ہے تکبر خواستگارِ جاہ و مال — کور کوری سے ہے حاصل کمال
پیشوا اس راہ کا ابلیس تھا! — جس نے پہلے جاہ و منصب کو لیا
عجز آدم نے کہا حق کو پکار — خاک ہوں میں خاک اے پروردگار
یہ تعلق سب حجاب راہ ہے — جہد کر جو طالبِ درگاہ ہے
دل کو اپنے دردِ دلبر میں جلا — تب بقا سے اس کے تو پالے بقا

نتیجہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان حویلیوں اور مال و دولت سے دل نہیں لگانا چاہیے۔ مرگستان یعنی قبرستان کی طرف دل کو لگانا چاہیے۔ اور اسی جگہ کا ساز و سامان تیار کرنا چاہیے۔ جہاں کہ آخر جانا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے رہنا ہے۔ یعنی دنیا کو چھوڑ آخرت کی فکر کر اور نیک عمل کما لے۔

۶۶۔ فریدا جنہیں کمیں ناہیں گن تے کمڑے وِسار
مَت شرمندہ تھیو ہی سائیں دے دَربار

کمیں۔ فعل، گن۔ نفع، خوبی۔ کمڑے (ذلیل کام) وسار۔ بھلا دے (چھوڑ دے) تھیو۔ ہو، سائیں۔ مالک۔ خدا

ترجمہ: بابا صاحب فرماتے ہیں کہ جس کام میں تجھے کچھ حاصل نہ ہو۔ وہ چھوڑ دو تاکہ تو قیامت کبریٰ میں خدا کی درگاہ میں شرمندہ نہ ہو۔

بداعمال کے ترک کرنے میں:

شرح: وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيلاً (۷۳-۸) اپنے پروردگار کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو (اس کی طرف کلی علائق سے منقطع ہو جاؤ)

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِىْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلاَ تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ ۔ (۷-۲۰۵) اور اپنے پروردگار کو اپنے دل میں رو کر اور ڈر کر اور خاموش ہو کر صبح و شام یاد کر اور غافلوں سے مت ہو۔

جن عزیزوں نے کیا ترک وجود — ان کے آگے مہر و ماہ اندر سجود

Marfat.com

جس کے تن میں مر گیا ہے نفس کبر — اُس کے ہیں فرمانبراں خورشید و ابر
جو تجھے مطلوب ہے قرب خدا — ہستی موہومہ دے اپنی جلا
تیری ہستی حق کی ہستی میں فنا — ایسے ہو جیسے مَس اندر کیمیا

نتیجہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بُرے عمل ہرگز نہ کر اور دنیا کی حرص میں اپنی زندگی کے گوہر ہائے بے بہا ضائع مت کر، مبادا سائیں کے دربار میں شرمندہ ہونا پڑے اور دخل نہ ملے۔ آخرت سے محروم رہ جائے۔ اور اس کے عوض گوناگوں مصائب اٹھانے پڑیں۔ اس واسطے ظاہراً و باطناً اعمال حسنہ حاصل کر اور اعمال بد سے تارک ہو۔

۶۷- فریدا صاحب دی کر چاکری دل دی لاہ بھراند

درویشاں نوں لوڑیئے رُکھاں دی جیراند

چاکری۔ نوکری، لاہ۔ اتار، بھراند۔ بھرم ، رکھاں۔ درختاں، جیراند۔ عمل (حوصلہ)

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خدا کا حکم مان۔ اور دل سے غیریت دور کر۔ فقیروں کو درختوں کی طرح دکھ اور درد برداشت کرنے کا حوصلہ چاہیے۔

معرفت اور توحید کے حاصل کرنے اور غیریت کے دور کرنے میں:

شرح: وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ (۱۰-۱۰۶) پس اللہ کے سوا تو اس کی بندگی نہ کر۔ جو نہ تجھ کو نفع دے اور نہ تیرا نقصان کرے

حق کے آگے چھوڑ تو ماؤ منی — اُس کے آگے کیا بھلا ہستی تری
ہو فنا تو ذات میں اس کی اگر — ہو عطا پھر تجھ کو ملک و مال و زر
ہو کہاں باریک ہستی جمل — جز بمقراض ریاضیات و عمل
ہے خودی میں جب تلک تجھ کو قرار — یہ دوئی تیری کریگی تجھ کو خوار

نتیجہ: جناب صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خدا کی عبادت کر اور ایک طرف

Marfat.com

ہو کر اس میں مشغول ہو اور حرص دنیا دل سے دور کر کے اور کسی سے سروکار مت رکھ اور کسی کو اپنا مت جان۔ اور اس جہان کو فانی سمجھ کر اور گوشہ گزیں ہو کر اپنے آپ کو ایسا خیال کر کہ میں ایک لق ودق بیابان میں بیٹھا ہوں۔ کیونکہ درویشوں کو درختوں کی مانند دکھ اور درد دنیا ہی سہنا چاہیے۔

۶۸۔ فریدا کالے مَینڈے کپڑے کالا مَینڈا ویس
گُنہی بھریا مَیں پھراں، لوک کہن درویش

کالے۔ سیاہ، مینڈے۔ میرے، ویس۔ بھیس، گنہی بھریا۔ گناہوں سے بھرا، لوک۔ لوگ

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیاہ میرے کپڑے اور سیاہ میرا لباس ہے۔ میں تو گنہگار ہوں۔ لوگ مجھے درویش کہتے ہیں۔

کسرِ نفسی سالک کے بارے میں:

شرح: اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِّنَ النِّسْیَانِ وَالْخَطَآءِ۔ (حدیث شریف) انسان بھول اور خطا سے مرکب ہے۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝ (۳۳-۷۲)

تحقیق ہم نے امانت آسمانوں، زمین اور پہاڑوں کے پیش فرمائی پس انہوں نے اس کو اٹھانے سے انکار کر دیا اور وہ اس سے ڈر گئے اور اُس کو انسان نے اٹھا لیا بے شک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان۔

آخرت ہے اُس شخص کے واسطے — ذکر حق جس کے سینہ میں بسے
ہفت رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو — معرفت میں حق کے تیز آہنگ ہو
پھر تو ہو گا اور ہی کچھ تیرا رنگ — ہاتھ آئیں گے جواہر جائے سنگ
جب کہ ہو آئینہ دل پاک وصاف — ہو نمایاں نفس بیروں ز آب وخاک

Marfat.com

نقش کو دیکھے گا بھی نقاش کو ۔۔۔ فرش دولت اور بھی فراش کو
ہے تبر تو سنگ خارا سے اگر ۔۔۔ صحبت اہل دلوں سے ہو گہر

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہٗ نے اس شلوک میں عاجزی اور کسر نفسی ظاہر کی ہے کہ کپڑے تو میرے کالے ہیں اور کالا بھیس بنایا ہوا ہے۔ اور لوگ مجھے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک باصفا درویش ہے۔ یہ نہیں جانتے کہ میں اپنے گناہوں سے پُر ہو کر سیاہ ہو رہا ہوں اور خلقت سے تنہائی پسند ہوں۔ ایسے کپڑے میں نے اس واسطے پہنے ہیں تا کہ مجھے ہر شخص گنہگار خیال کر کے میرے سے دور رہے اور کسی کو میرے گناہوں کا اثر نہ پہنچے۔

۶۹۔ تتّی توئے نہ پلوے جے جل ٹُبّی دے،
فریدا جو ڈوہاگن رب دی جھوریندی جھُورے

تتی۔ جلی ہوئی (گرم ہوا سے)۔ پلوے۔ بڑھے۔ جل۔ پانی، ٹُبی دے۔ پانی میں غوطہ دینا۔ ڈوہاگن، چھٹرّ (مراد انسان) جھوریندی۔ غم کھانے والی، اپنے خاوند کے سوا کسی سے محبت کرنیوالی

ترجمہ: پانی کی ماری ہوئی فصل ہری نہیں ہوتی۔ خواہ کتنا ہی پانی دیا جائے۔ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو دنیا میں خدا کو یاد نہیں کرتا وہ بعد مرگ حسرت میں رہیں گے۔

موت کے بعد طالبان دنیا کے حسرت میں رہنے کے بارے میں:

شرح: یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ (۳۶-۳۰) اور کہا گیا کہ ہائے افسوس ان بندوں پر جب ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس سے تمسخر کرتے ہیں۔

اے سگ دنیا نہ ہو مغرور مال ۔۔۔ پیر ہو جب سگ تو گر جاتے ہیں بال
زندگی سے جب تلک خالی نہ ہو ۔۔۔ کب کرے حاصل تو وصل یار کو

Marfat.com

صورت فانی تیری اصل الاصول — تو نہیں معنی سمجھتا اے فضول
ہے اگر بینا حقیقت کر قبول — چھوڑ مرکب صرف پالاں پر نہ پھول
زنگ دل سے ہے بھرا تیرا قیاس — کب تو سمجھے اُس کو پھر اے حق شناس
اب جس نے عبادت خدا کی نہ کی — حسرت ہے حسرت دو جہاں میں رہی

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر چھوٹی کھیتی بہت پانی دینے سے ڈوپ کر جل جائے تو وہ پھر نہیں پلتی ہے۔ اور پھل بھی نہیں دیتی ہے۔ جیسا کہ ڈوہاگن یا بیوہ عورت بباعث نہ ہونے خاوند کے ہر وقت خواہش کی آگ میں ہو کر بھٹکتی رہتی ہے اور آرام نہیں پاتی ہے۔ اسی طرح روح عورت بے خاوند بے عملی کے باعث معرفت و وصل الٰہی نہیں پاتی ہے۔ اور ہر وقت نعمتہائے دنیا کی لذتوں کی خواہش میں جلتی رہتی ہے۔ کیونکہ اُس نے اپنے خاوند خدا سے منہ موڑ کر غیروں سے پریت لگائی ہے۔ اور یہ پریت ایسی ہے جیسے کہ پانی سے جلی ہوئی کھیتی نہ کا پلنا۔ اور نہ پھل لگنا۔

۷۰۔ جاں کُواری تاں چاوٗ وِواہی تاں معاملے
فریدا ایہو پچھوتاوٗ وَت کُواری نہ تھیئے

چاوٗ۔ شوق، وِواہی۔ بیاہ، پچھوتاوٗ۔ حسرت، پچھتاوا۔

ترجمہ: جب کنواری تھی تو بیاہ کا شوق تھا۔ بیاہ ہوا تو معاملہ پڑا۔ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پھر یہ حسرت دل میں ہوئی کہ مبادا پھر کنواری ہو جائے۔

وصل خدا سے محرومی کی حسرت میں:۔

شرح: رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (۳-۸) اے ہمارے پروردگار ہمارے دلوں کو کج مت کرنا اُس سے پیچھے کہ تو نے ہم کو ہدایت دی۔ اور ہمارے واسطے اپنے پاس سے رحمت عطاء کر بے شک تو بڑا دینے والا ہے۔

چھوڑ دے ماوٗ منی تو اے عزیز — اصل کی تا تجھ کو ہو حاصل تمیز

Marfat.com

خلق کا عزو شرف ہے عاریت　　　امر کا عزو شرف ہے ماہیت
روح عیسیٰ تجھ سے ہے نزدیک تر　　　لے مدد اس روح سے چاہے اگر
لیک پیکار تن پُر اُستخوان　　　دل پہ عیسےٰ کے نہ رکھ تو ہر زمان
یہ بدن تیرا ہے خیمہ روح کا　　　یا سمجھ اس کو سفینہ روح کا

نتیجہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب نو مرید کنواری عورت نے کسی مرشد سے وسعت بیعت نہ کی تھی۔ اور روح اور خدا کی یکتائی اور فنا کی تلقین کا عقد نکاح نہیں باندھا تھا تو اس کو اپنے خاوند خدا کے ساتھ واصل اور یکتا ہونے کا نہایت ہی شوق لیکن جب دست بیعت اختیار کی اور روح اور خدا کی یکتائی کے بیاہ کی تعلیم حاصل کی؛ تو حسب ارشاد مرشد کے جہد و ریاضت کرنی پڑی اور قبض و بسط اور امتحانات اور ہجر کی ہزار ہا تکالیف خدا کے وصل کے مکلاوہ تک برداشت کرنی پڑیں۔ اور جب قرب اور وصل کا مکلاوہ ہوا تو پھر نفس شیطان کے غلبہ سے خائف ہو کر یہ افسوس ہوا کہ کبھی ایسا نہ ہو کر پھر کنواری ہو جائے اور بار بار حیات اور ممات کے دُکھ اُٹھانے پڑیں۔ اور ویسی ہی تکالیف خدا کے شوق اور ہجر اور وصل میں سہنی پڑیں۔ کیونکہ شیطان مرتے دم تک آدمی کا پیچھا نہیں چھوڑتا ہے۔

۷۱۔　کَلّر کیری چھپّڑی آ وَ لتھے ہَنجھ
چُنجو بُوڑ نہ پیو ہِین اُڈّن سَنڈِی وَنجھ

کلر۔ آب شور، لتھے۔ اترے، ہنجھ۔ ہنس، چنجو بوڑ نہ پیو ہین۔ چونچ ڈال کر نہ پئیں، اُڈن سنڈی ونجھ۔ اُڑنے کا ہر وقت خیال رہتا ہے یعنی مرنے کا

ترجمہ: آب شور کی چھپڑی پر ہنس جانور آ کر بیٹھ گئے۔ یعنی وہ چونچ ڈبوتے ہیں پیتے نہیں۔ اُڑنے کو تیار ہیں۔

عاشقان الٰہی کے بارے میں:

شرح: وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ

Marfat.com

تَعْمَلُوْنَ ۝ (۳۱-۱۵) پیروی کر راستہ اس شخص کی جو رجوع لایا ہے طرف میری پھر میری ہی طرف تمہیں پھر آنا ہے تو میں بتا دوں گا جو تم کرتے تھے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَاسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى (۸۷، ۱۴، ۱۵) پس رہائی پائی اُس شخص نے جس نے صفائی کی اور اپنے پروردگار کا نام یاد کیا اور نماز پڑھی ہے۔

مسجد اعلیٰ ہے قلب اولیاء سجدہ گاہ جملہ جس میں ہے خدا
تیغ اصلی ہے سلاحِ اولیا دیکھنا اُن کا تجھے ہے کیمیا
عشق کوشش پنج سے کیا کام ہے اس کو جذب یار سے آرام ہے
ہے یہی مضبوط قولِ راستاں ہیں رسول پاک دانائے جہاں
ان کو یہ تن چھوڑ دنیا سہل ہے کیونکہ وہ زنداں سمجھتے ہیں اسے

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ طالبانِ خدا رنج والم کے آب شور کی بھری ہوئی چھپڑی یعنی عالم ناسوت میں وصل خدا کی تمنا سے ہنس جانور کی طرح مخلوق ہو کر آئے ہیں۔ اس واسطے کہ جہاں تک ہو سکے کسی نہ کسی طرح وصلِ خدا اور محبت الٰہی حاصل ہو اس وجہ سے وہ دنیا کو تکلیف دہ اور دارالمحن سمجھ کر ترک کر دیتے ہیں کیونکہ ہمیشہ اُن کو عبادت الٰہی میں اپنے سانس صرف کرنے کا پاس اور خیال ہے اور مرنے کا فکر درپیش ہے۔ اس باعث سے وہ دنیا کی ظاہراً شہد جیسی شیریں نعمتوں کو مطلق مَس نہیں کرتے ہیں۔ بدیں خیال کہ مبادا ان میں مگس کی طرح پھنس جائیں اور پھر نکل نہ پائیں اور وصل خدا سے نامراد رہ جائیں۔

۷۲- ہنس اُڈر کُو دھرے پیا لوک وڈارن جائے
گہلا لوک نہ جاندا ہنس نہ کُو دھرا کھائے

ہنس۔ سفید پرندہ (مراد) اولیاء، کُو دھرے۔ اناج (ناقص)، لوک۔ لوگ، ڈارن جائے۔ اڑانے جائیں، گہلا۔ بھولا، غافل۔ ہنس۔ اولیاء اللہ مراد ہیں،

ترجمہ: ہنس اُڑ کر غلہ کو دھرا میں پڑا۔ اور لوگ اس کو اڑاتے ہیں۔ بیوقوف لوگ

Marfat.com

یہ نہیں جانتے کہ ہنس کو دھرا نہیں کھاتا۔

عارفان باللہ کے بارے میں:

شرح: اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ (۱۰-۶۲ تا ۶۴) خبردار تحقیق دوست خدا کے نہ اُن پر خوف ہے اور نہ غمگین ہوں گے وہ کہ ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔ اُن کے واسطے زندگی دنیا اور آخرت میں خوشخبری ہے۔

نیک تجھ کو صحبت نیکاں کرے ۔ نار خنداں باغ کو خنداں کرے
باغ دنیا جان ہے زنداں تیرا ۔ جاہ و مکنت ہے بلائے جاں تیرا
دوستی پاکوں کی حاصل کر بجاں ۔ دل نہ دے ہرگز بجز اہل دلاں
نور حق ہے اصلِ قوت انسان کی ۔ قوتِ حیوانی نہیں اُس کو ملی
نور نور چشم حس ہے نورِ دل ۔ نورِ دل سے نور دیدہ مشتعل
نور نور دل ہے نور کبریا ۔ نور حس و عقل سے جو ہے خدا

نتیجہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب سالکانِ راہ خدا اتفاقاً لوگوں کے گھروں میں کسی چیز کی خواہش میں ہو کر جاتے ہیں تو وہ انہیں تشنیع وطعن سے یہ کہتے ہیں، کہ مردانِ خدا دنیا کی نعمتوں کا ذرہ بھر بھی خیال نہیں رکھتے ہیں۔ تم ہمارے ہاں کیوں آئے ہو۔ وہ سادہ لوح اور غافل دنیا کے لوگ نہیں جانتے کہ عارفانِ باللہ تو دنیا کی نعمتوں کی بو بھی نہیں لیتے ہیں۔ کیونکہ وہ عشق الٰہی کی شراباً طہوراً سے ہمیشہ مست رہتے ہیں۔

۷۳۔ چل چل گیّاں پنکھیاں جنہیں وسائے تل
فریدا سر بھریا بھی چل سی تھکے کول اکل

پنکھیاں۔ جانوراں (پنچھی مراد درویش)، وسائے۔ آباد کئے، تل۔ تالابِ دنیا
کول۔ کنول۔ اکل اکیلا (اللہ تعالیٰ)

Marfat.com

ترجمہ: سب فانی ہو گئے جنہوں نے علاقے آباد کئے۔ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جہاں کا بھرا ہوا تالاب بھی فنا ہو جائے گا۔ لیکن فقیر نہیں مریں گے۔

بجز ذاتِ خدا کل اشیاء کے فنا کے بارے میں:

شرح: وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِى الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ (۵۰-۳۶) اور ان سے پہلے ہم نے کتنی قومیں ہلاک فرما دیں کہ گرفت میں ان سے سخت تھیں تو شہروں میں کاوشیں کیں ہے کہیں بھاگنے کی جگہ۔ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا (۱۹-۹۸) اور ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کیں کیا تم ان میں سے کسی کو دیکھتے ہو یا انکی بھنک (معمولی آواز) سنتے ہو۔

مرگ و رجعت تجھ سے ہے مردم بہم — مصطفےٰ کہتے ہیں دنیا ایک دم
ہے تجدد اس جہاں کو دم بدم — بے خبر اندر بقا اِس نو سے ہم
ہے وہ عاقل جس نے پکڑا قعر چاہ — گوشۂ تاریک ہے دل کی پناہ
ظلمتِ چاہ خوش زظلمت ہائے خلق — سر وہ مارے جو کہ پکڑے پائے خلق
معنی الترک راحت گوش کر — بعد ازاں جام بقا کو نوش کر
چھوڑ اِس مردار کو بہر سگاں — شیشۂ پندار کو توڑ اے فلاں

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسے ایسے اشخاص جنہوں نے ہزارہا علاقے آباد کئے تھے اس جہان فانی سے راہی ملک بقا ہوئے اور یہ کل جہاں کا تالاب جو کہ طرح طرح کی نعمتوں اور لذتوں اور خواہشوں اور مختلف اقسام کی مخلوقات کے ذی روح ذوالعقول اور ذی روح غیر ذوالعقول جانوروں سے لبالب بھرا ہوا ہے، فنا ہو جائے گا ''لیکن فقیر نہیں مریں گے''۔ صرف واحد خدا باقی رہ جائے گا۔

تشریح: نتیجہ: موت کیا ہے؟ خدا سے غفلت، حیات کیا ہے؟ ذات حق میں فنا۔ جس شخص نے اس جہاں میں کسی مرفوع الاجازت راہبر کامل سے دست بیعت نہ کی اور یک طرف ہو کر یادِ خدا میں دل نہ لگایا۔ وہ ہر دو جہان میں اندھا ہی رہے گا۔ دیدار خدا

Marfat.com

ہر گز نہیں پائے گا۔ اور وصل سے محروم رہ جائے گا۔ اور ایسی زندگی حاصل کرے گا جس میں نہ تو ہمیشہ جینا اور نہ ہمیشہ مرنا ہوگا' پل پل طرح طرح کے عذاب کا اٹھانا ہوا اور پھر وصل الٰہی کا موقع نہ پانا ہوگا۔ جس شخص نے بوسیلہ مرفوع الاجازت شیخ کامل جہد وریاضت کر کے ہر سہ مدارج کی فنا تامہ حاصل کر لی ہے۔ اور درجہ بقا میں پہنچ گیا ہے۔ وہ حیات طیبہ سے سرفراز و مشرف ہوگا۔ اور دائم قائم صفت لایزالی سے موصوف ہوگا۔ جو کہ سورہ نحل میں آیت قرآن سے ثابت ہے۔

۷۴۔ فریدا اِٹ سرہانے بھوئیں سَون کیڑا لڑیو ماس
کیتڑیاں جُگ واپڑے اِکت پیّاں پاس

اِٹ۔ اینٹ، بھوئیں۔ زمین، کیتڑیاں۔ کتنے (کئی)، جُگ۔ زمانے، اِکت پیاں پاس۔ ایک ہی طرف پڑے ہوئے

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قبر میں اینٹ کا سرہانہ ہوگا۔ اور سانپ اور کیڑے لڑیں گے۔ اور ایک ہی کروٹ پر پڑے ہوئے ہزاروں برس گزر جائیں گے۔

شرح: قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَ فِيهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ (۷-۲۵) فرمایا اُس میں زندہ ہو گے اور اُس میں مرو گے اور اُس سے نکالے جاؤ گے۔ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۔ (۸۰-۲۱'۲۲) پھر اُسے موت دی پھر قبر میں رکھوایا پھر جب چاہا اسے باہر نکالا۔

سر مُوْتُوْا قَبْلَ مُوْتُوْا ہے یہی، بعد مرنے کے تجھے پہنچے یہی!
یاں نہیں کچھ سود مرنے کے سوا مکر تیرا کب چلے پیش خدا
ہے عنایت حق کی مشروط ممات ہے مجرب یہ دوا پیش ثقات
بلکہ مرنا بھی نہیں بے بدل حق موت کو بھی جان لے تو فضل حق
راہ یہ بے راہ ہے پُر صد خطر چاہیے دانا تجھے اک راہبر

Marfat.com

نتیجہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے زمین پر پڑے ہوئے کیڑا اڑنے کے وقت یہ شلوک فرمایا ہے کہ آج تو زمین پر پڑا ہے اور اینٹ کا سرہانہ ہے اور ایک کیڑا اڑ گیا ہے اس کی درد کو برداشت نہیں کرسکتا ہے۔ اور شکر خدا نہیں کرتا۔ اے دل غور کر اُس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب کہ تجھے قبر میں ایک ہی طرف پڑے ہوئے ہزار ہا برس گزر جائیں گے اور بیشمار کیڑے اور سانپ اور بچھو کاٹ کاٹ کر کھائیں گے۔

۷۵- فریدا بھنّی گھڑی سُوَنوِی ٹُٹّی ناگر لَج
عزرائیل فرشتہ کَے گھر ناٹھی اَج

بھنی۔ توڑی، سونوی۔ خوبصورت (سونے جیسی قیمتی)، ٹٹی۔ ٹوٹ گئی، ناگر، نازک، خوبصورت۔ لج، رسی (مراد سانس) کے۔ کس، ناٹھی۔ مہمان، اج۔ آج

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ منقش گھڑی توڑ دی جائیگی۔ اور عمدہ رسی ٹوٹ جائے گی۔ عزرائیل فرشتہ آج کس کے گھر آتا ہے۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام کی آمد:

شرح: لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ (۷-۳۴) ہر ایک اُمت کے واسطے وقت مقررہ یا موت ہے پس جس وقت اُن کا وقت مقررہ یا موت آتی ہے وہ ایک گھڑی پیچھے نہیں رہتی ہے۔ اور نہ وہ آگے بڑھتی ہے۔ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ (۱۷-۸۱) فرماؤ آیا حق اور باطل نابود ہوا تحقیق باطل ہے نابود ہونے والا۔

تشریح شرح: حق سے مراد اثباتِ ذاتِ حق اور باطل سے ہستی موہومہ

یاں تجھے اک مردِ کامل چاہیے ۔۔۔ چشم بینا روشن دل چاہیے
یہ جہاں مکار ہے دار الفریب ۔۔۔ مرد کو لازم نہیں اس پر شکیب
واسطے طمع کے دیکھو مکر کر ۔۔۔ برلب دریا بنے مردہ مگر
یہ جہاں دکھلا کے اپنا رنگ و بو ۔۔۔ دام میں لاتا ہے کیسا موبمو

Marfat.com

مکر کو تو اپنے کر دے دل سے دور　　　ہو فنا حق کی عنایت کے حضور

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روز فرشتہ عزرائیل کو کسی کی جان قبض کرنے کے واسطے آتے ہوئے دیکھ کر یہ شلوک گوہر نشان زبان سے فرمایا کہ آج کوئی خوبصورت منقش گھڑی جسم کی پھوٹ جائے گی اور سانس کی عمدہ رسی بھی ٹوٹ جائے گی کیونکہ فرشتہ موت کسی گھر میں مہمان ہو کر جاتا ہے اور کسی شخص کی قبض جان کی ضیافت سے لذت اٹھاتا ہے۔

تشریح نتیجہ: موت کیا ہے؟ اسقاط الاضافات اور اثبات ذات عین اور فنائے عین غیریت۔

۷۶- فریدا بھنّی گھڑی سوَنوِی ٹُٹّی ناگر لَج،
جو سجّن بھوئے بھار تھئے سے کِیئو آنوہ اَج

بھنی۔ٹوٹی، سونوی۔قیمتی، خوبصورت، ناگر۔نازک' خوبصورت۔ لج۔ رسی (مراد سانس)، سجن بھوئے بھار۔ پیارے (انسان) زمین کا بوجھ، آنوہ آج۔ آئیں پھر آج

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خوبصورت منقش گھڑی توڑ دی گئی اور عمدہ رسی بھی ٹوٹ گئی۔ جو پیارے مردہ ہو کر زمین میں پڑ گئے ہیں۔ وہ کیوں آج واپس آئیں گے۔

قبض روح کے بارے میں:

شرح: قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ (۳۴-۴۹) تم فرماؤ حق آیا اور باطل نہ پہل کرے اور نہ پھر آئے۔

تشریح شرح: حق سے مراد اثبات ذاتِ حق اور باطل سے مراد ہستی موہومہ اَلاَ کُلِّ شَیْءٍ مَا خَلا اللّٰهُ بَاطِلٌ اِنَّ فَضْلَ اللّٰهِ غَیْمٌ هَاطِلٌ۔ خبردار خدا کے سوا سب کچھ باطل ہے۔ تحقیق اللہ کا فضل برسنے والا بادل ہے۔

لے نہ تو اس دل پہ داغ گنج و مال　　　سرمۂ مازاغ کو آنکھوں میں ڈال

Marfat.com

یہ جہاں اک چاہ ہے تاریک و تنگ   مثل یوسف چھوڑ اس کو بید رنگ
جب کہ تو اس چاہ سے ہو گا بدر   بانگ یا بشریٰ سے ہو گا بہرہ وَر
عارفانِ حق ہیں اہل کیمیا   بے حقیقت جن کے آگے کا نہا

نتیجہ: جب ملک الموت جان قبض کر چکا تو اس وقت جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے شلوک فرمایا کہ جسم کی ایک خوبصورت منقش گھڑی پھوٹ گئی اور آمد و رفت نفس کی عمدہ رسی بھی ٹوٹ گئی۔ جو دوست زمین پر مردہ بن کر پڑ گئے۔ وہ آج کیونکر واپس آئیں گے۔

تشریح نتیجہ: موت کیا ہے؟ اثباتِ ذاتِ حق و فنائے ہستی موہومہ موت ایک پل ہے۔ جو دوست کو دوست سے ملا دیتا ہے۔

۷۷- فریدا بے نمازا کُتیا اِیہ بَھلی نہ رِیت
کَدہی چل نہ آیوں پَنجے وقت مَسِیت

کُتیا۔ نفس مراد ہے، بھلی۔ اچھی، ریت۔ رسم، کدہی۔ کبھی، پنجے وقت۔ پانچوں وقت، مسیت۔ مسجد

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے بے نماز نفس کتے یہ رسم اچھی نہیں ہے کیونکہ تو کبھی چل کر پانچ وقت مسجد میں نہیں آتا۔

نماز کی بابت تنبیہ نفس کے بارے میں:

شرح: لَا صَلوٰۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ۔ دل کے حضور کے بغیر نماز نہیں ہے۔ اَلصَّلوٰۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ نماز مومنوں کی معراج ہے۔ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ۔ سجدہ کر اور قریب ہو

منہ میں ہو تسبیح دل میں ہو خیال   یہ عبادت کب ہو قرب ذوالجلال
سن حدیث پاک آن صدرِ صدھ   لَا صَلوٰۃَ ثُمَّ اِلَّا بِحُضُوْرِ

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے نفس کو یہ سلوک فرما کر متنبہ کرتے ہیں

Marfat.com

اور سمجھاتے ہیں کہ اے بے نماز کتے یہ رسم اچھی نہیں ہے کیونکہ تو پانچ وقتوں میں سے ایک وقت بھی صدق اور اخلاص قلب کے ساتھ مسجد میں سجدہ کے لئے نہیں آتا ہے اور یہی سجدہ قرب اور وصل الٰہی کا سب سے افضل وسیلہ ہے۔ کیونکہ انسان خلوص قلبی کے پانی سے وضو کر کے پاک اور صاف ہو کر، ظاہری اور باطنی خیالات نفسانی کے مرغ نفس اور معبودان باطلہ کے حیوانات کو تکبیر سے ذبح کر کے اپنے پروردگار کے حضور میں عجز و نیاز کرتا ہے اور صراط مستقیم کے عطائے صٰلہ سے مشرف اور ممتاز ہو کر قرب اور حضوری حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ کسی روز عالمِ اضافت سے گزر کر درجہ بقا باللہ تک پہنچ جاتا ہے۔ اس شلوک میں بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عبادت ظاہری اور باطنی کا جزو اعظم یعنی نماز حضور کی تاکید کا ذکر فرمایا ہے۔ اس واسطے کہ نفس کا یہ خاصہ ہے کہ نیک عمل کی طرف رجوع نہیں ہوتا ہے۔ بد عمل کی طرف خواہ مخواہ رجوع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا صلہ اور مرجع بدی آمیز ہے۔ اس واسطے بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو سرزنش کی اور کتے کے نام سے پکارا اور اس کے ساتھ تشبیہ دی۔

۷۸- اُٹھ فریدا وُضو ساز صُبح نماز گزار

جو سر سائیں نہ نِوے سو سر کپ اُتار

گزار۔ پڑھ، سائیں۔ رب، نہ نوے۔ سجدہ نہ کرے، کپ اُتار۔ کاٹ ڈال

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اُٹھ کر صبح کی نماز گزار۔ جو سر خدا کو سجدہ نہ کرے۔ اُسے کاٹ دینا چاہیے۔

تاکید نماز کے بارے میں:

شرح: اَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط (۲۹-۴۵)

قائم کرو نماز کو کیونکہ نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔

ہمچو گاوان خود سری ہرگز نہ کر — ہو خلاف نفس از پا تا سر

این و آں کو چھوڑ جا سُوئے اللہ — کیونکہ ہر مطلب کی ہے اس سمت راہ

Marfat.com

جائے فانی میں ہوا ایسا فنا　　جائے باقی کو کیا تو نے رہا
مرد وہ ہے جو کہ کرے عقبیٰ درست　　کار دنیا جیفہ و بیکار ست
از برائے کار نفس بے حیا　　کر رہا ہے تو نمازوں کو قضاء

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خواب غفلت اور کسالت سے بیدار ہو اور صدق دل سے وضو کر کے صبح کی نماز ادا کر کیونکہ جو سر اپنے مسجود حقیقی کے حضور میں سجدہ کے لئے نہیں جھکتا ہے وہ سر اُتارنے کے قابل ہے۔ اس شلوک میں بھی نماز حضوری کا ذکر فرمایا ہے جو کہ جوارحؒ عبادت کا ایک جزو اعظم ہے اور سب سے اعلیٰ اور افضل وسیلہ قرب الٰہی ہے۔ (ظاہری عبادات)

۷۹- جو سر سائیں نہ نوے سو سر کیجیے کائے
کُنّے ہیٹھ جلایئے بالن سندے تھائے

کیجیے۔ کائے۔ کیا کیجئے، کنے ہیٹھ۔ ہانڈی کے نیچے، بالن۔ ایندھن، تھائے۔ جگہ
ترجمہ: پھر بھی جو سر خدا کو سجدہ نہ کرے اس کو کیا کرنا چاہیے۔ ہانڈی کے نیچے ایندھن کی جگہ جلانا چاہیے۔

تاکید نماز کے بارے میں:

شرح: اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ط اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ (۲۱-۹۸) تحقیق تم اور وہ جس کی کہ عبادت کرتے ہو دوزخ کا ایندھن ہے۔ تم اُس پر گزرنے والے ہو۔

بہر دنیا چھوڑ دی جس نے نماز　　ہے یہی خود کاہلی و حرص و آز
جس نے چھوڑی بحر حق دنیا سرا　　ہے وہ کامل بالیقیں مردِ خدا
پردہ دیوار تن ہے محتجب　　باعثِ وصلت ہے "واسجد واقترب"
توڑ تو یہ خانۂ تن زود تر　　جیسے توڑا "شاہ" نے خیبر کا در

جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہر سہ شلوک میں نماز کے بارے میں اشد

Marfat.com

تاکید فرمائی ہے۔ اس واسطے سہ ۳ بار ذکر فرمایا ہے۔

نتیجہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو سر خدا کے آگے سجدہ میں نہیں جھکتا ہے، وہ اس لائق ہے کہ ہانڈی کے نیچے جلایا جائے۔ کیونکہ انسان کے جوارح کی عبادت الگ الگ ہے۔ ہاتھ کی عبادت خدمتِ فقراء۔ اور اولیاء اللہ کا عبادت کا حق بجا لانا پاؤں کی عبادت مسجد میں جانا۔ اور نماز پڑھنا۔ اور اولیاء کے مزارات کا دیدار کرنا۔ اور فیض پانا اور کعبہ شریف کا حج کرنا اور آنکھوں کی عبادت مخلوق میں قدرتِ خدا کا نظارہ کرنا اور خدا کو دیکھنا اور کانوں کی عبادت قرآن شریف اور ذکر الٰہی کا سننا۔ اور سر کی عبادت خدا کو سجدہ کرنا اور قرب حاصل کرنا یہ سب سے افضل ہے۔

۸۰۔ فریدا کتھے تیڈے ماپیاں جنھیں تو جنوہ

تیں پاسوں اوئے لد گئے توں اجے نہ تپنوہ

کتھے۔ کہاں، تیں: تیرے، ماپیاں۔ والدین، جنوہ۔ جنا، تیں پاسوں۔ تیرے پاس سے، **لد گئے**۔ چلے گئے، توں اجے نہ تپنوہ۔ تجھ کو ابھی تک یقین نہیں ہوا

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تیرے والدین کہاں ہیں جنہوں نے تجھ کو جنا تھا۔ تیرے پاس سے وہ چلے گئے یعنی مر گئے۔ تم کو ابھی تک خبر اور یقین نہیں۔

موت برحق کے بارے میں:

شرح: وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ (۱۵-۹۹) اپنے پروردگار کی عبادت کر یہاں تک کہ تجھ کو موت آ جائے۔ كُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ اِلٰى اَصْلِهٖ (حدیث شریف) ہر شے اپنے اصل کی طرف رجوع کرتی ہے۔ اَلْمَوْتُ بَرْحَقٌّ مرنا برحق ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ط (۲-۱۵۶) تحقیق ہم اللہ کے واسطے ہیں اور تحقیق ہم اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔

اس جہاں کا محنت و درد و الم　　　محنت دوری ہے اس دیری کے کم

Marfat.com

ترک دنیا سخت ہے گو سر بسر — پر جدائی حق کی اس سے تلخ تر
ہے یہ دنیا جائے قہر کردگار — قہر دیکھے جو کرے قہر اختیار
دیکھ مقہوروں کی مُود اُستخواں — قہر نے ڈالی ہیں کیسی رائیگاں

نتیجہ: باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس جہان میں کسی کو اپنا مت خیال کر اور سب کو فانی سمجھ۔ اس واسطے کہ تیرے والدین جنہوں نے تجھ کو جنا تھا اور دل و جان سے پالا تھا وہ تیرے پاس سے دیکھتے ہی اس جہان سے رخصت ہو گئے ہیں۔ کیا تجھے ابھی تک اچھی طرح سے یقین نہیں ہوا کہ یہ جہاں فانی ہے اور تجھے بھی ایک دن یہاں سے چلنا ہے۔

۸۱- فریدا مَیں مَیدان کر ٹوئے ٹِبّے لاہ
اَگّے مُول نہ آوسی دوجک سَندی بھاہ

ٹوئے۔ نیچی جگہ، ٹبے۔ اونچی جگہ۔ دوجک۔ دوزخ، بھا۔ آگ کی تپش۔

ترجمہ: اے فرید ہستی موہومہ کو میدان (ہموار اور صاف) کر۔ اور اُس میں سے غیریت کے نشیب و فراز مسمار کرتا کہ تجھے دوزخ کی آگ کی تپش نہ ہو۔

ذات عین میں ہستی موہومہ کے فنا کے القا کے بارے میں:

شرح: دَعْ نَفْسَكَ وَ تَعَالِ۔ اپنی نفسانیت کو چھوڑ اور کہا۔ خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدِرْ۔ جو صفائی ہے وہ لے اور جو مکدر ہے وہ چھوڑ دے (حدیث شریف) فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔ پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں داخل ہو (۸۹-۲۹،۳۰) اَلْمُجَاهِدَةُ تَلْزِمُ الْمُشَاهِدَةُ۔ مجاہدہ مشاہدہ کا لازمہ ہے۔

(حدیث شریف)

تشریح: صفا سے مراد حق اور مکدر سے مراد باطل ہے۔ اور میرے بندوں اور جنت میں داخل ہونے سے یہ مراد ہے اولی الامرون کے برزخ میں ہر سہ فنائے تامہ حاصل کر کے درجہ بقا باللہ پر قائم ہو۔

Marfat.com

چھوڑ خود بینی کو کر تو یاد حق — ہو تو بندہ تا کرے آزاد حق
تن سے جب غافل ہوئی روح بدن — اس پہ ہو علم لدنی میر ہن
سب گرانی و تعب ہے تن کی بات — تن گیا پھر جان ہے روشن صفات
تن سے جب فارغ ہوئی روح بشر — علتیں جملہ ہوئیں اس سے باہر

نتیجہ: جب کہ جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ درخت سے لٹکے ہوئے تھے تو شیطان زاغ کی صورت بن کر اُن کے سر مبارک پر آ بیٹھا اور اُنکی بائیں آنکھ میں زور سے چونچ ماری تو اُنہوں نے اپنی آنکھ بند کر لی اور پھر وہ پاؤں پر آ بیٹھا۔ اس وقت یہ اول درجہ کا القا باری تعالیٰ سے ہوا کہ اے فرید (رحمۃ اللہ علیہ)! اپنی ہستی موہومہ کے میدان کو ہموار کر اور عالم اضافت اور خیالات نفسانی اور عین غیریت کے ترک کے نشیب و فراز کو ان میں سے دور کر اور ہر سہ فنائے تامہ حاصل کر کے واصل حق ہو۔ تا کہ غیر اللہ کے وہم اور دوئی سے تجھے دوزخ کی تپش نہ آئے۔ کیونکہ جب تو جاودانی روحی زندگی سے مشرف وممتاز ہو کر اور صفت لایزالی سے موصوف ہو کر درجہ بقا باللہ پر قائم اور دائم ہو جائے گا تو پھر دوزخ تیرے سے خائف ہو کر سرد ہو جائے گا۔ اور وہ تجھ پر ذرہ بھر بھی اثر نہیں کریگا۔ جُزْیَا مُؤْمِنُ فَاِنَّ نُوْرَكَ اَطْفَأَ نَارِیْ (حدیث شریف) گذر اے مومن پس تحقیق تیرا نور میری آگ کو بجھاتا ہے۔ جس وقت مومن پل صراط سے گزریں گے تو دوزخ کہے گا۔ اے مومن جلد گزر کیونکہ یہ تیرا نور میری آگ کو بجھاتا ہے۔ پس انسان کو دوزخ کا خوف بباعث اس کی کم ہمتی اور غلبہ نفسانیت کے ہے۔ اگر یہ کمر ہمت باندھ کر اپنی نفسانیت کو گم کر کے فنائے تامہ حاصل کرے تو وہ صفت مومن پیدا ہو گی جس سے دوزخ خود خائف ہو گا۔ جیسا کہ جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ جہاد اکبر سے اپنی نفسانیت کو گم کر کے اور درجہ زُهْدُ الْاَنْبِيَاء حاصل کر کے مقام فردیت سے مشرف و ممتاز ہوئے تو بائیں دروازہ روضۂ مبارک پر بر روایت محبوب الٰہی صاحب بارشادِ روحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ دَخَلَ هٰذَا الْبَابَ اٰمِنَ ، جو شخص اس دروازے میں داخل ہوا امن والا ہوا۔ کا حکم صادر ہوا۔ جس کا فیض عام شہرہ آفاق ہے۔ روز قیامت

Marfat.com

تک جاری رہے گا۔

عاشق و معشوق میں تو جانتا ہے مغربی
حدِ فاصل برزخِ جامع خطِ موہوم ہو

تشریح: اگر تو چاہتا ہے کہ مجھے وصل حق ہو تو مرفوع الاجازت شیخ کے برزخ کے توسل سے ہر سہ فنا حاصل کر کے باقی باللہ ہو۔ کیونکہ زمانہ سلف سے لیکر آج تک کوئی شخص کسی نبی، ولی کی برزخ میں فنا کے بغیر درجہ بقا تک نہیں پہنچا ہے اور نہ پہنچے گا۔

۸۲۔ کُوک فریدا کُوک تُوں جیوں راکھا جُوار
جب لگ ٹانڈا نہ گرے تب لگ کُوک پُکار

کوک۔ یاد کرنا، جیوں۔ مانند، راکھا۔ محافظ، ٹانڈا۔ وجود

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تو جوار کے کھیت کے راکھے کی طرح ہر وقت کوک اور جب تک وجود کا ٹانڈا قائم ہے پکارتا رہ۔

قلب یا جسم کے جوار کے کھیت سے خواہش ہائے نفسانی کے جانوروں کو ذکر الٰہی کی پکار کے ساتھ اُڑانے کے بارے میں:

شرح: وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (۲-۴۵) صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ دَائِمُوْنَ (۷۰-۲۳) وہ لوگ جو ہمیشہ اپنی نماز پڑھتے ہیں۔

پانچ پڑھنے پر نہ پکڑیں وہ قرار   جو کہ پڑھے دائموں چوسی ہزار

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تو اپنے قلب یا جسم کے جوار کے کھیت سے جو بحکم الٰہی بذریعہ اعمال حسنہ نجات یا حیات ابدی کا خرمن حاصل کرنے کے لئے قدرتاً بویا گیا ہے ذکر الٰہی کی یاد سے شہوت، غصہ، حرص کے جانوروں کو ہنکار جو کہ ہر وقت اس جوار کے کھیت کو شروع سے آخر تک کھاتے رہتے ہیں اور مالک کھیت کو کاٹنے تک خسارہ دیتے رہتے ہیں اور اعمال حسنہ کا کافی خرمن حاصل کرنے سے محروم رکھتے ہیں۔ شب و روز پکار کر اڑاتا رہ۔ تاوقتیکہ یہ کھیت کاٹکر اخرمن نہ کیا جائے۔ اور اس

Marfat.com

کی قیمت کے عوض اجر یا ثواب درگاہِ خدا سے عطا نہ ہو جائے۔ اس واسطے ہر انسان کو لازم ہے کہ ہوشیار اور خبردار ہو کر اپنی ہستی یا قلب کی زمین میں اعمال حسنہ کے خلوص سے تخم ریزی کرے اور کسی مرفوع الاجازت شیخ سے تعلیم و تلقین پختگی اور حفاظت کھیت کی حاصل کر کے شب و روز جہد و ریاضت کے ساتھ ذکر جلی و خفی کی پکار سے اپنی ہستی موہومہ کے کھیت سے خواہش ہائے نفسانی کے جانوروں کو دمبدم اُڑا دے۔ اور امن و امان سے خرمن اعمال حسنہ کے عوض فنائے تامہ کی قیمت اور اجر الٰہی سے مشرف و ممتاز ہو کر حیاتِ روحی کی خلعت فاخرہ پہنے تاکہ ہمیشہ کے لئے کسی طرح کا خوف اور غم نہ رہے۔

تنبیہ: اس شلوک میں جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ذکری اور دائمی نماز حضوری کا ذکر فرمایا ہے۔ جو کہ بذریعہ تعلیم برزخ شیخ اور کثرت ذکر جلی اور خفی کے ساتھ فنائے تامہ کے وارد ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔ جو کہ اللہ ذوالفضل العظیم کی ایک عطائے خاص ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔

۸۳- فریدا خَالِق خَلْق مینھ، خَلْق وَسّے ربّ مَانہہ
مَندا کِس نُوں آکھیئے جاں تِس بِن کوئی نَانہہ

مینھ۔ میں، مندا۔ برا۔ تس بن۔ اس کے سوا۔

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خدا مخلوق میں اور مخلوق خدا میں کس کو برا کہا جائے سوائے ذات الٰہی کے دوسرا کوئی نہیں۔

مرتبہ شہود اور درجہ ہمہ اوست کے بارے میں:

شرح: وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ مُّحِيطٌ ۔ اور اللہ ہر شے پر محیط ہے۔ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ (آیت) وہی اول ہے وہی آخر ہے وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے۔ وَلَوْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السَّابِعَةِ السُّفْلٰى يَضْبِطُ عَلَى اللّٰهِ

Marfat.com

بث) اگر تم زمین میں سے سات طبقات زیریں پر رسی کے ساتھ ڈول باندھ کر
وہ اللہ پر پڑے گا۔

ظاہر و باطن خلق میں ہے خدا
نیک بد کہنا کسی کو کیا روا
سمجھ لے تو سوچ لے دل میں ذرا
مخلوق ہے خالق میں خالق ہے خدا
غیر حق کو نظر سے تو دور ڈال
رکھ نگاہ سوئے جمال ذوالجلال
دوسرا ہے کون یاں غیر از خدا
کیوں ہوا ہے احوال اے تو ژاژ خا[1]
جزو وجودِ مطلق ہستیٔ پاک
جو تجھے آتا نظر سے ہے وہ خاک
تو کہاں اور میں کہاں عالم کہاں
ہے فقط اک نور رب دو جہاں
ظاہر و باطن نہاں و آشکار
شمع اک قندیل اس کی سو ہزار
ہیں ہزاروں آئینہ صورت ہے ایک
اس تکثر سے بھی حیرانی ہے لیک
کثرتِ آئینہ یہ کس جا سے ہے،
یہ تکثر وصف کے اسما سے ہے

نتیجہ: اگر دل سے خوب غور کیا جائے اور ہر مراتب کے پردہ کا وہم مٹا دیا جائے تو ہر دو عالم خلق اور عالم امر میں ذاتِ حق کا نور ہی چمک رہا ہے اس کے احاطہ الوہیت میں غین غیریت کی ہرگز گنجائش نہیں ہے۔ یہ ہستی موہومہ کے بلبلے اُس کے دریائے وحدت میں سات قسم کی کثافت لگنے سے پیدا ہو گئے ہیں اور عالم کثرت میں ہو کر اعلیٰ سے ادنیٰ پیدائش تک الگ الگ مراتب میں منقسم ہو گئے ہیں۔ لیکن حقیقۃً سب میں ایک ہی نور ہے اور اُسی کا ہی ظہور ہے۔ صورت اصلی سب کی نور ہے۔ اور صورت نقلی سب کی اربعہ عناصر سے مخلوق ہے اور اگر صورت نقلی کا خیال کیا جائے تو تمام عالم مخلوق فنا ہے۔ اور اگر صورت نقلی پر اچھی طرح سے غور فرمایا جائے تو نور علیٰ نور ہے۔ اور یہ صفت ازلی وابدی روح کی ہے۔ جو کہ جامع مطلق اور لا مقید اور غیر فانی اور حی اور قیوم ہے۔ اور اگر اس امر کا کوئی ثبوت چاہیے۔ تو کسی شیخ کامل کے برزخ کی پیروی بجا لا کر اور فنائے تامہ حاصل کر کے درجہ شہود سے مشرف ہو کر خدا بینی کی آنکھ سے ہر شے میں

---

[1] ژاژ خا - بے ہودہ

Marfat.com

ظہور خدا کو دیکھ لے۔

۸۴۔ فریدا مَیں نُوں مار کے مُنج کر نِکی کر کے کُٹ
بھرے خزانے رب دے جو بھاوے سولُٹ

مَیں۔ خودی، تکبر، ہستی موہومہ، بھائے۔ چاہے

ترجمہ: اے فرید مَیں کو مار کر منج کی طرح باریک کر کے کوٹ۔ پھر خدا کے بھرے ہوئے خزانے سے جو چاہے سو لوٹ۔

ہستیٔ موہومہ کی حدِ فاصل توڑنے اور فنائے تامہ حاصل کرنے کے اِلقا میں:

شرح: اُقْتُلُوْا اَنْفُسَکُمْ بِسَیْفِ الْمُجَاهِدَاتِ وَالْمُخَالِفَاتِ (حدیث شریف) اپنے نفسوں کو مجاہدوں اور مخالفتوں کی تلوار سے قتل کرو۔ وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ (۴-۱۰۰) اور جو کوئی اپنے گھر سے نکل کر اللہ اور رسُول کی طرف ہجرت کرے پھر اس کو اس میں موت آ جائے پس تحقیق اس کا بدلہ اللہ کے ذمہ ہوا۔

تشریح: جو کوئی خانہ بشریت سے نکل کر شہرِ احدیت کی طرف ہجرت کرے اور حضرت صمدیہ کا مشتاق ہو اور ابھی رستہ میں ہو کہ ہزارہا منازل اس رستہ کی درگاہ تک ہوں کہ وہ کتنا ہی فنا اور عدم دیکھتا ہوا، اور سرگرداں اور حیران دوست کی طرف جاتا ہوا، اور جمال حبیب سے متعطش ہوتا ہوا کعبہ مقصود پر پہنچ جائے اور خدا اور رسول کے مشاہدہ سے مشرف ہو یعنی "دوست کے ساتھ دوست مل گیا۔" یہ ندا پائے جیسا کہ جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت اس جہان فانی سے راہی ملک بقا ہوتے وقت اللہ جل شانہٗ کے حضور سے حاضرین موقع جنازہ نے اپنے کانوں سے سنی ؎

کی جو بندہ نے رضائے حق قبول — یاد میں اس کے گیا اپنے کو بھول
تب رضائے حق سے وہ خوش دل ہوا — بندگی سے سُرُور کامل ہوا
عاجزی لے، تَرک کِبر و ناز کر — خویش ہے کس کا خدا اے بے صبر

Marfat.com

بندگی و عجز و مسکینی کے سوا — کچھ نہیں چارہ بدرگاہِ خدا

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو درخت سے لٹکے ہوئے اور زاغ شیطان سے بائیں آنکھ میں چونچ کھاتے وقت باری تعالیٰ سے یہ اوّل درجہ کا القا ہوا کہ اے فرید! تو اپنی انانیت کا وہم شرک دل سے دور کر اور ہر سہ فنائے تامہ حاصل کر کے درجہ بقا باللہ پر فائز ہو۔ پھر وصل خدا کے بھرے ہوئے خزانے جتنے چاہے لوٹ لے۔ اس سے تجھ کو ہر دم خدا سے وصل ہی وصل رہے گا۔ اور کوئی بھی خیال نہیں رہے گا۔

۸۵- فریدا جے دِینھ نالا کپیّا جے گَل کپیّنھ چُکھ

پَوَن نہ اِتّے مُعاملے سَاہاں نہ اِتّے دُکھ

دینھ۔ دن۔ نالا کپیا، ناڑہ کاٹا، گل۔ گلا، چکھ۔ تھوڑے، اتے۔ اتنے، ساہاں۔ سہنا

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وقت پیدائش میری دایہ نے ناڑو کے ساتھ میرا گلا کاٹ دیا ہوتا تو اتنے معاملات راہِ سلوک میں نہ پڑتے اور تکلیف نہ ہوتی۔

راہ سلوک میں جہد و ریاضت اور قبض اور بسط اور امتحانات اور ہجر کے الم ہائے جسمانی و روحانی کی تکالیف میں

شرح: یَا لَیْتَ رَبَّ مُحَمَّدٍ لَّمْ یَخْلُقْ مُحَمَّدًا ۔ یَا لَیْتَ اُمِّی لَمْ یَلِدْنِی۔
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پروردگار محمد کو پیدا نہ کرتا۔ اے کاش میری ماں مجھ کو نہ جنتی (حدیث)

نتیجہ ظاہری: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر میری ماں اور دایہ پیدائش کے وقت ناڑو کاٹتی ہوئی تھوڑا سا گلا دبا دیتیں تو مجھے جہد و ریاضت اور قبض و بسط اور امتحانات اور ہجر کے اتنے دکھ جسمانی اور روحانی برداشت نہ کرنے پڑتے۔

نتیجہ باطنی: اگر خدا پیدائش ہی سے اپنی شراب عشق سے مخمور کر دیتا اور تعلقات دنیاوی اور خواہش ہائے نفسانی سے چھڑا دیتا۔ تو میں اُس کے نشہ میں غرق اور مست

Marfat.com

رہتا۔ اور کوئی دکھ درد کسی طرح کا سہنا نہ پڑتا۔

۸۶۔ چبّن چلّن رتّن سنّیر بہہ گئے
ہیرے مُتّی دہاہ سے جانی چل گئے

چبن۔ دانت، چلن، پیر۔ رتن۔ آنکھیں، سنیر۔ کان، ہیرے متی۔ ہیرے موتی۔

ترجمہ: دانت پاؤں اور ہر دو چشم اور کان سب اعضاء بے حس و حرکت ہو گئے۔ یہ سب جسم کے پیارے ڈاہ مارتے ہوئے چل گئے۔

عالم اضافت کی فنا اور حیات طیبہ کے بارے میں:

شرح: قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ (۲۷-۶۹) تم فرماؤ زمین میں پھر و پھر دیکھو گنہگاروں کا کیا انجام ہوا۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (۳-۹۲) تم نیکی ہرگز نہیں پاؤ گے جب تک اس چیز کو کہ جس سے محبت کرتے ہو خرچ نہ کرو۔

تشریح: جب تک تم بذریعہ شیخ ہستی موہومہ کو ذات حق میں فنا نہ کرو گے تب تک ہرگز درجہ بقا باللہ نہ پاؤ گے۔

مال دنیا کو وفا ہرگز نہیں — بستگی دل سے ہے اس پر نقص دیں
دو جہاں سے اس طرح پروا صلاں — کاہل و غافل ہوئے ہیں زاہداں
نے بدُنیا میل نے بسُوئے خُلد رو — بہر حق دونوں کو چھوڑا موبمو
بہر جنت جو ہوا عابد ہے تو — بار فاہ نفس خود قاصد ہے تو
جو پرستش ہے برائے خلد و نار — پس تو عابد نہ ہے نہیں اے بے وقار
جب نہ تھے یہ نار و جنت اے لئیم — تھا وہ معبود حقیقی و رحیم

نتیجہ: سینکڑوں چیزوں کے چبانے والے دانت اور چلنے والے پاؤں اور دیکھنے والی آنکھیں اور سننے والے کان۔ غرضیکہ سب اعضا جو کہ ابتدائے جسم کے نہایت ہی

Marfat.com

پیارے دوست تھے اور ایک دم بھی جدا نہ ہوتے تھے، ہر فرد بشر کو مرتے دیکھتے چلے گئے اور نیز خویش و اقارب اور دوست مخلص بھی دنیا سے دم مارتے ہوئے جدا ہو کر آخر قبرستان میں جا پڑے۔

۸۷۔ فریدا بُرے دا بھلا کر غصہ مَن نہ ہنڈھائے
دیہی روگ نہ لگ اِی پلّے سب کُجھ پائے

نہ ہنڈھائے۔ مت کر، دیہی۔ وجود، روگ۔ بیماری، پلے۔ دامن، پائے۔ پڑیگا

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بُرے کا بھلا کر اور دل میں غصہ مت کر کیونکہ اس عمل سے تیرے وجود کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہو گی اور بہت ہی اجر ملے گا۔

بدی کے عوض نیکی کے ارشاد میں:

شرح: هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (۵۵-۶۰) نیکی کا بدلہ نیکی ہے وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (۳-۱۴۸) اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔ اَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ (۲۸-۷۷) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (۵-۸۷) نمبرا: احسان کر جیسا کہ خدا نے تیرے ساتھ احسان کیا اور زمین میں فساد کا خواہاں مت ہو۔ نمبر۲: تحقیق خدا حد سے گزرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ہے۔

رحم عیسیٰ پر تو کر خر پر نہ کر — نفس کو غالب نہ کر تو عقل پر
نفس کے افسوس سے ہو مت تباہ — مل کسی کامل سے تا ہو تو براہ
ہے فسونِ کاملیں چوں شہد و شیر — گرد کو ان کے سمجھ گویا عبیر

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بُرا ہو اُس کا بھلا کر اور دل سے کسی کیساتھ بغض اور عداوت اور حسد اور کینہ اور غصہ مت رکھ۔ کیونکہ ایسا عمل

Marfat.com

کرنے سے تیرے وجود کو کسی طرح کا دکھ نہیں پہنچے گا۔ اور تو دامن مراد کو پُر پائے گا۔ یعنی روزِ حساب خدا سے اعمال حسنہ کا تجھے پورا پورا اجر ملے گا اور ذرہ بھر اس سے کم نہیں ہو گا۔

۸۸۔ فریدا پَنکھ پَرا ہونی دُنی سُہاوا باغ
نوبت وَجّی صبح سے چلّن کا کَر کاج

پنکھ۔ روح پرا ہونی۔ مہمان، دنی۔ دنیا، سہاوا۔ خوبصورت، نوبت وجی۔ نقارہ بج گیا، چلن۔ چلنے کا، کر کاج۔ ساز و سامان کر

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ روح ایک مہمان ہے اور دنیا عمدہ باغ۔ نوبتِ سفر علی الصباح بجے کہ چلنے کا ساز و سامان تیار کرو۔

عالم دنیا کے باغ زیبا اور روح مسافرہ کی رحلت کے بارے میں:

شرح: کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ کَعَابِرِیْ سَبِیْلٍ (حدیث) تو دنیا میں ایسے ہو گویا مسافر یا راستہ چلنے والا راہی ہے۔

فائدہ تجھ کو سفر میں ہے زیاد ۔ پائی یوسف نے اسی سے سب مراد
جو کہ کارِ دیں کرے دنیا سے دوں ۔ خود بخود اس پر بٹے ہو کر زبوں
چھوڑ کر اس فانی کو جو جائے اُدھر ۔ ہوا ہے حاصل وہاں کا کروفر
قدر اس عالم کو تب مفہوم ہو! ۔ یہ اجاڑ' آباد وہ معلوم ہو!
جہد و کوشش شرط راہ دوست ہے ۔ جاہدو ہے مغز باقی پوست ہے
ہیں بہت اس راہ میں عقبات گراں ۔ طے نہ ہو یہ راہ بدونِ راہبراں
اس لئے ہے قول محبوبِ شفیق ۔ الرفیق اول میں ہو ثم الطریق
ڈھونڈ و راہبر تا کہ جا تو راست راہ ۔ ورنہ میں راہ میں مغاک و تیرہ چاہ
تیر کو ہے تو نے دیکھا بے گماں ۔ جا کے پہنچا ہو بھلا سوئے نشان

نتیجہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ روح مسافر اپنے خداوند خدا کے

Marfat.com

وصل کے لئے عبادت کرنے کی خاطر اس دنیا کے عمدہ باغ مقام فانی میں مہمان ہو کر آئی ہے۔ تاکہ شب و روز ذکری اور فکری عبادت کر کے اپنے خاوند کے ساتھ واصل ہو جائے کیونکہ ہر سانس کی آمد و رفت دل کو ہر وقت یہی اطلاع دے رہی ہے اور فریاد کر رہی ہے کہ جس طرح سے اس دنیا میں مہمان کو میزبان کے گھر میں رات رہ کر علی الصباح اسباب سفر کا بقچہ اٹھا کر کوچ کرنا ہوتا ہے اسی طرح سے اے مہمان روح تجھ کو بھی ایک دن اس دار الفنا سے عملوں کے اس بقچہ کو اُٹھا کر کوچ کرنا ہو گا۔ اس واسطے جہاں تک ہو سکے خبردار اور ہوشیار ہو کر اپنی حیات کے سانس عبادتِ خدا میں صرف کر اور ایک سانس بھی ضائع نہ ہو جانے دے کیونکہ تیرا پروردگار تجھ سے دم دم کا حساب لے گا۔

۸۹۔ فریدا رات کتھوری وَندِیئے سُتیاں مِلے نہ بھاوَ
جِنھاں نَین نِندرا وَلے تِنھاں مِلن کو اوَ

کتھوری۔ کستوری، وندیئے۔ تقسیم ہوئے، بھاوَ۔ فرخ (مراد پریت) نین۔ آنکھیں، نندراولے۔ نیند بھرے۔ کواؤ۔ کس طرح۔

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رات کو نام خدا کی کستوری تقسیم ہوتی ہے مگر سونے والوں کو اس سے محبت نہیں ملتی۔ اور خواب غفلت میں سونے والوں کو تو کچھ بھی نہیں ملتا۔

رحمت و فیض خاصہ کی کستوری کے تقسیم کے بارے میں:

شرح: وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا۔ (۷۶-۲۱) تحقیق اُن کے پروردگار نے ان کو پاک شراب پلائی۔ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا (۷۶-۲۲) تحقیق یہ تمہارے واسطے صلہ ہے اور تمہاری کوشش کی قدردانی کی گئی ہے۔

گلشن فردوس ہو جن کا مقام اس جہان کو جانتے وہ تیرہ فام
جائے روح پاک عِلّیین ہے جائے روحِ نجس سِجّین ہے

Marfat.com

جائے یاراں گلشن و نسرین ہے — جائے کرماں تودۂ سرگین ہے
خاص گانِ حق کو ہے جام طہور — یہ جہاں شورابہ[1] و مرغانِ کور

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پچھلی رات رحمت اور فیض کا امرت اور عشق الٰہی کی شراب کی کستوری خدا کی درگاہ سے تقسیم ہوتی ہے اس وقت عابد تو فوراً جاگ اُٹھتے ہیں اور اپنا حصہ حسب قسمت لے لیتے ہیں اور سونے والے اُس سے محبت بھی نہیں پاتے ہیں۔ اور جو غافل ہو کر نیند میں خراٹے لیتے ہیں وہ اس سے کچھ بھی نہیں پاتے ہین۔ صاف محروم رہ جاتے ہیں۔ اس واسطے خالی ہاتھ اس جہانِ فانی سے کوچ کر جائیں گے۔ اور طرح طرح کے عذاب دوزخ اٹھائیں گے۔

۹۰- فریدا مَیں جانیا دُکھ مُجھ کُوں دُکھ سَبائے جَگ ؛
اُچّے چڑھ کے ویکھیا تاں گھر گھر ایہا اگ

جانیا۔ سمجھا، سبائے۔ تمام، جگ۔ جہاں، اُچے۔ (بلندی سے) غور کر کے، گھر گھر۔ ہر ایک گھر

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے جانا شائد مجھ کو ہی دکھ ہے۔ دکھ تو سب کو ہے۔ جب منزل بالا پر چڑھ کر دیکھا تو ہر فرد بشر کے گھر میں یہی آگ ہے۔

الم ہائے دنیا میں ہر فرد بشر کے مبتلا ہونے کے بارے میں:

شرح: زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ○ (۳-۱۴) آراستہ کی گئی ہے لوگوں کے واسطے محبت ان خواہشوں کی، عورتوں اور بیٹوں اور جمع کئے ہوئے خزانے، چاندی اور سونے اور نشان کئے ہوئے گھوڑے اور چوپائے اور چار پائیوں اور کھیتی یہ زندگیٔ دنیا کی متاع ہے، اور اللہ ہے جس کے پاس اچھا ٹھکانہ۔

---

[1] شورابہ۔ کھاری پانی

Marfat.com

مال ہے دنیا کا زہر سہم ناک — جو کہ پاوے دے ملا اُس کو بخاک
گرچہ یہ دنیا ہے ملعونِ ازل — لیک دار الحمد ہے بیت العمل !
کاشت کر جو تخم ہوں کچھ تیرے پاس — تا کہ پاوے خرمن اس کا روز یاس
ورنہ مفلس ہو گا تو یوم التناد — خاسر و مغبون از بس بے مراد
کیا نہ من یعمل ہے قرآن میں پڑھا — پھر بھلا ایسا تو کیوں کاہل ہوا

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے جانا تھا کہ اس دنیا کے حرص اور خواہش ہائے نفسانی کے حصول و ناحصول کی راحت و رنج مجھ کو ہی ہے لیکن جب میں نے غور کر کے دیکھا تو ہر بنی نوع کے دل میں اسی طرح سے دنیا کی حرص و ہوا کی آگ لگ رہی ہے کسی کو اس سے چارہ نہیں ہے۔ مگر ہاں جس کو خدا بچائے وہ اس سے محفوظ اور امن میں ہے۔

محلہ ۵

۹۱- فریدا بھُوم رَنگا وَلی مَنجھُو سُولاں بَاگ
جو جَن پیر نوَاجیا تنھاں آنچ نہ لاگ

بھوم۔ زمین قلب، رنگاولی۔ رنگیلی، منجھو۔ بیچ، باگ۔ باغ، جَن۔ الانسان (مرید)، پیر۔ گورو یا مرشد،

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا ایک عمدہ اور رنگیلی زمین ہے۔ مگر جس قدر اس کی نعمتیں ہیں وہ اس میں کانٹوں کا باغ ہے لیکن جس کو اُس کے پیر و مرشد نے نوازش سے قبول کیا۔ اُس کو ان سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ اس کا ہر وقت حافظ و نگہبان ہے۔

حرص و زینت دنیا اور نوازش پیر کے بارے میں:

شرح: وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (۳۸-۲۶) حرص کی پیروی مت کرنا، پس وہ تم کو خدا کی راہ سے گمراہ کرے گی۔ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ

Marfat.com

عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ خبردار تحقیق خدا کے دوستوں پر کچھ خوف نہیں ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (۱۰-۶۲)

ہے یہ دنیا سبزہ زار و خوش فضا
تو ہے مثل گاؤ اس میں چر رہا

نفس کو تو جان مانند بقر
چر رہا ہے اس جہاں میں خشک و تر

وہ نہ جانے جز شکم پرور دنی!
وہ نہ جانے خوردنی نا خوردنی

عاقبت جو شکم کو بس پُر کرے
علتِ تخمہ اسے رسوا کرے

کھائے جو بر حسب احکام قتیر
کس لئے وہ ہے سمیع و ہم بصیر

کوئی علت وہ نہ لائے آشکار
ہو تمامی علتوں سے برکنار

اس لئے بھیجے گئے پیغمبراں
تا کہ ہر علت سے دیں تجھ کو اماں

قول پیغمبر کو سن اے باشعور
ہے سلامت گوشۂ وحدت ضرور

جس کو اس دنیا سے کلی انقطاع
اُنکو ہے تفویض دنیا بے نزاع

بے پیر بن اس راہ میں پاؤں نہ دھر
ہے یہ راہ پُر آفت و خوف و خطر

تو نے جس راہ کو نہ دیکھا اے فضول
ہو سراسیمہ تو اندر بانگ غول

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دل کی زمین میں جو کہ عجیب و غریب بوقلموں رنگوں والی ہے۔ خواہشاتِ نفسانی کے کانٹوں کا باغ لگا ہوا ہے۔ اور اس میں حصول نا حصول اشیاء کے راحت و رنج کا ہمیشہ غم اور درد ہوتا رہتا ہے۔ اس واسطے دل کو مستحکم استقامت نہیں ہوتی ہے مگر جس انسان کو اپنے پیرومرشد سے سرفرازی حاصل ہوئی ہے اور دل و جان سے اس کا مطیع و فرمانبردار ہے اس کو ان کانٹوں کا بالکل غم اور درد نہیں ہوتا ہے اور ہر وقت یاد خدا سے اِس کے دل میں راحت اور اطمینان ہی رہتا ہے۔

محلہ ۵

۹۲- فریدا عُمر سُہاوڑی سَنگ سُو نڑی دیھ
وِرلے کیئی پائے ہِن جِنھّاں پیّارے نال نینہہ

Marfat.com

سہاوڑی۔ خوبصورت۔ سنگ۔ ساتھ، سونڑی۔ قیمتی، دیھ۔ وجود

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عمر بے بہا کے ساتھ بھی عمدہ ہے مگر خدا کی محبت والے تھوڑے آدمی ہیں جنہوں نے اس کو حاصل کیا۔

عمر بے بہا اور وجود فانی کے بارے میں:

شرح: لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ (۹۵-۴) تحقیق ہم نے انسان کو عمدہ اندازہ میں پیدا کیا ہے۔

پانچ حس اور شش جہت سے ہو تہی — مکر سے دنیا کے لے تو آگہی
چاہ دنیا ہے تیری یہ شش جہت — ہو بُروں اس چاہ سے یوسف صفت
اہل دنیا ہیں سبھی زِندانیاں — ان کو مرگِ دائمی ہے بس یہاں
ہاں مگر نادر ہے یک مردِ خدا — تن بزنداں جان ہے فوق السماء
تا ملے یوسف کی تجھ کو پائے گاہ — سب فروغ و دولت و اقبال و جاہ

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ بے بہا عمر رواں رنگا رنگ جسم کے ساتھ شامل ہے۔ ایسے آدمی تھوڑے ہیں کہ جنہوں نے اپنی زندگی کے ہر ایک قدم خدا کی عبادت میں صرف کر کے اُس کی محبت حاصل کی ہے۔ اور معرفت الٰہی اور روحی زندگی سے مشرف و ممتاز ہوئے ہیں۔

۹۳- کَندھی وَہن نہ ڈھاہ تُو، تُو بھی لیکھا دِینا
جِدّھر رَب رَجائے وَہن تداوَں رو کرے

کندھی۔ کنارہ، وہن۔ پانی کی روانی، لیکھا۔ حساب، رب۔ خدا، رجائے۔ رضا، تداوَں۔ اسی طرف۔ رَو۔ رخ

ترجمہ: اے دریا کناروں کو بُردمت کر۔ تو نے بھی حساب دینا ہے۔ جس طرف خدا کی رضا ہے ادھر چلا جا۔

Marfat.com

رضائے الٰہی سب سے مقدم ہے:

شرح: اِنَّ اِلَیْنَآ اِیَابَھُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَھُمْ (۸۸-۲۶) تحقیق ہماری ہی طرف ان کا پھرنا ہے پھر تحقیق ہماری ہی طرف اُن کا حساب ہے۔

مار گر گوں میں آتش کو ابھی — کیونکہ وہ ہیں دشمن یوسف قوی
مال خس ہے جبکہ ہے وہ بے ثبات — تجھ کو وہ ہے مانع آب حیات
مال کو جو خصم پُر فن نے لیا — جان تو رہزن نے رہزن کو لیا'
جو کوئی اس کی رضا پر خوش ہوا — فضل اس کے سے وہ بہرہ ور ہوا
جو وہ کرتا ہے اُسے اچھا تو جان — بہتری ہے تیری اس میں اے جوان

نتیجہ ظاہری: ایک روز دریا بُرد ہو رہی تھے۔ اور گاؤں پاس ہی تھا وہاں کے لوگ اُس کے برد ہو جانے سے خائف ہو کر جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے۔ اور کہنے لگے کہ دریا کو برد سے بند کر دیجیے۔ اس سے خود حضرت دریا پر آ گئے اور فرمانے لگے۔ اے دریا تو بُرد مت کر کیونکہ خدا کی ہزار ہا پیدائش برباد ہو رہی ہے جن کا حساب تجھے دینا ہوگا۔ جدھر خدا کی رضا ہے اُدھر چلا جا۔'' اُسی وقت دریا بُرد بند ہو گئی لوگوں نے حضرت کے قدموں کو چوما اور شکر الٰہی بجا لائے۔

نتیجہ باطنی: کہ اے عزرائیل علیہ السلام قابضِ ارواح تو اہل جہاں کے کنارے دریا کو فنا مت کر۔ کیونکہ ایک دن تجھے بھی حساب دینا ہوگا۔ تو بھی اسی طرف برد فنا کر جدھر حکم الٰہی ہوتا ہے۔ اور اس کی رضا ہوتی ہے۔

۹۴- فریدا دُکھاں سیتی دِیہنھ گیا سُولاں سیتی رات
کھڑا پکارے پاتنِی بیڑا کپّر وات

پاتنی' ملاح (مرشد) وات' خبر۔ کپّر۔ طوفان' بھنور

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دن تو کارہائے دنیا کی تکالیف میں گذارا اور رات فکر میں۔ ملاح کھڑا ہوا پکارتا ہے کہ بیڑا بھنور میں ہے خبردار رہو۔

Marfat.com

تمام دن اور رات حرص دنیا کے سمندر میں گزارنے اور پیشواؤں ملاحوں کے پکارنے میں:

شرح: يَا قَوْمِ هٰذَا الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مَتَاعٌ قَلِيْلٌ وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُالْقَرَارُ

اے قوم میری یہ دنیا کی زندگی تھوڑا فائدہ ہے اور تحقیق آخرت کا گھر ہمیشہ رہنے والا ہے

یہ جہاں ہے سر بسر اسباب جنگ — ایک کو ہے ایک کی نسبت سے ننگ

ایک تو جاتا رواں ہے سُوئے چپ[1] — ایک سُوئے راست ہے، اندر طلب

یہ جہاں اس ننگ سے ہے بے قرار — ہے خلافِ چار عنصر آشکار

جب بنائے خلق تھی اضداد پر — ہم ستیزہ اس لئے ہیں ہمدگر

ہے تیرا احوالِ عکسِ یک دگر — ہر یکے باہم خلاف اندر اثر

رہزن اپنا تو ہے ہر وقت یار — دوسرے کو کیا بنا ہے ساز گار

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام دن تو حرص دنیا میں گزر گیا۔ اور رات خواب اور فکر اور اندیشہ میں گزر گئی اور شیخ کنارہ پر کھڑا پکار رہا ہے کہ سمندر جیسے اس جہاں کی کپر جیسی خواہشوں میں اپنے دل کا بیڑا مت ڈال۔ جہاں تک ہو سکے دور رکھ۔ تا کہ تو اس سے پار ہو جائے۔ ورنہ غرق ہو جانے کا سخت اندیشہ ہے۔

۹۵- لَمّی لَمّی نَدی وَہے کَندھی کیرے ہَیت
بیڑے نوں کَپّر کیا کرے جے پاتَن رَہے سُچیت

کندھی۔ کنارہ، بیڑے۔ کشتی، ہیت' لہر کی ٹکر۔ پاتن۔ ملاح یا پیر، سچیت۔ خبر دار

ترجمہ: بہت ہی دراز ندی کنارے کے برابر تک بہہ رہی ہے۔ جس بیڑے میں ملاح ہوشیار ہے وہاں کپر کی کیا فکر ہے۔

شیخ ملاح اور دنیا سمندر کے بارے میں:

شرح: اَلدُّنْيَا بَحْرٌ وَّالْاِيْمَانُ سَفِيْنَةٌ وَّالْمَلَّاحُ الطَّاعَاتِ وَالسَّاحِلُ

[1] سوئے چپ۔ الٹی (بائیں) طرف

Marfat.com

اَلْاٰخِرَۃِ۔ دنیا دریا ہے، ایمان ناؤ ہے، ملاح طاعات ہیں، اور کنارہ آخرت ہے۔

فوج و لشکر کا تو اپنے دیکھ حال — ایک کو ہے باد گر جنگ و جدال
دیکھ تو اپنے میں یہ جنگ گراں — کیا ہے مشغولی بجنگِ دیگراں
وہ جہاں ہے باقی و آباد ہے — کیونکہ ترکیب اس کی بے اضداد ہے
وہ جہاں ہے اصل یہ پُر غم و ثاق — وصل آیا اصل پر ہجر و فراق
فکر کر وہ جائے پاک و جملہ نور — واسطے تیرے یہاں فکر و فتور

نتیجہ: یہ جہاں ندی جیسا کناروں تک نعمت ہائے اور خواہشہائے دنیا سے لبالب بھرا ہوا ہے۔ اور زور سے بہ رہا ہے۔ مگر جس شخص کا رہبر کامل ہے اس کو اِس حرصِ دنیا کے طوفان کا اندیشہ ہے۔ وہ بے شک بلا خوف و خطر اس سے پار ہو کر نجاتِ ابدی سے مشرف ہوگا۔

۹۶۔ فریدا گلّیں سوّ سجّن وِیہہ (۲۰) اِک ڈھونڈیندی نہ لہاں
ڈھکھاں جیُوں مُلیہہ کارَن تنہاں مَا پِری

پِری۔ پیارے۔

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زبانی کلام کرنے والے تو ایک چھوڑ بیس (۲۰) ملتے ہیں۔ مگر مخلص اور سچا دوست اگر تلاش کروں تو ایک بھی مشکل سے ملے اس دوست کی محبت میں مَیں ملیہہ (گوبر کی خشک تھاپی) کی طرح دُھکھ رہا ہوں۔

مردِ حال اور مردِ قال کے بارے میں:

شرح: وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَۃِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہ لوگ جو ایمان لائیں اور اُس پر جو آپ ﷺ پر اُتارا گیا ہے اور اُس پر جو آپ ﷺ سے پہلے اُتارا گیا ہے اور آخرت پر وہ یقین رکھیں وہ لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ آیت۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

Marfat.com

وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ (۲-۹) اور آدمیوں سے بعض آدمی ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور دن آخرت پر ایمان لائے اور نہیں وہ ایمان لانے والے اللہ کو اور اُن کو جو ایمان لائے فریب دینا چاہتے ہیں۔ اور نہیں فریب دیتے مگر اپنی جانوں کو اور نہیں سمجھتے ہیں اُن کے دلوں میں بیماری نفاق ہے پس خدا اُنکی بیماری کو زیادہ کرے اور اُنکے واسطے دردناک عذاب ہے، بباعث اس کے کہ جھوٹ بولتے ہیں ۔

جو کہ با معنی ہے وہ ہے خوش نژاد ۔۔۔ جو کہ بوسیدہ ہے وہ ہے بے مفاد
جو کہ با معنی ہے پیدا تر ہے وہ ۔۔۔ جو کہ بے معنی ہے رسوا تر ہے وہ
جہد کر جا کر بمعنی ہو نہ پست ۔۔۔ ورنہ بے معنی ہے تو صورت پرست
ہم نشینِ اہل معنی ہو شتاب ۔۔۔ کہ عطائے حق سے ہو تو کامیاب،
جان بے معنی ہے تن میں بے خلاف ۔۔۔ ہمچو چوبیں تیغ پوشیدہ خلاف
جب تلک پردہ میں ہے، ہے قیمتی ۔۔۔ جب کہ نکلی لائقِ آتش ہوئی
جنگ میں لے جانہ چوبیں تیغ کو ۔۔۔ دیکھ لے پہلے کہ تا رُسوا نہ ہو،
جس کسی کی ماں ہے نار ہاویہ ۔۔۔ ہاویہ آئی ہے اس کو زاویہ
ڈھونڈھتی ہے ماں پسر کو دم بدم ۔۔۔ فرع کی ہو اصل جویا تر مقام
جنس کو جو ذوق اپنی جنس کا ۔۔۔ ذوق جز ہو کل سے اپنے برملا

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ توحید اور معرفت الٰہی کی زبانی تعلیم اور کلام کرنے والے ظاہراً نیک بخت مرد قال تو بہت ہیں۔ مگر اس محبت والے مرد حال اگر تلاش کروں تو ایک بھی مشکل سے ملے۔ مرد قال وہ ہیں۔ جو کہ بندوں کو زبانی تعلیم وتلقین وغیرہ کرتے ہیں۔ لیکن خود عاقل اور تعلیم یافتہ ہو کر درجہ فنائے تامہ سے مشرف نہیں ہوتے ہیں۔ مرد حال وہ ہیں جو کہ مرفوع الاجازت شیخ سے دستِ بیعت اختیار کر کے اور اس سے تعلیم یافتہ ہو کر مخلوق اللہ کو صراط مستقیم کی تعلیم دیتے

Marfat.com

ہیں۔ اور ہر سہ فنائے تامہ کے طریق سے آگاہی بخشتے ہیں۔

۹۷۔ فریدا ایہہ تن بھونکنا نت نت دُکھیئے کون
کنّیں بُجّے دے رہاں کِتّی وگّے پَون

نت۔ ہمیشہ، کنیں بجے۔ روئی کے بجے، وگے۔ چلے، پون۔ ہوا

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ تن بھونکنے والا ہے۔ ہمیشہ اس سے کون تکلیف اُٹھائے۔ کانوں کو بند کرنا چاہیے۔ پھر خواہ کتنی ہی مخالف ہوا چلے۔

نفس امارہ کے بھونکنے کے بارے میں:

شرح: اعدا عدوك فی جنبیك۔ سخت دشمنوں سے تیرا دشمن تیرے ہر دو پہلو میں ہے۔ (حدیث) اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ۔ تحقیق نفس بدی کی طرف سخت امر کرنے والا ہے مگر جس پر میرے پروردگار نے رحم کیا۔ اِنَّ النَّفْسَ کَلْبٌ نِبَاحٌ (حدیث) تحقیق نفس بھونکنے والا کتا ہے۔

نفس تیرا ہے ہے لییم و بد سرشت ساتھ ایسے بد کے نیکی سخت زشت
نفس ہے بد اصل پس تو اس کو مار ہو عطا روزی بغایت خوش گوار
نفس ہے چوں اژدہا پُر مکر و فن کر حذر اس سے تو اے مرد کہن
مدعی نفس ہے از بس فصیح ہیں ہزاروں حجت اس کی ناصحیح
نفس کی تسبیح و مصحف ہاتھ میں خنجر و شمشیر اُس کے ہاتھ میں،
مکر نفس بد کا کیا جانیں عوام اہل دل جانے گا باقی و السلام

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ نفس یا تن ایک سگ ہے جو کہ رات دن خواہشہائے نفسانی کے حصول میں بھونکتا رہتا ہے اور دم بھر آرام نہیں لیتا ہے ہمیشہ اس سے کون تکلیف اٹھائے۔ بہتر تو یہ ہے کہ میں اپنے کانوں میں صبر اور بے مرادی اور استقلال اور استقامت کی روئی دے لوں اور دل کو روک رکھوں۔ پھر خواہ خواہشہائے دنیا کی حرص بھونکتی ہی چلے۔ کچھ فکر نہیں کیونکہ جو فساد پڑتا ہے، حواس خمسہ

Marfat.com

ظاہری کے دروازوں سے دنیا کی نعمتوں اور خواہشوں کی حرص کی ہوا داخل ہونے سے پڑتا ہے اس لئے اس سے بچنے کے لئے تمام خواہشوں کو روکنا ہی استقامت اور صفائی قلب کا جزو اعظم ہے۔

۹۸- فریدا رب کھجُورِیں پکّیاں ماکھیونئ وہسن

جو جو وَنجے دیہڑا سو عمر ہتھ پوُن

ماکھیو۔ شہد، وہسن (بہیں)۔ نئ نہر جاری ہوتی ہے، ونجے۔ گذرے، دیہڑا۔ دن، عمر ہتھ پوُن۔ ہاتھ پڑتا ہے۔ (عمر کم ہوتی ہے)

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تن جوان ہو گیا۔ اور خواہش زیادہ ہوگئی۔ جو جو دن گزرتا ہے عمر کم ہوتی جاتی ہے۔

عالم جوانی کے پختہ ہونے اور عمر کے گزرنے کے بارے میں:

شرح: وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۔(۳۹-۵۴) اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور مطیع ہو جاؤ اس سے پیشتر کہ تم کو عذاب آئے پھر نہ مدد کئے جاؤ گے۔

غرق ہیں عشاق خون ناب میں — گر پڑے جو عشق کے گرداب میں
عشق اول میں تو ہے رنج و بلا — انتہا گنج سلامت برملا
تن کو کر پانی بہا اشکوں کی راہ — رکھ مدام انجام پر اپنی نگاہ
اصل کو ہے جذب لیکن تو مدام — جہد کر مت اس پہ رکھ موقوف کام
عشق میں محمود ترک و تاز ہے — ناز کب سرشتۂ جانباز ہے
بھول جا تو یک بیک رد و قبول — امر و نہی عشق سے مت ہو ملول

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وجود کی زمین میں عالم جوانی کے درخت کو پروردگار کی لگائی ہوئی کھجوریں پختہ ہوگئی ہیں (یعنی عالم جوانی کا پورا پورا ظہور ہو چکا ہے) اور ہر طرح کے کام کرنے کے واسطے سب اعضاء سخت اور طاقتور

Marfat.com

ہو گئے ہیں۔ اور خوبصورت نکل آئے ہیں۔ اور خواہشات نفسانی کا شہد بھی پک چکا ہے۔ اگر کوئی اس وقت وصلِ خدا کی کھجوریں کھانا چاہے تو کھا سکتا ہے اور جو دن اس کی عمر کا گزرتا ہے اُس کے ہاتھ آ جاتا ہے۔ کیونکہ عالم جوانی میں باعث طاقت جسمانی کے راہِ خدا میں جہد و ریاضت خاطر خواہ ہو سکتی ہے۔ اور جو شوق اور ذوق اور عشق مجازی اور حقیقی ہو، پختہ ہو کر خاتمہ عمر تک برابر لگاتار ساتھ رہتا ہے اور آخر اسی میں اُس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اس واسطے ہر شخص کو لازم ہے کہ عالمِ جوانی میں یکسو ہو کر یاد خدا میں اپنا دل پختہ اور قائم کر لے اور خاتمہ عمر تک اسی خیال میں ہو کر وصلِ خدا حاصل کرے۔ ورنہ حسرت ہی حسرت رہے گی، کیونکہ جس قدر اِس عالم میں اطمینان سے یاد خدا ہوتی ہے اس قدر عالم پیری میں نہیں ہوتی ہے (بحکم والی ہند صاحب رحمۃ اللہ علیہ جہاد اکبر شغل نماز معکوس۔ ہفت سالہ کی حالت میں آئندہ شلوک سات فرمائے۔

۹۹- فریدا تَن سُکّا پنجر تھیا تَلیاں کھُونڈیہہ کاگ
اَجے سو رب نہ بَہُڑ یو ویکھ بندے دے بھاگ

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بدن تیرا سوکھ کر پنجر ہو گیا ہے۔ اور کوا تلوؤں کا گوشت نوچ رہا ہے۔ اب بھی خدا اگر دیدار دے تب بھی میرے بھاگ اچھے ہیں۔

تن سوکھ کر پنجر ہونے اور زاغوں سے تلوے نوچ جانے کی حالت میں اظہار خوش قسمتی کے بارے میں:

شرح: جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ۔ خدا کے راستہ میں جو کہ اُس کے جہاد کا حق ہے جہاد کرو۔ رَجَعْنَا مِنْ جِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلٰی جِهَادِ الْاَکْبَرِ۔ ہم چھوٹی لڑائی سے بڑی لڑائی کی طرف رجوع ہوئے۔

زندگی حق کی عبادت میں گذار — شکر اس نعمت کا کر لیل و نہار
مومنوں کو ہے عبادت خوش گوار — کافر اس کو جانتے ہیں زہر مار

Marfat.com

جو نہ تھی اس میں انہیں بہبود گی — رنج میں کیوں جان اپنی ڈال دی
اولیاء اس راہ سے آگاہ ہیں — اور سب اس راہ سے بے راہ ہیں
پس بجاں کر تو ریاضت کر قبول — تن کو رکھ خدمت میں کر اس کا حصول

یہ روایت کتاب تاریخ جواہر فریدی دستخطی جناب مولانا بدر الدین اسحاق خلیفہ اعظم سے منقول ہے کہ ایک دفعہ جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک پہاڑ پر پہنچے۔ وہاں غیب سے آواز آئی کہ اے محمد مسعود عاشق بننا چاہتا ہے یا معشوق؟ عرض کیا۔ یا الٰہی عاشق کا مرتبہ زیادہ ہے یا معشوق کا؟ حکم ہوا عاشق کا۔ کیونکہ عاشق جب معشوق میں فنا پاتا ہے تو باقی معشوق ہی رہ جاتا ہے۔ یہ درجہ کمال ہے۔ اس واسطے میں آپ کی توفیق سے اسی درجہ میں آپ کی صراط مستقیم پر قدم رکھنا چاہتا ہوں۔ حکم ہوا کہ اس رستہ میں امتحانات شدید ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسی بارہ میں یہ آیت سیپارہ دوم میں آ چکی ہے۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ (۲-۱۵۵) حضرت نے عرض کی کہ بَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ کی خوش خبری بھی آپ ہی عطا کریں گے۔ کیونکہ آپ کی توفیق سے اب صراط مستقیم میں قدم رکھ دیا ہے۔ اسی وقت اس پتھر کو جس پر آپ کھڑے تھے حکم ہوا کہ اس کا چمڑہ گوشت سے اتار لو۔ چنانچہ اسی پتھر کی سل نے آگے پیچھے سے چمٹ کر تمام گوشت سے پوست اُتار لیا۔ پھر ہاتف سے آواز آئی۔ اے محمد مسعود (رحمۃ اللہ علیہ) تم کو کہا ہے۔ اس رستہ میں آزمائشیں بہت ہیں۔ اب بھی ہٹ جاؤ۔ عرض کیا کہ اب تو آپ کی توفیق سے اندھوں کی مثل تھوڑا سا سوراخ ہونے پر لاٹھی کے وسیلہ کے بغیر رواں ہو گیا ہوں۔ اور آگے ہی چلوں گا۔ پھر ہوا کو حکم ہوا کہ اس کے گوشت میں کنکر مارو۔ چنانچہ آپ اُس پر بھی صابر و شاکر رہے۔ پھر جانوروں کو حکم ہوا کہ اس کے بدن کا گوشت نوچ لو۔ چنانچہ انہوں نے سب گوشت نوچ لیا۔ اس پر بھی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کے حکم سے مطمئن رہے اور بطور عجز کے یہ گذشتہ شلوک فرمایا۔ اس پر کمال رحمت اور عنایت سے فردیت کے مقام اور نو دنہ نام کی جو مشہور ہیں، عطا ہونے کی خوش خبری حاصل ہوئی۔ جس کی مصداق آیت ہذا ہے

Marfat.com

اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۔ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ(۲-۱۵۷)

۱۰۰- کاگا کُرَنگ ڈھنڈُوھولیا سَگلا کھائیو ماس
ایہہ دوئے نَیناں مَت چُھوہیو پر ویکھن کی آس

کاگا 'کوا۔ کرنگ' بدرنگ ڈھونڈولیا' ڈھونڈنے والا۔ ماس' گوشت۔ پر' پریتم (محبوب)

ترجمہ: اے زاغ تو نے سب گوشت کھا کر اور نوچ کر کرنگ کر دیا۔ مگر یہ ہر دو آنکھیں مت کھائیو۔ کیونکہ مجھے پیارے کے دیکھنے کی آرزو ہے۔

ہر دو آنکھ کوے کو کھانے سے منع کرنے کے بارے میں:

شرح: لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ (۷-۴۰)
بہشت میں داخل نہیں ہوں گے جب تک کہ سوئی کے ناکے میں اُونٹ داخل نہ ہو۔

تشریح: جب تک جہد و ریاضت کی مقراضات سے تمہاری ہستی موہومہ کا اُونٹ ایسا لاغر ہو جائے کہ سوراخِ سوزن سے بآسانی گزر سکے تب تک دخل جنت کا حاصل نہیں ہو گا۔ جب کہ اس دخل کا عطاء ہونا اس قدر تکالیف و مجاہدات و مخالفات جسمانی اور روحی پر مبنی ہے۔ تو ذات میں فنائے تامہ کا حاصل ہونا تو نہایت ہی دشوار ہے۔

ہو جو توفیق ریاضت شکر کر | بُوجھ اسے حق کی عبادت اے بشر
جب ہوا بندہ فنا باقی ہے حق | نفی اور اثبات کا ہے یہ سبق
موت کے آنے سے پہلے مرا بھی | تا کہ ہو زندہ بعشق سرمدی
دمبدم دیتے ہیں عاشق اپنی جاں | مرگ ہے اُن کی حیاتِ جاوداں
ان کو دو صد جان اگر دیوے خدا | وہ کریں ہر دم تمام اُس پر فدا

روایت: ایک دفعہ جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جنگل میں پھرتے پھرتے پانی کی ضرورت ہوئی۔ اتفاقاً وہاں ایک کنواں مل گیا۔ آپ ڈول اور رسی کے متلاشی ہوئے تا کہ پانی نکالا جائے۔ اسی اثنا میں ہرن بھی اس کنویں کی طرف دوڑے ہوئے

Marfat.com

چلے آئے۔ قدرتِ الٰہی سے پانی کنوئیں کے کنارے تک آ گیا۔ جس کو انہوں نے خوشی سے پی کر پھر اپنا رستہ لیا۔ آپ یہ ماجرہ دیکھ کر پانی پینے کے لئے تیار ہوئے۔ مگر وہ پانی نیچے چلا گیا۔ پھر آپ نے کمال عجز سے جناب باری تعالیٰ میں زاری کی کہ اے خداوند! میرا قدر انسانیت کی شامت سے ہرنوں سے بھی کم ہوا۔ کیونکہ ان کو پانی ملا اور مجھ کو نہ ملا۔ پھر غیب سے ندا آئی کہ اے محمد مسعود الدین۔ تم توکّل ڈول اور رسی کا رکھتے تھے اور یہ ہرن صرف میرے توکلّ پر آئے ہیں۔ اس واسطے ان کو بے سبب پانی ملا۔ چنانچہ اس پر اسی کنویں میں نماز معکوس چہل روز ادا کی جو سنت نبوی ﷺ سے ہے۔ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے پہلے غارِ حرا میں قلبی اور روحی شغل سے ادا کرتے تھے۔ جس کی برکت سے عرصہ چہل سال کے بعد ظاہری شریعت بھی عطا ہوئی۔ اسی طرح ہر نبی اور ولی نبوت اور ولایت سے پہلے جہادِ نفسی پورا کر کے فنائے تامہ حاصل کر لیتے ہیں۔ جس میں پابندی شریعت ان پر واجب نہیں ہوتی۔ پابندی شریعت عبدیت کے مقام پر روا ہے بلکہ ایک روایت میں ہے کہ وہ فریضہ واجب عبدیت کی حالت میں باہر نکل کر ادا کرتے رہے ہیں۔ کیونکہ اکثر ملفوظاتِ حضور میں درج ہے کہ عبدیت کے مقام میں مستحب تک بھی ترک نہیں ہوا۔ الغرض! جب کنویں سے باہر آئے تو خاک پر ہاتھ ڈال کر افطار کے لئے کچھ منہ میں ڈالی مزہ شیریں پایا۔ اس پر لاحول پڑھا۔ بایں خیال کہ یہ وسوسہ شیطانی ہے اور باعث نامنظوری مجاہدہ ہے۔ پھر اسی مجاہدہ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا۔ ندا آئی کہ تمہارا مجاہدہ منظور و مقبول ہوا۔ اور یہ تمہارے گنج سے شکر ہے۔ وسوسہ شیطانی نہیں ہے۔ اسی روز سے آپ کا لقب گنج شکر مشہور ہو گیا۔ اور بھی چند روایات اس نام کے بارے میں مشہور ہیں۔

۱۰۱۔ کاگا چُونڈ نہ پنجرا بَسّے تُو ڈر جائے
جت پنجرے میرا شوہ وَسّے ماس نہ تِدوں کھائے

چونڈ' نوچنا۔ بسے تُو ڈر۔ اس میں رہنے والے (اللہ تعالیٰ) سے خوف کر، جس

Marfat.com

پنجرے۔ وجود کا پنجرا، شوہ۔ خاوند (خدا) تدوں۔ تجھ کو

ترجمہ: اے زاغ میرے پنجر کو مت نوچ۔ اس میں رہنے والے سے ڈر۔ جس جگہ پنجر میں میرا خدا رہتا ہے۔ وہاں سے گوشت مت کھا۔

قلب کا گوشت کھانے سے منع کرنے کے بارے میں:

شرح: لَا یَسْعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَ لٰکِنَّ یَسْعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِ الْمُؤْمِنَ وَقَلْبُ عَبْدِ الْمُؤْمِنَ اَوْسَعُ مِنَ الْعَرْشِ وَالْکُرْسِیِّ ۔ (حدیث قدسی) میری سمائی نہ زمین اور نہ آسمان میں ہے لیکن بندہ مومن کے دل میں ہے اور بندہ مومن کا دل عرش اور کرسی سے زیادہ فراخ ہے

حق کہے ہے' میں سما سکتا نہیں ۔ کیا بعقل و نفس کیا چرخ و زمیں
پر دلِ مومن میں ہے میرا مقام ۔ وصف بیچونی ہیں میرے سب تمام

جان ہے تسلیم مقصود اجل ۔ سونپ دے جان اس کو تا ہو بے خلل
جو ہوا صابر نہیں اندر بلا ۔ متصل درگاہِ حق وہ کب ہوا
نہ مرے جبتک نہ جاں کندن تمام ۔ بے کمال نہ وہاں پہنچے نہ بام

نتیجہ: جب خدائے تعالیٰ نے وجود انسان کو چالیس روز اپنی قدرت کے ہاتھ سے خمیر کر کے اربعہ عناصر سے اپنی صورت پر پیدا کیا اور اپنی روح کو اس میں پھونک کر صفت جمالی یا مکانی میں فرشتوں سے مسجود ہو کر وحدت سے عالم کثرت میں ظہور کیا اور اس میں جائے قلب کو اپنا گنج یا بیت اللہ یا تخت گاہ جو کہ سات اور گنج اور گوہر ہائے رنگا رنگ سے پُر اس کا ایک خزانہ سرِّ الٰہی ہے۔ قرار دیا۔ تو خود ہی اس کا عالم حیات میں حافظ ونگہبان ہوا۔ کیونکہ خالق کو اپنی مخلوق کی حفاظت اور قائمی کا ہمیشہ خیال ہے۔ اس واسطے جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کوّے سے فرماتے ہیں کہ اے کوّے اس قفس وجود انسان کو جس کو خدائے تعالیٰ نے اپنے کلام میں اَحْسَنَ التَّقْوِیْم اور نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ سے ذکر فرمایا ہے۔ اور اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ (حدیث قدسی شریف) میں آیا

Marfat.com

ہے۔ مت نوچ۔ خدا سے خائف ہو۔ کیونکہ اس میں میرا خداوند حقیقی رہتا ہے۔ وہ تجھ کو اس کا گوشت ہرگز نہیں کھانے دیگا۔ اس واسطے اُمید قوی ہے کہ انشاء اللہ وہ اس موقع نازک پر ترحم فرما کر میرا حامی و مددگار ہوگا۔ اور مجھ کو تیری بے رحمی سے ضرور ہی رہائی بخشے گا۔ اور اپنے دامن امن میں امن دے گا۔

۱۰۲۔ مَیں جانیا وَڈ ہَنس ہے تاں مَیں کیا سَنگ
جے جاناں بَگ بپڑا جَنم نہ بھِڑیں اَنگ

وڈ ہنس۔ راج ہنس، سنگ۔ صحبت، بگ۔ بگلا، انگ۔ وجود بپڑا۔ بے چارا

ترجمہ: میں نے جانا کہ یہ راج ہنس ہے۔ اس واسطے میں نے صحبت کی۔ اگر میں یہ جانتا کہ یہ بیچارہ بگلا ہے تو میں اس کے ساتھ اس جنم میں صحبت نہ رکھتا۔

مرد حال وقال کے بارے میں:

شرح: وَمَا يَسْتَوِى الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ (۳۵-۲۲) زندے اور مردے برابر نہیں۔

گرم و سرد و راحت و تکلیف و غم	جانبِ حق سے ہے نازل دم بدم
جوع و نقصِ مال و جانہاو ثمر	ہے طریقہ امتحان ہر بشر
ابتلاء کا ہے ہمارے یہ سبق	تا جُدا نامرد سے ہو مردِ حق

نتیجہ ظاہری: جب جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ادائے نماز معکوس کے لئے کنویں میں لٹکے ہوئے تھے تو ایک عیالی بھی آ کر لٹک گیا۔ جس کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو ایک سالک راہِ خدا جان کر اس کے ساتھ صحبت کی تھی اور یہ خیال کیا تھا کہ یہ بھی مدت سے جہد و ریاضت کرتے کرتے درجہ وصل تک پہنچ گیا ہے اور اس کا عشق بھی نہایت ہی دیرینہ ہے۔ اگر میں یہ جانتا کہ اس کو عشق خدا مجھے اس حالت میں دیکھنے سے پیدا ہوا ہے۔ تو میں اس بے چارہ مقلد کے ساتھ صحبت اور محبت نہ کرتا۔ کیونکہ ایک ہی وقت آسانی سے خدا کا وصل چاہتا ہے۔ اگر ہو گیا۔ تو اس کی قدر

Marfat.com

نہ ہوگی۔ اور نہ ہی اس سے خلقت کو فیض ہوگا۔ اس واسطے اگر میلے کپڑے کو رنگ چڑھایا جائے۔ تو اسے اچھی طرح سے رنگ نہیں چڑھتا اور داغ رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ خدا کا وصل بغیر دستِ بیعت اور صحیح تعلیم مرفوع الاجازت شیخ اور پوری صفائی دل اور ہر سہ فنائے تامہ کے نہایت ہی وشوار ہے۔ دیدار اور چیز ہے اور وصل اور شے ہے جس میں نہایت ہی فراق ہے۔ یکا یک دیدار ہو جانا امر نادر وَہبِ الٰہی ہے۔ اور جہد و ریاضت سے وصل باقی اور موثر ہے۔ جیسا کہ آئندہ روایت شلوک نمبر ۱۰۳ میں عیالی مذکور بباعث تقلید حسب دعائے جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ درجہ قطبیت پر مشرف و ممتاز ہوا۔ جو کہ مشیت ایزی پر مبنی و منحصر تھا۔

اس نتیجہ میں آنجناب نے حضرت مرشد کی فضیلت اور بے مرشد کی حقارت کا ذکر فرمایا ہے۔ اس واسطے عیالی کو بیچارہ بگلے سے تشبیہ دی ہے اور غیر جنس سمجھ کر اس کی صحبت سے نفرت ظاہر کی جو کہ از روئے شریعت اور طریقت عین واجب تھی۔

نتیجہ باطنی: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس وجود یا نفس کو پائیدار سمجھ کر اس کے ساتھ محبت کی تھی۔ اور نشہ جوانی میں مست ہو کر موت کو بھلا رکھا تھا اگر میں اس کو بیچارہ مکار بگلا سمجھتا اور فانی خیال کرتا تو اس کے ساتھ صحبت اور محبت نہ کرتا خواہ یہ کیسا ہی بگلے کی طرح دنیا کی نعمتوں اور خواہشات نفسانی کی مچھلیوں کے کھانے کے واسطے تاک لگائے کھڑا رہتا۔ تو بھی میں ہر وقت اس کو عبادت خدا میں جہد و ریاضت سے ذلیل و خوار رکھتا اور اس کے برخلاف ہی کرتا۔

اس شلوک میں بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وجود یا نفس بگلے کی مذمت اور عبادت خدا اور روح کی فضیلت کا بیان فرمایا ہے۔

۱۰۳۔ کیا ہنس کیا بگلا جاں کُو نظر کرے
جے تِس بھاوے اوہ فریدا کاگوں ہنس کرے

بھاوے۔ چاہے

Marfat.com

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کیا ہنس اور کیا بگلا اگر خدا کی نظر ہو تو جس کو چاہتا ہے وہ کاگ سے ہنس کر دیتا ہے۔

وہب اور فضل اور رحمت خاصہ کے بارے میں:

شرح: یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنٰتٍ (۲۵-۷۰) اللہ اُنکی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کرے گا۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۵ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اَللّٰہُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَہْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ (۴۲-۱۳) اللہ اپنے قُرب کے لئے چن لیتا ہے جسے چاہے اور اپنی طرف راہ دیتا ہے اسے جو رجوع لائے۔

جب کہ ہیں تجھ میں صفاتِ جبرائیل — عرش پر پرواز کر بے قال وقیل
ہیں اگر تجھ میں صفات گاؤ خر — رہ پڑا آخر پرائے ست پر
خاک میں سوتے ہیں جو بعضے کساں — ہیں وہ بہتر تر ز صدہا زندگاں
گور میں سوتے ہیں وہ بے گزند — زندہ جاں ہیں اکثر ان سے بہرہ مند

نتیجہ: اس شلوک میں جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نیک اور بد آدمی کا ذکر فرمایا ہے بد آدمی کو گناہوں سے اس کا نامہ اعمال سیاہ ہونے کے باعث سیاہ کوے سے تشبیہ دی ہے اور نیک آدمیوں کو نیکیوں سے اس کا سفید اعمال نامہ ہونے کے سبب ہنس سے تشبیہ دی۔ کیونکہ جو شخص خدا پر ایمان لاتا ہے۔ اور اس سے خائف ہو کر ہمیشہ اُس کی یاد میں مستغرق رہتا ہے تو وہ اس کے نفس کے بد اعمال کو روح کے نیک اعمال سے بدل دیتا ہے۔ بشرطیکہ آئندہ کو توبہ خالص کرے۔ کیونکہ اس کے فضل و رحمت اور بے نیازی کو کچھ پروا نہیں ہے۔ جس طرح وہ کرنا چاہتا ہے کر سکتا ہے۔

روایت: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ نماز معکوس کنواں میں لٹک کر شروع کی۔ تو ایک عیالی یعنی گڈریا بھی جنگل سے آ کر آپ کی تقلید کرنے کے لئے آمادہ ہوا۔ اس موقع پر اور تو وہاں اسے کچھ نہ ملا۔ مگر ایک کھبڑ یعنی رسن گھاس کا جس کو ماہل کہتے ہیں مِل گیا۔ اس کو پاؤں میں ڈال کر اس میں لٹک گیا۔ جب آپ باہر آئے تو اسے اس حال میں دیکھ کر معلوم کیا کہ یہ بھی کوئی دوستِ خدا ہے۔ جو کہ ماہل کے

Marfat.com

ساتھ لٹک کر قلبی شغل اور جہاد نفسی میں مشغول تھا۔ جب اُس سے ہم کلامی ہوئی تو معلوم ہوا کہ بجز تقلید اور کچھ تعلیم نہیں ہے۔ کیونکہ یہ صرف مجھے دیکھ کر آمادہ ہوا ہے۔ اس لئے آپ نے اس کے خلوص قلب کے عوض میں اس کے حق میں دعا فرمائی۔ حسب دعائے حضور جناب الٰہی میں اس کا فعل تقلیدی منظور ہوا۔ کیونکہ اُس نے ہمارے دوست کی تقلید کی ہے۔ اس واسطے وہ درجہ قطبیت سے مشرف ہوا۔ اور وہ درخت جنگل راوی ہے۔ اور یہ جہاد ریسمانی کے نام سے مشہور ہے۔ اور وہ ریسمان (رسّی، ڈوری وغیرہ) ابھی تک درگاہ عالیہ فردیہ میں بطور تبرک موجود ہے۔ یہ کوئی مقام تعجب نہیں ہے کہ آپ بغیر ریسمان کے لٹکتے رہتے۔ کیونکہ ثقل بشریت بالکل نہ رہا تھا۔ وجود مانند روح کے ہو گیا تھا۔ جب آپ نے عالم اسباب کا لحاظ رکھ کر وسیلہ ریسمان اختیار کیا تھا۔ اور یہ ریسمان ایک پاک دامن عورت نے اپنے ہاتھ سے کات کر دیا تھا۔ جس کا قصہ مشہور و معروف ہے۔

۱۰۴۔ کاگا سَب تَن کھائیو چُن چُن کھائیو ماس
دو نَین مَت کھائیو پِر دیکھن کی آس

کاگا۔ کوا، تن۔ وجود، ماس۔ گوشت، نین۔ آنکھ، پِر۔ خاوند (محبوب، پریتم)، آس۔ امید

ترجمہ: اے زاغ جسم کا گوشت چن چن کر کھا لیجیئو۔ مگر ہر دو آنکھ مت کھائیو کیونکہ مجھے اپنے خدا کے دیدار کی امید ہے۔

دیدار خدا کے بارے میں:

۱۰۵۔ کاگا نَین نکاس دُوں اور پِی کے ڈھ لیجائے
پہلے دَرس دکھائے کے تو پاچھے لیجے کھائے

نکاس۔ نکال، پی۔ خاوند، درس۔ دیدار، پاچھے۔ پیچھے

Marfat.com

ترجمہ: اے کوے میں پیارے کی خاطر ہر دو آنکھیں نکال دوں گا۔ بشرطیکہ پہلے مجھے دیدار کر لینے دے۔ بعد ازاں کھالینا۔

زاغ سے دیدار کی شرط پر آنکھیں نکال دینے کے بارے میں:

شرح: فَوَ اللّٰہِ لَا یَدْخُلُوْھَا حَتّٰی تَکُوْنُوْا کَالْبَرَۃِ الَّتِیْ تُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ۔ پس خدا کی قسم نہیں داخل ہوں گے اس میں یہاں تک کہ پگھل کر برف کی مانند باریک نہ ہو جاؤ گے جیسا کہ برف فنا ہوتی ہے تو پھر پانی نام رہ جاتا ہے۔ اسی طرح سے جب تک مجاہدات کثیر سے عبدیت کی نفی ہو کر ربوبیت نہ ہو تو فنا تامہ کا مرتبہ کب پا سکتا ہے ۔

رنج غربت کا نہ دیکھا تو نے یار — کب ملے معشوق کا تجھ کو دیدار
جب کرے نقد وجود اپنا نثار — دے بقائے دائمی پروردگار
قہر کے آگے سر اپنا کر فدا — ہمچو اسمٰعیل سر اپنا کٹا
یہ کٹانا وہ نہیں جس سے مرے — بَل حیاتِ جاودانی ہے ملے

روایت: یہ آخری دن جہاد کا دن سات سالہ میں روز شنبہ ۵۹۳ ہجری تھا کہ ایک زاغ سیاہ کلاں نے میرے سر پر بیٹھ کر بائیں آنکھ میں منقاری کی کہ خون بھی جاری ہو گیا۔ یہ فقیر ذاتِ پاک کے شوق میں عجز کر کے رونے لگا۔ اس وقت زبان سے گذشتہ شلوک فرمایا۔ تب اُس وقت غیب سے آواز آئی کہ اے بندۂ مقبولِ اللہ تعالیٰ "لاحول" پڑھ۔ کیونکہ یہ زاغ نہیں ہے۔ ابلیس علیہ اللعنت ہے۔ تجھے اللہ تعالیٰ کی طلب حقیقی سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ تیری عبادت اور مجاہدہ نفس کا منظور و مقبول ہوا" اور میں خضر ہوں۔ مجھ کو اللہ تبارک وتعالیٰ سے اول درجہ کا القاء ہوا تھا۔ میں نہر غدیر پر مراقب تھا۔ حکم ہوا کہ "تم بہت جلد جاؤ کہ ہمارے ایک دوست کو دشمن بگاڑنا چاہتا ہے صراط مستقیم سے۔ تم جا کر ہمارے پیارے اور عاشق صادق کو کہہ دو۔ اور خوش خبری دو کہ تمہارا جہاد مقبول ہوا۔ اور عشق کا اتم درجہ حاصل کر کے درجہ معشوقی میں اپنے نام فرد سے تجھ کو فردیت کے رتبہ سے سرفراز کیا۔ تو میرے جیسا فرید فرد ہوا۔ اور جو کچھ تو اپنی زبان سے کلام نکالا کرے گا۔ وہی میں قبول کر لیا کروں گا۔ اور اے میرے فرید فرد میں نے تم کو

Marfat.com

زبان غیب کا مؤثر کر دیا ہے۔ اور دو بار ارشاد ہوا کہ "جو فرید کہے سو ہو"۔ تیسری دفعہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔ اللہ پاک کرے سو ہو۔ فقیر فرید کہے سو ہو۔ اور خضر علیہ السلام کو حکم ہوا کہ تمام پیدائش آسمان و زمین میں آج سے بذریعہ اہل باطن پکار دو کہ اس کو بغیر نام فرید فرد کے کوئی نہ پکارے۔ چنانچہ تمام ابدال' اوتاد و رجال الغیب نے اسی وقت زمین و آسمان کی پیدائش میں یہ لقب پکار دیا۔ اسی روز سے بجز اس نام کے اور خطاب بند ہو کر یہی نام مشہور ہو گیا۔

۱۰۶۔ فریدا گور نمانی سَد کرے نگھریا گھر آوَ
سر پَر میں تھے آوَ نا مَرنُوہ نہ ڈر آوَ

گور۔ قبر، نمانی ، عاجز۔ سد۔ بلائے، سر پر۔ آخر کار، میں تھے۔ میرے پاس مرنوہ' مرنے سے

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قبر عاجزہ تجھ کو پکارتی ہے کہ اے بے وطن گھر میں آ۔ آخر کار تو نے میرے ہی پاس آنا ہے۔ مرنے سے مت ڈر۔

قبر کے پکارنے کے بیان میں:

شرح: هُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّفْقَهُوْنَ (۶-۹۸) 'وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا پھر کہیں تمہیں ٹھہرنا ہے اور کہیں امانت رہنا بے شک ہم نے مفصل آیتیں بیان کر دیں سمجھ والوں کے لئے

جو کیا چاہے منور گورِ تنگ — مت فراہم کر تو اس جا چوب و سنگ
گور کہتی ہے کہ بے وطن آ — کیونکہ تو نے مجھ کو چھوڑا ہے بھلا
گھر تیرا اصلی ہے تو جلد آ! — آخرش جب آنا ہے پھر فکر کیا

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ گور عاجزہ تم کو ہر دم پکارتی

Marfat.com

ہے کہ اے بے وطن اپنے اصلی گھر میں آ۔ کیونکہ آخر کار تو نے دنیا فانی سے کوچ کر کے میرے پاس ہی آنا ہے۔ ڈر مت آ۔ اس واسطے انسان کو اس پانچ روزہ زندگی پر گھمنڈ اور یاد خدا سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ رات اور دن دل و جان سے عبادت کر کے اپنے گھر کا ساز و سامان تیار کرنا چاہیے۔ جہاں کہ جا کر ہمیشہ رہنا ہے۔ اور عملوں کا بدلہ پانا ہے۔ یہ کیا عقل ہے کہ چند روزہ زندگی پر مبتلا و مفتون ہو کر جاودانی زندگی کا ہاتھ سے کھو بیٹھنا۔ یہ سراسر ایک سخت خسارہ ہے۔ اسی زندگی سے وہ زندگی ملتی ہے اگر کوئی کمر ہمت باندھے تو کچھ مشکل نہیں۔

۱۰۷۔ انھیں لوئیں دیکھدیاں کیتی چل گئی
فریدا لوکاں آپو اپنی میں اپنی پئی

لوئیں۔ آنکھیں، کیتی۔ کتنی، چل گئی۔ کوچ کر گئے، لوکاں۔ مخلوقات، میں۔ مجھے

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان آنکھوں کے دیکھتے دیکھتے کتنی ہی مخلوقات فنا ہو گئی۔ خلقت کو اپنی پڑی ہے اور مجھ کو اپنی پڑی۔

عبرت دہانی کے بارے میں:

شرح: اَوَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ۔ (۲۸-۷۸) کیا نہ جانا انہوں نے کہ تحقیق اللہ ہلاک فرما چکا ہے اُس سے پہلے کتنی سنگتیں (قومیں) جو اُس سے زیادہ رکھتے تھے زور اور زیادہ مال کی جمع

یہ جہاں محدود اس کی حد نہیں ۔۔۔ صد ہیں اسی معنی کے یہ نقش دنگیں
یہ جہاں تو خود ہماری جنس ہے ۔۔۔ جو نہیں ہم جنس ہے ڈھونڈو اسے
نیزۂ فرعون تھے گو سو ہزار ۔۔۔ چوبِ موسیٰ سے ہوئے رد ایک بار
سینکڑوں حکمت کے تھے دانا دلیر ۔۔۔ ہو گئے پل میں دم عیسیٰ سے زیر
سو ہزار دفتر اشعار تھے ۔۔۔ اُمّیٔ حق کے مقابل خوار تھے
ایسے مالک سے بھلا کس کی مجال ۔۔۔ سرکشی کا جو کرے دل میں خیال

Marfat.com

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تیری ان آنکھوں کے سامنے ہی دیکھتے دیکھتے ہزاروں تاجور، جبار اور متکبر اور گردن کش اور امیر اور وزیر اور شاہ، کیا اعلیٰ کیا ادنیٰ اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ ان کو تو اپنی پڑی اور تجھ کو اپنی ہر ایک کو اپنے اپنے وعدہ پر ضرور ہی یہاں سے ایک روز سفر کرنا ہو گا۔ (روز محشر ہر کوئی نفسی نفسی پکارے گا)

۱۰۸- آپ سواریں میں مِلاں مَیں مِلیاں سُکھ ہوئے
فریدا جے تُوں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہوئے

ترجمہ: اے فریدا اگر تو اپنے آپ کو سنوارے تو میں ملوں اور میرے ملنے سے دائمی سکھ ہو اور اگر تو میرا ہو رہے تو سب جگ تیرا ہو۔

ہستی موہومہ کے فنا اور وصل خدا اور حیات طیبہ کے القاء کے بارے میں:

شرح: مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ ۔ جو شخص اللہ کے واسطے ہوا، اللہ اُس کے واسطے ہوا۔

نفس کو اپنے اگر تو قتل کر — جہد بن حاصل ہے نیکی کا ثمر
جبکہ ہو اس نیش عقرب سے خلاص — قرب سے حاصل ہو تجھ کو اختصاص
مار کے پُر زہر دانتوں سے نکال — تا نہ کاٹے تجھ کو اپنے حسب حال
کس نے مارا نفس کو جز اولیا — ہاتھ سے دامن نہ کر ان کا رہا
رات اور دن فکر میں حق کے گزار — ہو فروغ روئے دلبر آشکار۔

نتیجہ: جب زاغ سیاہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر آ بیٹھا۔ اور بائیں آنکھ میں زور سے چونچ کی نوک ماری۔ تو اُسی وقت حضرت باری تعالیٰ سے اوّل درجہ کا القا ہوا کہ اگر تو اپنی ہستی موہومہ کے شرک کو دور کر کے میرے میں ہر سہ فنائے تامہ حاصل کرے تو میرے وصل سے حیاتِ ابدی عطا ہو۔ اور ارشاد ہوا کہ اگر تو ہمہ تن اور جان میرا ہی ہو۔ تو سب جگ تیرا ہو۔ یعنی سب تیری پیروی بجا لائیں۔ اور تجھ سے

Marfat.com

فیض یاب ہوں۔

۱۰۹۔ کندھی اُتے رُکھڑا کچرک بنھے دِھیر
فریدا کچے بھانڈے رکھے کچرک تائیں نیر

رکھڑا، درخت، کچرک، کتنی دیر تک، دِھیر، صبر، حوصلہ، تحمل، نیر، پانی۔

ترجمہ: کنارۂ دریا پر کا درخت کب تک قائم رہے گا۔

آخر عالمِ خلق کے ہر متنفس کے فنا کے بارے میں:

شرح: اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (۳-۱۱۶)

تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے ہرگز اُن کے کام مال اور اولاد نہ آئے گی اللہ کے آگے اور وہ دوزخ کے لوگ ہیں اور وہ اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

جب قضا پہنچے تیرے سر پر عیاں — گور سے پھر تجھ کو چارہ ہے کہاں
دیکھ سن کر پڑ رہا ہے تو مدام — ایک دانہ کے لئے اے نیک نام
بند تقدیر قضا ہے جو نہاں — دیکھتا ہے کون جز روشن دلاں
موت ہے جس کی نگاہ فتح یاب — ماباقوا کا اُس کو آتا ہے خطاب

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا فانی کے دریا کے کنارے پر کا درخت (انسان) کب تک استقلال اور ثابت قدمی سے کھڑا رہے گا۔ آخر اس کو ایک روز دریائے فنا بہا ہی لے جائے گا۔ جیسے کہ کچے گھڑے میں پانی کب تک رہ سکے گا۔ وہ تو آخر پانی سے ٹوٹ ہی جائے گا۔ اسی طرح یہ وجود بھی فنا ہو جائے گا۔

۱۱۰۔ فریدا محل نسکھن رہ گئے واسا آیا تل
گوراں سے نمانیاں بہسن روحاں مل

محل۔ وجود، نسکھن۔ خالی، واسا۔ رہنا، تل (ٹھکانہ)۔ قبر، گوراں۔ قبراں، سے۔ سینکڑوں،

Marfat.com

نمانیاں۔ عاجز۔ مل۔ مل کر۔

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محل خالی رہ گئے۔ کیونکہ ویرانہ میں رہنا پڑا اور ان کے بے شمار عاجز مکین قبروں میں دفن ہو جائیں گے۔

اس عالم فنا سے روحوں کے پرواز کرنے اور قبروں میں جا رہنے کے بارے میں:

شرح: وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ م بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ط وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ (۵۸:۲۸) اور کتنے شہر ہم نے ہلاک کر دیئے جو اپنے عیش پر اترا گئے تھے تو یہ ہیں ان کے مکان کہ ان کے بعد ان میں سکونت نہ ہوئی مگر کم اور ہمیں وارث ہیں۔

آگ شہوت سے جلیں کب اہل دین ۔ باغیاں پہنچیں ہیں تا قعر زمین
خاک قاروں پر ہوا حکم خدا، ۔ وہ بمال اندر زمین کے دھس گیا

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محل خالی رہ گئے کیونکہ اُنکے مالک قبرستان میں جا سوئے۔ اور بعد ازیں سینکڑوں عاجز روحیں (مراد مردہ انسان) اپنی اپنی باری پر اس میں جا کر سوئیں گی اور تا قیامت وہاں سوئی رہیں گی۔

۱۱۱۔ آکھیں شیخاں بندگی چلن اج کہ کل!

آکھیں۔ کہنا، شیخاں۔ پیروں کو،

ترجمہ: بزرگوں کو بندگی کہنا کہ وہ ابھی آج یا کل روانہ ہو گا۔

رحلت کے بارے میں:

شرح: اَلدُّنْيَا سِجْنٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَجَنَّةٌ لِّلْكَافِرِيْنَ دنیا نیکوں کے لئے قید خانہ ہے اور بُروں کے لئے بہشت۔

چھوڑ یہ زندانگی و روح پاک ۔ کیوں کریں ماتم کریں کیوں جامہ چاک
جو کہ ہے خود خسروانِ دین وہ ۔ خوش گئے کر ترک یہ سجن وہ

Marfat.com

توڑ کر زنجیر و قفل خاک داں　　اوج دولت پر گئے وہ شادماں

نتیجہ: اس شلوک میں جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس جہان فانی سے اپنی رحلت کا ذکر فرما کر فرماتے ہیں کہ اب میری بندگی بھی مرحوم بزرگوں کی مقدس ارواح کو کہنا کہ وہ بھی آپ کی طرح آج یا کل اس دارالمحن دنیا فانی سے کوچ کر کے اور حیات و ممات بے شمار درد والم سے نجات پا کر آپ کے زمرۂ اولیاء میں کہ جن کو نہ کسی طرح کا خوف اور حزن ہے شامل ہو گا۔

۱۱۲- فریدا موتے دا بنّا ایوے دِسّے جیوں دریا دی ڈھاہ
اَگّے دوجک تپیا سُنیئے ہول پوے کہاہ

بنا۔ کنارہ، دوجک۔ دوزخ،

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ موت کا کنارہ اس طرح نظر آتا ہے جیسے کہ دریا کی ڈھاہ آگے دوزخ تپے ہوئے میں سے ہائے ہائے کی آواز آتی سنائی دیتی ہے۔

موت اور دوزخ کے جوش کے بارے میں!:

شرح: وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ (۸۱-۱۲) وَ بُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِمَنْ یَّرٰی (۷۹-۳۶) اور جس وقت دوزخ تپایا جائے گا، اور دوزخ ہر شخص کے روبرو کیا جائے گا۔ اِذَآ اُلْقُوْا فِیْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِیْقًا وَّهِیَ تَفُوْرُ تَكَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ (۶۷-۷،۸) جس وقت دوزخی اس میں ڈالے جائیں گے اس وقت اُس کا چنگھاڑنا سنیں گے کہ وہ جوش کھائے گا معلوم ہوتا ہے شدت غضب سے پھٹ جائے گا۔

ہو تو باہر اس مکاں سے تیر سا　　کیونکہ نکلا اُس سے جو سیدھا گیا
ہے یہی ارشاد شاہ مرسلاں　　نفس کا قصہ ہے غزووں سے کلاں
کر چکے ہم جنگ ظاہر کے تمام　　اب جہاد نفس کا ہو انصرام

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دریائے موت کا کنارہ اس

Marfat.com

طرح نظر آتا ہے جس طرح کہ دریا کی ڈہاہ کا زور وشور اور آگے دوزخ اس طرح کا تپا ہوا نعرہ زن ہے کہ "هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ" یعنی اور لاؤ اور لاؤ۔ اور اس میں سے دوزخیوں کی ہائے ہائے کی آوازیں دور سے آتی ہوئی سنائی دیتی ہیں۔

۱۱۳- اِکناں نُوں سَب سُوجھی آئی اِک پھِر دے بے پرواہ
عمل جے کیتے دُنی وِچ سے درگاہ اِکواہ،

دنی۔ دنیا، اکواہ۔ گواہ،

ترجمہ: ایک تو ایسے ہیں کہ جن کو سب سمجھ آ گئی ہے اور ایک ایسے ہیں جو کہ بے فکر ہو کر پھر رہے ہیں۔ جو عمل اُنہوں نے دنیا میں کئے وہ آخرت میں گواہ ہو جائیں گے۔

بعض کے اہل معرفت اور بعض کے خدا یاد سے غافل ہونے اور اُن کے عملوں کے آخرت میں گواہ ہو جانے کے بارے میں:

شرح: اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ (۱۰-۹) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اُن کو اُن کا رب راہ دے گا اُن کے ایمن کی طرف بہشتوں میں اُن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰهُمُ النَّارُ (۱۰-۷) تحقیق وہ لوگ جو خدا کے ملنے کی اُمید نہیں رکھتے ہیں اور دنیا کی زندگی پر خوش ہو کر اسی پر مطمئن ہو گئے ہیں اور جو ہماری آیتوں سے غافل ہیں ایسوں کی جائے پناہ دوزخ ہے۔

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (۳۶-۶۵) آج ہم اُن کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے ان کے ہم سے بات ہاتھ کریں گے اور اُن کے پاؤں گواہی دیں گے ان کے کئے کی۔ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (۱۷-۳۶) تحقیق کان اور آنکھیں اور دل ان

Marfat.com

تمام سے پوچھا جائے گا۔

ہیں جہاں میں دو صدائیں غیب کی　　کس صدا کا ہے تو طالب اے اخی

یک صدائے متقی ہیں بہرہ یاب　　دوسرے سے ہیں شقی از بس خراب

کافروں کو کفر کے اندر علو　　مومنوں کو سر بسر ایماں کی بو

نتیجہ: ایک تو ایسے شخص ہیں جو بذریعہ برزخ پیر کامل مرفوع الاجازت کے صراط مستقیم کی حقہ، تعلیم و تلقین حاصل کر کے ہر طرح سے مطمئن ہو گئے ہیں۔ اس وجہ سے وہ اس دنیا فانی کو دغا بازی اور فریب کا جال سمجھ کر ہر وقت یادِ خدا میں دل و جان سے مصروف و مشغول رہتے ہیں۔ اور اپنی حیاتِ مستعار کا ایک دم بھی ضائع نہیں گزارتے ہیں۔ اور ایک ایسے ہیں جو کہ یادِ خدا سے غافل اور بے فکر پھر رہے ہیں۔ اُنکو مرنے کا کچھ فکر نہیں ہے۔ لیکن رات دن دنیا کی حرص ہی حرص ہے۔ وہ جو عمل اس دنیائے فانی میں کریں گے وہ روزِ قیامت اُن کے مقابل میں گواہ بن جائیں گے۔

۱۱۴- فریدا دَریا دے کَنّے بَگلا بیٹھا کیل کرے

کیل کریندے ہنجھ نُوں اَچنتے باج پئے

کیل۔ خوشی، مسرت، اچنتے۔ یکا یک، باج۔ باز، پئے۔ پڑے

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دریا کے کنارے پر بگلا بیٹھا خوش ہو رہا ہے۔ اسی اثنا میں یکا یک قضا کا باز پڑا۔

دریائے دنیا کے کنارے پر روح انسان کے بگلے کو عیش و عشرت کرتے ہوئے قضا کا باز پڑنے کے بارے میں:

شرح: اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ (۲۸-۷۶) اور جس وقت اُن کو اُنکی قوم نے کہا نہ اترا تحقیق خدا اِترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ۔ (۱۵-۷۲) تحقیق وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔

شیخ فارغ از جفا ہا و خلاف　　ہمچو ماہ رو کر لیا اندر غلاف

Marfat.com

با اجل خوش با ازل خوش شاد کام　　فارغ از تشنیع و گفت خاص و عام
موت کو ہر وقت اپنے سنگ جان　　غافل اس سے ہو نہ ہرگز اے جوان

نتیجہ جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دریائے دنیا کے کنارہ پر لذیذ لذیذ نعمتوں اور خواہشوں کی مچھلی سے سیر ہوا۔ روح انسان کا بگلا خوش ہو رہا ہے اور ہر وقت عیش و عشرت سے اوقات بسر کر رہا ہے۔ اور خدا کی یاد سے غافل ہو رہا ہے اس وقت اس حال میں اس بگلے پر ناگاہ ھادم اللذات (لذتوں کے نیست کرنے والا) فرشتہ موت کا باز پڑا۔

۱۱۵- باج پئے تِس رَب دی کیلاں وِ سرّیاں
جو مَن چِت نہ چیت سَن سو گالیں رب کیاں

وسریاں۔ بھول گئیں، چیت۔ دل، کیلاں۔ خوشیاں، موج بہار۔

ترجمہ: اُس پروردگار کا باز پڑا۔ سب آرام وچین بھول گیا۔ جو شخص دل سے خدا کو یاد نہیں کریگا اس کا ایسا ہی حال ہوگا۔

موت کا باز پڑنے سے عیش وعشرت بھول جانے کے بارے میں:

شرح: قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِىْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ (۳۲-۱۱) تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے پھر اپنے ربّ کی طرف واپس جاؤ گے۔

جو حضور اولیا سے دور ہے　　بارگاہ حق سے وہ مہجور ہے
سایہ شاہان طلب کر تو شتاب　　تا ہو اس سایہ سے بہتر ز آفتاب
کیوں پھرے ہے جا بجا و کو بکو　　جستجو کر جستجو کر جستجو
آج کے دن گور تیرا گھر ہوا　　وارثوں کی مِلک تیرا زر ہوا

نتیجہ: اُس پروردگار کا باز پڑا۔ دنیائے فانی کا چند روزہ تمام عیش وعشرت بھول گیا۔ اور ایک ہی آن میں بے ہوشی اور حیرت کا عالم وجود پر طاری ہو گیا اور مرغ روح

Marfat.com

قفس بدن سے نکلتا نکلتا اور حلق میں آتا آتا فوراً پرواز کر گیا۔ جناب پروردگار باری تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی علائق دنیاوی سے منقطع ہو کر اور خلوت میں بیٹھ کر دل سے خدا کا نام نہیں لے گا۔ اُس پر بلا شک فرشتہ موت کا باز ناگہاں پڑے گا۔ اور اُسے فنا کر کے اپنا شکار روح اڑا لے جائے گا۔

۱۱۶۔ ساڈھے ترَے مَن دِیہوڑِی چلّے پانی اَنّ
آیو بندہ دُنی وِچ وَتّیا سُونی بَنّھ

ترے۔ تین، دیہوڑی۔ وجود، ان۔ اناج، دنی۔ دنیا، سونی۔ خالی، ویران، بنھ۔ گٹھڑی۔

ترجمہ: ساڑھے تین من کا جسم پانی اور اناج کے بھروسہ پر چلتا ہے۔ انسان دنیا میں آ کر اس کی حرص میں اُلجھ گیا۔ کوئی نیک عمل نہ کیا اور خالی گٹھڑی لے کر دنیا سے چلا گیا۔

پانی اور اناج کے سہارے وجود کے حرکت کرنے اور حرص دنیا میں انسان کے گرفتار ہونے کے بارے میں:

شرح: مَا اَمَلَا اٰدَمِیٌّ وِعَا اَشَرَّمِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ ثُلُثٌ طَعَامُہٗ وَثُلُثٌ شَرَابُہٗ وَ ثُلُثٌ لِنَفْسِہٖ ۔ آدمی کسی برتن کو جو بہت شریر ہو پُر نہیں کرتا ہے پیٹ سے آدم کے بیٹے کے موافق اس طرح ہے کہ تیسرا حصہ پیٹ کا پُر ہو کھانے سے اور تیسرا حصہ پینے سے اور تیسرا حصہ سانس لینے کے واسطے۔

حرص دنیا سخت تجھ کو قید ہے   جو کوئی اس میں پھنسا نہیں آزاد ہے
ہے تو چاہے چھوٹنا اس سے اگر   رات دن دل سے خدا کی یاد کر

نتیجہ: ساڑھے تین من کا جسم انسان خورد و نوش کے سہارے سے حرکت کرتا ہے۔ یہ اول ہی اول بوقت پیدائش پاک اور صاف تھا۔ اور گناہوں کے بوجھ سے بالکل سبک تھا۔ لیکن جب انسان اس دنیائے فانی میں آ کر اور وعدہ خدا سے غافل ہو کر

Marfat.com

حرص دنیا میں پڑا۔ تو وہ شہد کی مکھی کی طرح اس میں اُلجھ کر ایسا گرفتار ہو گیا کہ پھر نکلنا مشکل ہو گیا۔ اور گناہوں کا بوجھ بھی روز بروز بباعث غفلت اور غلبہ نفسانیت بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ خود بوجھ ہی بوجھ ہو گیا۔ جس کو اٹھا کر کسی روز اس عالم فانی سے عالم بقا کی طرف روانہ ہو جائے گا۔ اور اس بوجھ کے عوض میں ہزار ہا طرح کے عذاب دوزخ اٹھائے گا۔ اور ہر وقت حسرت کا ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا۔

۱۱۷۔ ملک الموت جاں آوسی سب درواجے بھنّ
تنہاں پیاریاں بھائیاں اَگّے دِتّا بنّھ

ملک الموت۔ فرشتہ موت، درواجے۔ دروازے، اَگّے۔ آگے

ترجمہ: جب فرشتہ موت سب دروازے توڑ کر آئے گا۔ تو سب پیارے بھائی باندھ کر اُس کے حوالے کر دیں گے۔

ملک الموت کی آمد کے بارے میں:

شرح: اِنَّ الْمَوْتَ يَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ الرِّزْقُ۔ (حدیث) تحقیق موت بندہ کی متلاشی ہے جیسے رزق متلاشی بندہ کا۔

موت ہے ہر دم تیرے پیچھے لگی ہو نہ غافل اس سے تو یک دم کبھی
گر تو چاہتا ہے حیاتِ جاوداں کر فنا تو ذات میں اپنی رواں

نتیجہ: جب فرشتہ موت حلقہ وجود کے تمام ظاہری اور باطنی خواہشوں کے دروازوں کو توڑ کر اور فنا کے اندر آ جائے گا تو اس کے سب خویش وعزیز واقربا اور اعضاء جو کہ ہمیشہ ساتھ رہتے تھے اور ہر وقت مدد دیتے رہتے تھے۔ الگ ہو جائیں گے اور روح کو اس کے حوالے کر دیں گے۔ وہ بحکم الٰہی اُسے قبض کر کے اور اپنی زنبیل میں ڈال کر فوراً پرواز کر جائے گا۔

Marfat.com

۱۱۸- ویکھو بَندہ چلّیا چَوْنہہ جَتیاں دے کَندھ
فریدا عمل جے کیتے دُنی وِچ دَرگہ آئے کم

کندھ۔ کاندھے، دنی۔ دنیا، درگہ۔ درگاہ، کم۔ کام

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اے لوگو! دیکھو بندہ کو چار آدمی کندھوں پر اُٹھائے ہوئے قبرستان کو لے جا رہے ہیں۔ جو عمل دنیا میں کئے۔ وہ درگاہِ خدا میں کام آئیں گے۔

بندہ کو قبرستان میں لے جانے کے بارے میں:

شرح: مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا (۴۱-۴۶) جس شخص نے نیک عمل کیا پس اپنی ذات کے واسطے اور جس شخص نے بُرا کیا پس اُس پر ہے۔

روح جب جاتی ہے تن کو چھوڑ کر — بولتا ہے تن کے تئیں بے خبر
ہائے کیا دے گا خدا کو تو جواب — ہائے کیا دے گا خدا کو تو حساب
مال و زر کی آرزو میں جو جیا — آج تو پاتا ہے اپنا سب کیا

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندے کو مرنے کے وقت یہ آواز آتی ہے کہ فلاں شخص مر گیا۔ اور چار شخصوں کے کندھوں پر اُٹھائے ہوئے قبرستان جا رہا ہے۔ وہاں دفن کیا جائے گا۔ اور جو عمل اُس نے اس دنیائے فانی میں کئے ہیں وہ آگے درگاہ خدا میں کام آئیں گے اور ان کا اجر ملے گا۔

۱۱۹- فریدا ہُوں بَلِہاری تِن پَنکھیاں جنگل جِنّھاں وَاس
کنکر چُگن تھَل وَسّن رَب نہ چھوڑن پَاس

ہوں۔ میں، بلہاری، صدقے قربان۔ پنکھی، پنچھی پرندے (مراد درویش) واس، ٹھکانہ، کنکر۔ ساگ پات (روکھی سوکھی)۔ تھل، ریگستان، جنگل۔

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اُن درویشوں پر

Marfat.com

قربان ہو جاؤں۔ جو جنگل میں رہتے ہیں۔ اور خود رو اشیاء زمین سے کھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی یاد نہیں چھوڑتے۔

عارفان باللہ کے بارے میں:

شرح: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ○ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ (۳-۱۶۹) وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ○ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (۶۵-۲-۳) مگر گمان کرو تم اُن لوگوں کو جو مارے گئے بیچ راہ خدا کے مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں نزدیک رب اپنے کے، رزق دیئے جاتے ہیں۔ خوش ہیں ساتھ اُس چیز کے جو دیا اُن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے۔

۲۔ اور جو شخص ڈرتا ہے اللہ سے اس کے واسطے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔

عاشقوں کو سوز ہے ہر دم علاج　　گاؤں ویراں پر نہیں عشر و خراج
جو تیرے دل میں ہے دلبر کی تلاش　　درد کی نشتر سے دے دل کو خراش
کر توکّل ہو خدا کا جو حبیب　　کر توکّل ہو تجھے جنت نصیب

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنگل میں گوشہ نشین درویشان خدا پر قربان جاؤں جو تارک الدنیا اور یادِ الٰہی کے دریائے استغراق میں مستغرق ہو کر جنگل میں بیٹھے رہتے ہیں اور ہر وقت ہر ایک سانس کو یادِ خدا میں صرف کرتے ہیں اور کھانے پینے کی پروا نہیں رکھتے۔ لیکن اگر اشد ضرورت ہو تو وقتاً فوقتاً درختوں کے لاوارث گرے ہوئے پھل، پھول، پتوں اور خود رو پودوں پر گذارا کرتے ہیں۔ اپنے ہاتھ سے توڑ کر نہیں کھاتے۔ کیونکہ دنیا کی ہر شے میں جان ہے۔ اور وہ اپنی تسبیح سے ذاکر ہیں۔ اس واسطے بعضے تو صبر اور توکل پر گزارہ کرتے ہیں۔ جیسا کہ جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک کاٹھ کی روٹی پر متوکل ہیں۔ اور بعد ازاں غذائے نوری سے مطمئن ہوئے۔

Marfat.com

۱۲۰- فرید ارت پھری وَن کنبیا پت جھڑے جھڑ پاہ
چارے کھونڈاں ڈھونڈھیاں رہن کتھاؤ ناہ

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ موسم بدل گیا۔ وَن (کا درخت) کانپا۔ اور پتے جھڑنے لگے۔ اس وقت چاروں طرف میں نے ڈھونڈا لیکن رہنے کی کوئی جگہ نظر نہ آئی۔

ضعیفی کے باعث جسم کے کانپنے اور اعضا کے سست ہونے کے بارے میں:

شرح: لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنْهُ اِلَّا اِلَیْہِ اللہ کے سوائے اُس سے کوئی جائے پناہ اور جائے نجات نہیں۔

حق کہا دنیا پہ ہو مت مبتلاء　　کیا ہے دنیا سخت فتنہ اور بلاء
آہ کیسے بادشاہاں و امیر　　آہ کیسے نوجوان و طفل و پیر
آہ کیسے دلبراں و گل رخاں　　ہاتھ سے دنیا کے ہو گئے بے نشاں

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جسم کے وَن کے (درخت پر) بڑھاپے کا موسم آ گیا۔ کہن سالی اور ضعیفی کے باعث یہ کانپنے لگا اور اس کے اعضاء کے پتے سب مرجھانے لگے اور غذا صحیح طرح ہضم نہ ہونے سے سب اعضاء بیکار اور سست ہو کر عبادت نہیں کر سکتے ہیں۔ اب ہم نے جب غور سے چاروں طرف دیکھا تو موت کے کلہاڑے سے بچنے کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ اور نہ کوئی اس موقع پر مددگار ہے۔ اگر ہے تو خدا ہی ہے۔ اس شلوک میں آنجناب نے اپنی حالتِ پیری اور ضعیفی کا ذکر فرمایا ہے۔

یہ چاروں آئندہ شلوک جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حبس کبیر پنج سالہ سے نکلوائے جانے اور خلاصیت کلی مجددی اور خطاب زہد الانبیائی عطا ہونے کے وقت بابا غریب نواز صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور بابا قطب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں حاضر ہوتے ہی فرمائے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

Marfat.com

۱۲۱- فریدا پاڑ پٹولا دھج کری کنبلڑی پہریو
جنہیں ویسیں شوہ ملے سیئی ویس کریو

پاڑ۔ پھاڑ کر، پٹولا۔ چھوٹے چھوٹے کپڑے (جیسے لڑکیوں کی گڑیوں کے پٹولے)، کری۔ کرکے، کنبلڑی۔ کملی، بھورا، شوہ۔ محبوب (خدا)، سیئی۔ وُہی، ویس۔ لباس (بھیس)

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تجھے کپڑے پھاڑ کر اور چیتھڑے بنا کر سیاہ روئی کی گودڑی پہننی چاہیے۔ کیونکہ جس لباس سے تجھے خدا ملے وہی پہننا افضل ہے۔

یہدی من منیب یعنی کسب کے بارے میں:

شرح: فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا (۱۸: ۱۱۰) اور جو آدمی اپنے پروردگار کے ملنے کی اُمید رکھے پس اُس کو چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

عاشقاں حق دین و دنیا سے جُدا ‏ ‏ ‏ ‏ عاشقوں کا مذہب و ملت خدا
جو خدا کی یاد میں مشغول ہے ‏ ‏ ‏ ‏ وہ خدا کا دوست و مقبول ہے

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے فرید جہد و ریاضت سے اپنی ہستی موہومہ کے پارچہ کو ذکر اور نفی سے پھاڑ کر اور ذات میں فنائے تامہ کی کفنی یا گودڑی بنا کر پہن تا کہ تجھے وصل الٰہی حاصل ہو۔ اور وہی لباس پہن کر ہر وقت استقلال اور استقامت کے ساتھ اسی راستہ پر چل۔ جو کہ تجھے تیرا پیر بتائے۔ کیونکہ وہ منزلوں کی راہ اور رسم سے بے خبر نہیں ہیں۔

۱۲۲- فریدا کائے پٹولا پاڑیئے کنبلڑی پہرے
گھر ہی بیٹھیاں شوہ ملے جے نیت راس کرے

Marfat.com

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چیتھڑوں کی گودڑی بنا کر پھرنے کی کیا ضرورت ہے اگر نیت درست کرے تو گھر ہی بیٹھے خدا ملے۔

بذریعہ خلوص قلب وہب کے بارے میں:

شرح: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ ۔ تحقیق خدا تمہاری صورتوں اور مالوں کی طرف نہیں دیکھتا ہے۔لیکن تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے۔

دیکھتا ہوں دل کو میں اور حال کو ۔۔۔ نے ظواہر اور نہ قیل و قال کو
ناظر دل ہوں اگر خاشع ہے وہ ۔۔۔ گو کہا جو اُس نے ناخاضع ہے وہ

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چیتھڑے پھاڑ کر اور گودڑی بنا کر کس واسطے پہنتا ہے۔ اگر تو خلوص قلب سے خدا کو یاد کریگا۔ تو وہ تجھے گھر بیٹھے ہی مل جائے گا۔ لیکن اس امر میں مرفوع الاجازت شیخ کامل کی دستِ بیعت اور تعلیم و تلقین کا حاصل کرنا نہایت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ اس کی پیروی کے بغیر کوئی شخص اپنی منزل مقصود پر نہیں پہنچا ہے۔ اور واصلِ حق نہیں ہوا ہے۔ اس لئے ہر شخص کو لازم ہے کہ نفسانیت کے خوف اور مذہب کے وہم کو دور کر کے پیر روشن ضمیر یا دستگیر پکڑے۔ کیونکہ شاہ کے بغیر کچھ پت نہیں ہے اور گورد کے بغیر گت نہیں ہے۔

۱۲۴۔ فریدا گربھ جنہّاں وَڈیائیاں دھن جوبن آگاہ
خالی چلّے دُنی سیو ٹبّے جیُوں مینہاہ

گربھ۔ غرور، وڈیائیاں۔ فخر دنیا، دھن۔مال، جوبن، حسن جوانی، دُنی۔ دنیا، مینہاہ۔ بارش، ٹبے۔ ٹیلے۔

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی جن کے پاس دولت اور حسن اور تکبر کا بے شمار فخر ہے۔ ایسے آدمی اس دنیا فانی سے ریت کے ٹیلے پر بارش کی طرح خالی جائیں گے۔

Marfat.com

باعث تکبر اور فخر اور مال اور حسن خدا سے غافل ہو کر اس دنیا سے خالی ہاتھ کوچ کرنے کے بارے میں:

شرح: اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ نِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ط ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ہ

(۱۸-۱۴) وہ لوگ جو اپنے رب سے کافر ہوئے ان کے اعمال مانند خاکستر کے ہیں جس کو سخت اندھیری اُڑا لے جاتی ہے جو کچھ انہوں نے کمایا اس پر ذرّہ بھی قادر نہیں ہوں گے اور یہ گمراہی ہے دور کی۔

کام اس عالم کا غفلت میں نہاں | ہوشیاری ہے بلائے ناگہاں
نیک اعمالی سے ہے حاصل نجات | بدعمل چوں مار ہیں بعد از ممات
تن سے اور دنیا سے ہو یکسر جدا | روح پہنچے اور ہی عالم میں جا

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جن شخصوں کو شان و شوکت اور مال و دولت کا فخر ہے وہ یہاں سے اس طرح خشک اور بے مراد رہ کر کوچ کر جائیں گے جس طرح بارش سے ریت کا ٹیلہ صاف خشک' اس واسطے کہ خواہ اس پر کتنی بارش ہو' وہ فوراً اس میں سرایت کر جاتی ہے اور زراعت کو ذرّہ بھر فائدہ نہیں بخشتی ہے۔

تشریح: مرشد کی دستِ بیعت اور تعلیم کے بغیر صراط مستقیم ہرگز نہیں ملتا ہے اسی سے نیک عملوں کی حفاظت ہوتی ہے کیونکہ ان کی متابعت کے بغیر جو عمل ظہور میں آتا ہے وہ کسی نہ کسی طرح بلا اجر ضائع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ شیطان انسان کا ظاہر گمراہ کرنیوالا دشمن ہے۔ اور ہمیشہ اس پر غالب ہے۔

۱۲۴۔ فریدا گور بِن نہ وڈیائیاں دھن جو بن اسگاہ
خالی چلّے دُنی رسیوں ٹبّے جیوں مینہاہ

اسگاہ۔ بے شمار، دنی۔ دنیا، جیوں۔ جیسے، مینہاہ۔ بارش، گور۔ مُرشد (گرو)

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرشد کے بغیر نہ عزت اور

Marfat.com

نہ مال اور نہ حسن حاصل ہوتا ہے کیونکہ اس کے بغیر دنیا فانی سے ریت کے ٹیلے پر بارش کی طرح خشک ہو جائیگی۔

پیر کی دست بیعت اور متابعت کے بغیر فضیلت بیشمار مال اور حسن ٹیلۂ ریت کی بارش کی طرح بلا مفاد ہے:

شرح: وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا (۲۴-۳۹) جو لوگ کافر ہوئے ان کے عمل سراب کی طرح ہیں۔ جسے کہ پیاسا پانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب اُس کے پاس جاتا ہے تو کچھ نہیں پاتا۔

عقل جزوی کو جو ہے انکار عشق | صاحب سر سے کھلیں اسرارِ عشق
زیرک و دانا ہے لیکن بے وفا | بن فنا دیکھو ملک شیطان کا
ہیں ولی حق سرافیل زماں | جیسے مردے کو حیاتِ جاوداں
جان ہائے مردہ اندر گورتن | ہوں نوا سے ان کے جنباں درکفن

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرفوع الاجازت مرشد کامل کے دستِ بیعت اور تعلیم و تلقین اور پیری اور نفی کے بغیر دنیا کی عزت اور مال اور حسن کسی کام کا نہیں ہے کیونکہ اس کے بغیر وہ یہاں سے ایسے بلا مفاد آخرت خالی ہاتھ جائیں گے۔ جیسے ریت کے ٹیلے پر بارش (جو لمحوں میں ریت کے اندر سرایت کر جاتی ہے)

تشریح: اگر کوئی شخص مال اور عزت اور حسن اور فخر دائمی اور عقبائی کا آرزومند ہے تو کسی مرفوع الاجازت شیخ کی دستِ بیعت اختیار کرے۔ اور اس کے ارشاد کے بموجب جہد و ریاضت پر کمر باندھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ امید قوی ہے کہ وہ درجہ بقا پر پہنچ کر حیاتِ طیبہ سے مشرف و ممتاز ہوگا۔

۱۲۵- فریدا انھاں مکھ ڈراونے جنھاں وِساریو ناؤں
اتھے دُکھ گھنیریاں اگے ٹھور نہ ٹھاؤں

Marfat.com

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنہوں نے خدا کو بھلا دیا۔ اُن کے چہرے مسخ ہو جائیں گے دنیا میں اُن کو تھوڑا عذاب اور آخرت میں بے شمار ہوگا۔

میدان حشر میں اعمال بد کے باعث مسخ اشکالِ کے بارے میں:

شرح: وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ (۳۲-۲۱) البتہ ہم اُن کو دنیا میں تھوڑا عذاب اور آخرت میں بہت ہی چکھائیں گے۔

ہے حسد چوں گرگ باطن میں نہاں — گرگ ہو آخر اُٹھیں گے حاسداں
جو حریفانِ شکم ہیں جیفہ خوار — خوک کی مانند ہوں روز شمار
ہو زنا کاروں کا پُر بُو بدن — ہوں شرابی جملہ واں گندہ دہن
گندگی جو دل میں ہے اُن کے عیاں — حشر کے اندر ہو محسوس وعیاں

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنہوں نے خدا کا نام فراموش کر دیا ہے اُن کو اس دُنیا میں رنج والم اٹھانے پڑیں گے۔ اور آخرت میں اُنکی تکالیف تو بہت ہی ہیبت ناک اور خوفناک ہو جائیں گی۔ یعنی میدان حشر میں بندر، بھیڑیئے اور سور کی شکلوں میں اُٹھ کر دوزخ کے عذاب کے لائق ہو جائیں گے۔ کیونکہ زمانہ سلف کی امتوں کی طرح اب گناہ کے باعث اُمت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر اُمت ہائے کا اس دنیائے فانی میں چہرہ مسخ نہیں ہوتا ہے۔ اور نہ عذاب اور عتاب اور قہر الٰہی آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ لیکن کثرت گناہوں سے دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی غور سے سوچے تو یہ بھی ایک سخت عذاب ہے۔ کیونکہ دل کا سیاہ ہونا، گویا ایک مسخِ باطنی اور علامت سلبِ ایمان ہے۔ اس واسطے دل کو کثرت گناہوں سے سیاہ نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیشہ عبادت خدا اور ذکر الٰہی سے مجلّا کرنا چاہیے۔ تاکہ گناہوں سے بچے اور نور الٰہی کی ضیاء اور بصیرت سے نیک و بد میں امتیاز رکھے۔ یہی علامت صاحب ایمان کی ہے۔ اور یاد رکھو کہ اگر انسان کا دل ہر وقت گناہوں کی طرف راغب ہے تو نفسِ امارہ کے غلبے کی علامت ہے۔ اس میں خطرہ ایمان ہے۔ اور اگر کسی نیک شخص سے اس نے تعلیم پا کر اور نفس امارہ کے برخلاف ہو کر عبادت اور ذکر الٰہی میں کمر ہمت باندھ لی ہے

Marfat.com

تو امید قوی ہے کہ کسی روز جہد و ریاضت سے شغل اور ذکر کے ساتھ اُس کا نفس امارہ کشتہ اور متبدل ہو کر کندن روحی طلا ہو جائے گا۔ بشرطیکہ کسی مرفوع الاجازت شیخ کامل کی دستِ بیعت اختیار کی جائے، کیونکہ ایسے مکار اور پُر فنون کے پنجہ ضلالت سے آزاد کرنا کسی شیخ اکمل کا ہی کام ہے۔ ہر اوباش کا کام نہیں ہے۔

۱۲۶۔ فریدا پِچھّل رات نہ جاگیو جیوندڑو مویوہ
جے تَیں رَبّ وِساریا تَیں رَب نہ وِساریوہ

وساریا۔ بھلا دیا

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تو پچھلی رات بیدار نہ ہوا۔ تو جیتے جی مُردوں میں داخل ہوا۔ اگر چہ تو نے خدا کو بھلا دیا ہے لیکن خدا نے تجھے نہیں چھوڑا ہے۔

بوجہ غفلت اور غلبہ نفسانیت ذکر الٰہی سے مردہ ہونے کے بیان میں:

شرح: مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُوا الَّذِیْ لَا یَذْکُرُ کَمَثَلِ الْحَیِّ مِنَ الْمَیِّتِ۔ مثال اُس شخص کی کہ جو ذکر کرتا ہے۔ اور اُس شخص کی جو ذکر نہیں کرتا ہے۔ مانند مثال زندہ کے مردہ سے ہے۔ اَلْمَوْتُ غَفْلَۃٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ (یاد خدا سے غفلت موت ہے)

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سائے تلے
مدتوں سوتا رہے گا خاک کے سائے تلے

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پچھلی رات کو اُٹھ کر عبادت خدا میں مصروف نہ ہوا جیتا ہی نیند غفلت میں مردہ سا بن کر سو یا رہا۔ اگر چہ تو نے خدا کو اپنے دل سے فراموش کر دیا ہے مگر خدا نے تجھ کو فراموش نہیں کیا ہے۔

۱۲۷۔ فریدا کَنت رَنگاوَلا وَڈّا وے محتاج
اللہ سیتی رَتیاں ایہ سَچّا وَا ساج

Marfat.com

کنت ۔ خاوندٗ مراد خدا، رنگا ولا ۔ ہر رنگ والا (قدرتوں والا)، وے احتیاج‘ بے نیاز۔ ساج ۔ سچا رنگ اور ساز‘ طریقہ۔

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خدا ہر رنگ میں بے انت و بے پروا ہے۔ اللہ کے رنگ سے رنگین ہونا سچا رنگ اور ساز ہے۔

راست رنگت الٰہی اور اس کی بے پروائی کے بارے میں:

شرح: لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ وَاللّٰهُ غَنِیٌّ وَّاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۔ اس جیسی کوئی شے نہیں وہ سننے والا اور جاننے والا ہے اور اللہ بے پروا ہے اور تم محتاج ہو۔ صبغة اللّٰه و من احسن من اللّٰه صبغة و نحن له عٰبدون۔ رنگ دیا ہے اللہ نے اور اللہ سے کون نہایت ہی عمدہ رنگ ہے۔ اور ہم اُس کی عبادت کرنے والے ہیں۔

دوست تیرا فی الحقیقت ہے خدا ماسوائے اُس کے ہیں آفات وبلا
جائے عبرت ہے کہ جو مخلوق پاس سر جھکاتا ہے تو ہر دم نا سپاس
سر جھکا اُس اپنے مالک کے حضور جو کہ بخشندۂ جان و شعور
ہے وہی تیرا معین و مستعان لا مکان و ہر مکان و ہر زمان
ذرہ ذرہ جس کا ہے فرماں پذیر کس کو اس کے حکم سے یک دم گزیر

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خدا مالک الملک ہے۔ اور وحدہ لاشریک لہٗ اور بے انت و بے پروا اور الکھ اور غنی ہے۔ اس کی ذات کے بغیر سب اشیاء باطل اور فنا پذیر ہیں۔ اس واسطے اس کے عشق کے رنگ سے رنگین ہونا۔ یہی سچا رنگ اور ساز ہے۔ کیونکہ خدا نے تمام مخلوقات جن وانس وغیرہ کو اپنی عبادت اور معرفت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس واسطے جو شخص اس عشق کے رنگ سے رنگین نہ ہوا وہ ہر دو عالم میں صاف بے رنگ رہا۔ پس لازم ہے کہ ہر شخص دن رات عبادتِ خدا میں مشغول ہو کر اور اس دنیا کی زندگی کو ایک ساعت سمجھ کر وعدہ الٰہی پورا کرے۔ تاکہ وصل سے مشرف اور ممتاز ہو۔

Marfat.com

۱۲۸- فریدا دُکھ سُکھ اِک کر دل تے لاہ وِکار
اللہ بھاوے سو بھلا تاں لبھے دربار

دُکھ۔ مصیبت، لاہ۔ دور کر، وکار۔ عیب، میل (نفسانی خواہش کی) بھاوے۔ پسند آئے، تاں۔ تب، لبھے دربار۔ ملے درگاہ۔

ترجمہ: بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دکھ سکھ سب منجانب خدا جان کر شکوہ نہ کر۔ جو خدا کی رضا ہے اُس پر راضی رہ اور دل سے نفسانی خواہش کی میل دور کر دے۔

تسلیم اور رضا کے بارے میں:

شرح: مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتَاكُمْ (۵۷-۲۲) ۔کوئی مصیبت تمہاری جانوں اور زمین میں نہیں پہنچتی مگر وہ اس کے پیدا ہونے سے پہلے کتاب میں لکھی ہوئی ہے تحقیق یہ اللہ کے اوپر آسان ہے اس لئے کہ غم نہ کھاؤ اس چیز پر جو تم سے چُوک گئی اور نہ خوش ہو اس چیز پر جو تمہارے پاس آئی۔

بھی رضا میں آپ فرمایا رسول ﷺ — دوستوں سے حق کرے اس کو قبول
ہے رضا سے جان و دل کی زندگی — ہے رضا سے عارفوں کی بندگی
لے رضا ہو تجھ کو دیدار خدا — دو جہاں میں پائے گا تو' مرحبا
جو رضا میں ہے خدا کے صبح و شام — اس کو جنت بیچ ہے بالا مقام

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دکھ اور سکھ کو ایک جان کر اور دل سے غین غیریت کا وہم دور کر۔ اور سب کچھ خدا کی طرف سے جان اور اس کی رضا پر ہر دم شاکر رہ۔ تا کہ تو داخل دربار الٰہی اور نجات ابدی سے مشرف ہو۔

Marfat.com

۱۲۹- فریدا دُنی وَجائی وَجدی تُو بھی وَجینھ نال
سوئی جیئو نہ وَجدا جس اللہ کردا سار

دنی۔ دنیا، سوئی۔ وہی، جیو۔ آدمی۔ وجینھ (وجیں یعنی بجنا)

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کے لوگ ایک دوسرے سے معاملات دنیاوی میں جھگڑے اور لڑتے رہتے ہیں۔ اور تو بھی جھگڑتا ہے۔ لیکن جس شخص کو خدا نے ہدایت دی ہے وہ نہیں جھگڑتا ہے۔

(اے فرید! یہ دنیا ایک بانسری کی طرح ہے جو شیطان کے بجانے سے بج رہی ہے اور خلق خدا کو الٹے راستے پر لگا رہا ہے مگر جسے اللہ تعالیٰ نے صراطِ مستقیم کی سمجھ بوجھ عطا کی ہے وہ شیطان کے راستے پر نہیں چلتا)

ذکر اللہ سے راحت اور اطمینان قلبی کے حاصل ہونے کے بارے میں:

شرح: حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَةٍ وَّ تَرْکَ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ عِبَادَةٍ ۔ دنیا کی محبت تمام گناہوں کا سر ہے۔ اور دنیا کا ترک کرنا تمام عبادتوں کا سر ہے۔ اَلاَ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ (آیت) خبردار یاد خدا سے دل آرام پکڑتے ہیں۔

جو خدا کی یاد میں مشغول ہے — وہ خدا کا دوست و مقبول ہے
اللہ اللہ یاد کر تو دم بدم — اللہ اللہ بول تو ہر ہر قدم
اللہ اللہ خاص گوں کی بندگی — اللہ اللہ واصلوں کی زندگی
اللہ اللہ یا خفی و یا جلی — اللہ اللہ جو کہے گا ہے ولی

نتیجہ ظاہری: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کے لوگ ہر وقت ور ہر روز معاملات دنیاوی میں ایک دوسرے سے جھگڑتے اور لڑتے رہتے ہیں۔ اور تو ہی ان کے ساتھ غلبہ نفسانیت اور عالم بشریت کے باعث بولتا اور جھگڑتا ہے۔ لیکن وہ شخص دنیا کے معاملات میں مشغول نہیں ہوتا ہے۔ اور نہ ہی بولتا ہے۔ جس پر خدا کی رحمت ہوتی ہے وہ تو ہر وقت یاد خدا سے دل میں مطمئن رہتا ہے۔

Marfat.com

نتیجہ باطنی: تمام حواس خمسہ ظاہری اور باطنی غلبہ نفسانیت سے حرص دنیا میں مبتلاء ہو کر بعض بھٹکتے رہتے ہیں۔ اور اُن کے ساتھ روح بھی زیر حکم نفس ہو کر بھٹکتی رہتی ہے لیکن وہ روح نہیں نہیں بھٹکتی ہے جو یاد خدا میں مشغول رہتی ہے۔

۱۳۰- فریدا دل رتّا اس دُنی سیئوں دُنی نہ کتّے کم
مثل فقیراں گاکھڑی سو پائے پُور کرم

پور کرم۔ نیک اعمال۔ گاکھڑی، دشوار، مشکل

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دل تو حرص دنیا اور اس کی محبت سے رنگین ہے مگر دنیا کسی کام کی نہیں۔ فقیروں جیسی محبت دشوار ہے۔ وہ روز الست کی رحمت سے ملتی ہے۔

محبت الٰہی فضل اللہ پر موقوف ہے:

شرح: وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَآءُ (۲-۱۰۵) خدا اپنی رحمت سے جس شخص کو چاہتا ہے خاص کر دیتا ہے۔

جان و دل سے طمع کو چھوڑ دے — رشتہ الفت طمع کا توڑ دے
دشمن اک شیطان ہے موذی قوی — تو کبھی اس کی نہ کر تُو پیروی
سیکھ اے مجہول علم معرفت — فضل سے اوروں کے لیجا رشک مت
وہ شراب حق عجب تریاق ہے — مست اس کا دو جہاں سے پاک ہے

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ اے دل تو حرص دنیا سے رنگین اور خوش ہو رہا ہے۔ مگر یہ دنیا کسی کام کی نہیں۔ فقیروں جیسی محبت الٰہی دشوار ہے۔ لیکن فضل الٰہی سے ملتی ہے۔ بشرطیکہ کسی مرفوع الاجازت پیر کامل کی دستِ بیعت اختیار کر کے دل و جان سے اس کی تعلیم و تلقین حاصل کرے اور ایک قدم اس کی اطاعت اور متابعت سے باہر نہ رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ پردۂ ہستی موہومہ سے نکل کر اور درجہ فنائے تامہ سے گزر کر درجہ بقا پر پہنچ کر حیاتِ طیبہ سے مشرف و ممتاز ہوگا۔ جو کہ ذاتِ خدا کی

Marfat.com

رحمت اور فضل الٰہی اور نسبت روحی پر موقوف ہے۔

۱۳۱- پہلے پہرے پھلڑا پھل بھی پچھّل رات
جو جاگن سوہین، سائیں کنوں دات

۔رحمت خاصہ، انعام، حصہ، داد۔ لہن، لیں۔ کنوں، پاس سے

ترجمہ: عموماً درخت کو پہلے پھول پھر پھل آتا ہے۔ جو رات کو بیدار رہتے ہیں اُن کو خدا کی طرف سے انعام ملتا ہے۔

پچھلی رات رحمت خاصہ کے ظہور اور عبادت کے بارے میں:

شرح: وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا (۲۵-۶۴) وہ لوگ جو رات کو اپنے پروردگار کو سجدہ کرنے والے اور قیام کرنے والے ہوتے ہیں۔ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ (۱۵-۴۵) فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ (۵۴-۵۵) تحقیق پرہیز گار بہشتوں اور نہروں میں ہیں۔ نمبر۲: سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور۔

مژدہ ہو کب بے مشقت کے عطا — لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی
جس نے کی کوشش وہ آخر پائے گا — مرد بے کوشش بہت پچھتائے گا
چھوڑ اس آتش کدہ کو پائے گا — مقعدِ صدق و لقاءِ کبریا

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رات یا عمر کے پہلے پہر یا وقت جوانی میں عبادت الٰہی کا پھول اور پچھلے پہر یا وقت میانہ عمری میں جو کہ عین وقتِ قبولیت ہے۔ فیض الٰہی کا پھل آتا ہے۔ کیونکہ اس میں جناب باری تعالیٰ آسمانِ دنیا پر جلوہ فرما کر اور اپنے عباد کو ندا کر کے فیض اور رحمت خاصہ کا انعام تقسیم کرتا ہے۔ اس واسطے جو شخص رات یا عمر کے ہر دو پہروں میں سے فیض اور رحمت الٰہی کا انعام پاتے ہیں۔ اور دربار عالیہ میں داخل ہو کر قرب الٰہی حاصل کرتے ہیں۔

Marfat.com

۱۳۲- داتیں صاحب سندیاں کیا چلّے تس نال
اِک جاگندے نہ لہن اِکناں سُتیاں دے اُٹھال

داتیں۔ بخشش، صاحب۔ خدا، جاگندے، جاگنے والے

ترجمہ: عطائے خدا میں کسی کو کچھ چارہ نہیں۔ کیونکہ ایک کو حالتِ بیداری میں کچھ نہیں ملتا۔ اور ایک کو بیدار کر کے بخش دیتا ہے۔

عطائے صراط مستقیم خدا کے اختیار میں ہے خواہ دے خواہ نہ دے:

شرح: وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۔ تیرے پروردگار کی بخشش بند نہیں کی گئی ہے۔

ایک عورت تھی گناہ میں شرمسار
ہو گئی زہرہ بلُطفِ کردگار

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سعادت اور ہدایت کی عطا خدا کے ہاتھ میں ہے۔ خواہ دے یا نہ دے۔ زورِ بازو سے حاصل نہیں ہوتی جب تک بخشنے والا نہ بخشے۔ کیونکہ ایک تو باوجود علم کے بیدار ہو کر پھر خدا سے غافل ہو رہے ہیں اور دل لگا کر اس کی عبادت نہیں کرتے ہیں۔ اس واسطے اس عطا سے صاف محروم ہیں اور ایک باوجود بے علمی کے توفیق خدا سے خواب غفلت سے بیدار ہو کر صراط مستقیم کی ہدایت پاتے ہیں۔ یہ فضل الٰہی ہے۔ جس کو چاہے وہ دے۔

۱۳۳- ڈھونڈھیندئے سُہاگ کوں تو تَن کائی کور
جِنھاں ناؤں سُہاگنی تِنھاں جھاک نہ ہور

ڈھونڈھیندے، تلاش کرنے والے۔ خواہشمند، سہاگ۔ خاوند (مراد خدا)، سہاگنی۔ خاوند والی عورت، جھاک۔ خیال (طلب)

ترجمہ: اے سہاگ کی خواہشمند عورت تیرے بدن پر مَیں کا پردہ ہے۔ کیونکہ جن

Marfat.com

کا نام سہاگنی ہے۔ ان کو غیر خدا کا کچھ خیال نہیں ہے۔

دنیا کی محبت باطلہ سے محبت حقیقی نہیں ملتی کیونکہ ان میں صفت متضاد ہے:

شرح: أُولٰٓئِكَ الْمُخْلِصُوْنَ وَاُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ۔ وہ لوگ مخلص اور وہ لوگ مقرب ہیں۔

شادی و غم عاشقوں کا ہے خدا
غیر کی نسبت ہے قول ان کا کہ لا

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے سہاگ کی خواہشمند عورت اگر تو سچے سہاگ کو چاہتی ہے تو محبت باطلہ کو دل سے دور کر کے اپنے حقیقی خاوند کی محبت کو دل میں جگہ دے۔ کیونکہ جو سہاگن عورتیں ہیں۔ اُن کے دل میں خاوند حقیقی کی حقی محبت کے بغیر باطلہ محبت دنیا کی ہرگز گنجائش نہیں ہوتی وہ تو ہر وقت اپنے ہی خاوند حقیقی کی محبت اور یاد میں مستغرق رہتی ہیں۔ اور ایک دم بھی ضائع نہیں کرتی ہیں کیونکہ وہ اپنے حقیقی خاوند کی محبت سے مقبول و مشرف ہو چکی ہیں۔ اس واسطے ہر شخص کو لازم ہے کہ کسی مرفوع الاجازت شیخ کامل کی دستِ بیعت اور تعلیم و تلقین کے وسیلہ سے ذات عین میں فنائے تامہ حاصل کر کے روحی زندگی سے سرفراز و ممتاز ہوتا کہ عین مسرت حاصل ہو۔

۱۳۴۔ صبر منجھ کمان اے صبر کا نیہنو
صبر سندا بان خالق خطا نہ کرے

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صبر کی کمان اور صبر کا ہی چلہ بنا۔ اور صبر ہی کا تیر۔ یہ ہرگز خدا خطا نہیں کرے گا۔

صبر اور رضا اور تعلیم و توکل کے بارے میں:

شرح: اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ۔ صبر کشائش کی کنجی ہے۔ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ پس صبر عمدہ ہے۔

Marfat.com

کر صبوری رات دن اے نیک دین
رب کہا ہے نِعْمَ اَجْرُ الصَّابِرِیْنَ

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تو صبر کی کمان اور صبر ہی کا چلہ بنا کر تیر چلا دے گا۔ تو خالق ہر گز خطا نہیں کریگا۔ ضرور انشاء اللہ مراد پر لگے گا کیونکہ صبر فرحت کی کنجی ہے۔ اور صبر کرنے سے ہر مراد حاصل ہوتی ہے۔ صبر اگرچہ تلخ ہے۔ لیکن اس کا پھل شیریں ہے۔ اس واسطے حسب الارشاد مرفوع الاجازت شیخ کامل صبر اور استقلال اور استقامت کیساتھ جہد و ریاضت سے ذات میں فنائے تامہ کا چلایا ہوا تیر ضرور واصلِ خدا کے نشانہ مراد پر لگے گا۔

۱۳۵- صبر اندر صابری تَن ایوے جالین
ہونجیک خدائے دے بھیت نہ کسے دین

جالین، جلا دیتے ہیں۔ نجیک۔ نزدیک، بھیت۔ بھید

ترجمہ: صابروں کے تن اور لوگوں جیسے نہیں ہیں۔ وہ خدا کے مقرب ہیں کسی کو اپنا حال نہیں بتلاتے۔ (وہ صبر وشکر کے ساتھ تن کی خواہشوں کو جلا دیتے ہیں)

صبر سے حصول قربِ خدا کے بارے میں:

شرح: وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِیْنَ (۸-۶۶) اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

ہے صبوری جامعیت کا مقام — کاملوں کو ہے صبوری صبح و شام
جب تلک پیدا نہیں ہے راہبر — آشکارا ہو نہیں اس کا اثر

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صابر ذکر الٰہی میں جہد و ریاضت کر کے عشق کی آگ سے اپنے تن کو جلاتے ہیں۔ اور ہر دم الم ہائے جسمانی اور روحانی اُٹھانے کے وقت صابر رہتے ہیں اور استقلال اور استقامت کو ہر گز نہیں چھوڑتے ہیں۔ اور رفتہ رفتہ قربِ الٰہی حاصل کر جاتے ہیں۔ اور اپنا بھید کسی کے پاس نہیں کہتے۔ یہاں تک کہ آخر کار واصلِ حق ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کا راستہ اندھیری

Marfat.com

میں آبِ حیات کی طرح ہے۔ خلقت اُن کو کیوں کر جانے۔

۱۳۶۔ صبر ایہہ سو آؤ جے توُ بند درڑ کرہ

وَدھ تھیویں دریا ٹُٹ نہ تھیویں واہڑہ

سواؤ۔ لابھ، درڑ۔ یقین، ودھ تھیویں۔ زیادہ ہو جائے گا، ٹٹ۔ ٹوٹ کر، واہڑہ۔ نالا

ترجمہ: صبر کی یہ عادت ہے۔ اے بندے اگر تو یقین کرے تو دریا سے زیادہ ہو جائے گا۔ اور بعد موت غیر جنس کی پوش میں نہ جائے گا۔

(اگر تو صبر نہ کر سکا' ہمت و حوصلہ ہار دیا تو دریا تو ایک طرف تو نالے کی مانند بھی نہ ہو سکے گا)

صبر اور رضا سے عطائے وصل حق کے بارے میں:

شرح: اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ (۳۹-۱۰) صبر کرنے والوں کو اُن کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔

لے رضا ہو تجھ کو دیدار خدا — دو جہاں میں پائے گا تو مرحبا

جو رضا میں ہے خدا کے صبح و شام — اُس کو جنت ہیچ ہے بالا مقام

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صبر کا یہ فائدہ ہے۔ اے بندے اگر تو صدق سے یقین کرے تو روز بروز فیض عرفان کے کاسے بھر کر دریا کی مثل ہو جائے اور پھر اُس سے جُدا ہو کر نالا کی طرح کسی اور طرف نہ بہے۔ ہر وقت دریائے وحدت میں واصل ہو کر بہتا رہے۔ اور ایک دم جدائی نہ ہو۔ اور باقی خدا میں باقی ہو کر باقی ہی ہو جائے۔ اگر کوئی شخص صبر اور یقین کے ساتھ مرفوع الاجازت رہبر کامل کی دستِ بیعت اور تعلیم و ارشاد کے وسیلہ سے جہد و ریاضت کر کے ذات میں فنائے تامہ حاصل کرے گا' تو واصلِ ذات حق ہو کر حیاتِ طیبہ سے ضرور مشرف و ممتاز ہو گا۔

Marfat.com

۱۳۷- فریدا دَر درویشی گاکھڑِی چوپڑی پَرِیت
اک نہ کِنے چالِئے درویشاں دی رِیت

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خدا کے گھر کی محبت اصلاً مشکل ہے۔ اور ظاہراً آسان ہے۔ درویشوں کے طریق پر کوئی ہی شخص مشکل سے چلتا ہے۔

گاکھڑی ۔ کٹھن، مشکل۔ چوپڑی پریت۔ ظاہری محبت۔ کِنے۔ کوئی، ریت۔ طریق، رسم

فقر کے بارے میں:

شرح: قَالَ اَلْفَقْرُ بَحْرٌ عَمِیْقٌ لَا سَاحِلَ لَهٗ ۔ (حدیث) کہا فقر ایک بے کنارہ عمیق سمندر ہے۔ اَلْفَقْرُ سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَوْ کَشَفْتُمْ لَفَضَحْتُمْ وَلَوْ سَتَرْتُمْ لَهَلَکْتُمْ ۔ (حدیث) فقر خدا کے بھیدوں میں سے ایک بھید ہے۔ اگر تم اس کو ظاہر کرو تو خوار ہو اور اگر تم چھپاؤ تو تم ہلاک ہو۔

فیضِ صحبت سے فقیری ہے تمام ہو زبان دوست سے حاصل نہ کام
تن کو کر آٹا تو اے اہل طرب تاکہ حاصل آئے تجھ کو نور رب

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خدا کی فقیری بہت ہی دشوار ہے۔ اور ایسی اثر اور سرایت کر جانے والی ہے کہ پھر دور نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ پیچھے واپس ہونے دیتی ہے۔ خواہ کچھ ہی ہو۔ آگے کو ہی لے جاتی ہے اور راستہ میں ہزار طرح کی تکلیفاتِ جسمانی اور روحانی ظہور میں لاتی ہے۔ اس واسطے درویشوں کے طریق کی پیروی کوئی ہی صاحبِ ہمت شخص بجالاتا ہے۔ ہاں جس کے نصیب روزِ ازل سے اچھے ہوں وہ بذریعہ شیخ کامل جہد و ریاضت سے نفس کشی کر کے درجہ فقر پر آسانی سے پہنچ جاتا ہے۔ ورنہ خود مشکل۔

Marfat.com

۱۴۸- تن تپے تنور جیوں بالن ھڈ بلن
پیریں تھکاں سر جلاں جے موں پری ملن

سر جلاں۔ اُلٹا چلوں (سر کے بل)، موں۔ مجھے، پری۔ پیارا، ملن۔ ملے

وصل محبوب کے بعد سب تکلیفات بدل کر عین راحت ہو جاتی ہیں:

ترجمہ: تن تنور کی طرح تپتا رہے۔ اور ہڈیاں ایندھن کی طرح جلتی رہیں۔ اور پاؤں سے تھک جاؤں۔ سر اُلٹا کر کے چلوں۔ اگر مجھ کو خدا ملے۔

شرح: فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ○ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ (آیت) پس تحقیق تکلیف کے ساتھ راحت ہے تحقیق تکلیف کے ساتھ راحت ہے۔

تن جلے اور استخواں بالن ہو سب
ہے مجھے منظور گر مل جائے رب

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تن عشق الٰہی کی آگ سے تنور کی طرح تپتا رہے۔ اور تمام ہڈیاں ایندھن کی طرح اس میں جلتی رہیں اور پاؤں تلاشِ خدا میں پھرتے پھرتے تھک جائیں اور سر نیچے کر کے اور پاؤں اُوپر کر کے چلنا پڑے تو کچھ پروا نہیں۔ مگر مجھے میرا محبوب مل جائے۔ کیونکہ اس کے ملنے سے سب درد و الم فراموش ہو جائیں گے اور بدل کر عین راحت ہو جائیں گے۔

۱۴۹- تن نہ تپائے تنور جیوں، بالن ہڈ نہ بال
سر پیریں کیا پھیڑیا اندر پری نہال

جیوں۔ مانند، بال۔ جلا، پیریں۔ پاؤں، پھیڑیا۔ قصور کیا، پری۔ پیارا

ترجمہ: تن کو تنور کی طرح نہ تپا اور اس میں ہڈیوں کا بالن نہ جلا۔ سر اور پاؤں نے کیا قصور کیا۔ خدا تو دل کے اندر ہے۔

Marfat.com

قلب حرم خاص خدا کے بارے میں:

شرح: مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ ۔ (حدیث) جس شخص نے اپنی جان کو پہچانا پس تحقیق اُس نے اپنے رب کو پہچانا۔ الانسان سری و انا سرہ۔ انسان میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں۔

گر ملے مجھ کو خدا منظور ہے   سختی و شدت اگرچہ منظور ہے

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تن کو تنور کی طرح عشق خدا میں نہ تپا۔ اور اس میں استخوان کو بالن کی طرح نہ جلا۔ سر اور پاؤں نے کیا نقصان اور قصور کیا ہے۔ تیرا خدا تو تیرے دل میں سما رہا ہے۔ اور ہر وقت تیرے ساتھ ہے۔ ایک دم بھی جدا نہیں ہے۔

۱۴۰- ہوں ڈھونڈ ھیندی سجناں، سجن مینڈے نال
فریدا اُلکھ نہ لکھئے گورمکھ دے دکھال

ہوں۔ میں، مینڈھے نال۔ میرے ساتھ، گور ۔ پیر، مرشد، الکھ' بے انت

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تو دوستِ حقیقی کا متلاشی ہوں۔ وہ میرے ساتھ ہے۔ وہ بے انت و بے پرواہ ہے لیکن پیر دکھلاتا ہے۔

پیر کی ذات میں ذاتِ عین کے دیکھنے کے بارے میں:

شرح: رَاَیْتُ رَبِّیْ بِعَیْنِ رَبِّیْ۔ (حدیث) اپنے رب کی آنکھ سے میں نے اپنے رب کو دیکھا۔ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ (   ) اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں تم ہو۔ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ ۔ خدا کی عبادت کر گویا تو اس کو دیکھتا ہے ہے۔ وَمَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ۔ (حدیث) نہیں کی عبادت کی ہم نے جو تیری عبادت کا حق ہے۔ وَمَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ (حدیث) ہم نے تجھ کو نہیں پہچانا جو کہ تیری پہچان کا حق ہے۔

جب کہ چاہا دیکھنا اپنا جمال   مجھ کو آئینہ بنایا ذوالجلال

Marfat.com

رب چمکتا آئینہ کی شان میں
ہر چمک ہے تازہ تر ہر آن میں
پیر کے ہو ساتھ صابر بے نفاق
تا نہ چوں موسیٰ سنے ہذا فراق
دودھ تن ہے جو ہے ظاہر برملا
روغن جاں اس کے باطن میں چھپا
جب ملے رہبر کوئی صاحب کمال
دودھ سے دکھلاوے وہ روغن نکال

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تو اپنے محبوب حقیقی کو زمین و آسمان میں ڈھونڈ رہا ہوں۔ حالانکہ وہ ہر وقت میرے دل میں سما رہا ہے۔ اور ہر دم انگ سنگ ہے۔ اور ایک دم جدا نہیں ہوتا ہے۔ اس کا عرفان حاصل نہیں ہو سکتا لیکن مرشد ہی اپنی مہربانی سے دکھلاتا ہے۔ اور بخوبی حق الیقین کرا دیتا ہے۔ اس واسطے اگر کوئی ذات خدا کا عرفان حاصل کرنا چاہے۔ تو کسی مرفوع الاجازت رہبر کامل کا دستِ بیعت اختیار کرے۔ اور حسب الارشاد اس کے جہد و ریاضت کر کے اُس کے برزخ میں فنا حاصل کر کے درجہ شہود پر پہنچے۔ پھر بچشم خود ہر شئے میں ظہور خدا دیکھ لے کیونکہ مشاہدہ کے لئے مجاہدہ کا ہونا اشد ضروری ہے۔

۱۴۱- ہنساں دیکھ ترندیاں بگاں آیا چاؤ
ڈب موئے بگ پپڑے سرتل اُپڑ پاؤ

بگاں۔ بگلے، چاؤ۔ خواہش، بگ۔ بگلے، پپڑے۔ بیچارے، سرتل۔ سرنیچے، اُپڑ۔ اُوپر، پاؤ۔ پاؤں

ترجمہ: ہنسوں کو تیرتے دیکھ کر بگلوں کو بھی تیرنے کی خواہش ہوئی۔ عاجز بگلے سر نیچے اور پاؤں اوپر کی صورت سمندر میں ڈوب گئے۔

صوفی ا مرد حال اور متشبہ یا مرد قال کے بار ے میں:

شرح: وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۝ لَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّورُ ۝ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ (۳۵-۱۹ تا ۲۱) اندھا اور دیکھنے و ... ور نہ اندھیرا اور روشنی اور نہ سایہ اور دھوپ برابر ہوتا ہے۔

Marfat.com

دیکھا بگلے نے ہنس ہے تیرتا   تیرنے وہ بھی لگا تھا بے حیا
ہنس پہنچا منزلِ مقصود پر   بگلا پانی میں ہوا تھا تر بتر
حال مردوں کا کریں مردان قال   دم بدم تقلید یہ بے پرّ و بال

نتیجہ: جب دیکھا کہ صوفیان مرد مرفوع الاجازت ہنس خلق اللہ صراط مستقیم کی تعلیم وتلقین کر رہے ہیں تو مرد قال غیر مرفوع الاجازت بگلوں کے دل میں یہ خیال آیا کہ ہم بھی ان کی طرح خلق اللہ کو راہ خدا کی تلقین و تعلیم کیا کریں۔ اور درجہ بقا باللہ تک پہنچا دیا کریں۔ مگر وہ خود عاجز تیرنے والے بگلوں کی طرح سر نیچے اور پاؤں اوپر ہو کر کفر اور گمراہی کے سمندر میں ڈوب گئے۔ اور اُن کو بھی اپنے ساتھ لے ڈوبے۔ کیونکہ جس شخص کا وہم اور شرک ہستی دور نہیں ہوا۔ وہ دوسرے کا کیونکر دور کر سکے گا۔ اسی طرح سے جو مرفوع الاجازت فنا فی اللہ مرشد نہیں ہے۔ وہ خود بخود تعلیم وتلقین کرتا ہے۔ اُس سے کسی کو کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ مرد حال کو اس شلوک میں اِس واسطے ہنسوں سے تشبیہ دی ہے۔ کیونکہ وہ دریائے وحدت میں بلا خوف وخطر تیر کر بقا باللہ کی منزل پر پہنچ چکے ہیں اور مرد قال کو اس واسطے بگلوں سے تشبیہ دی ہے کہ دریا وحدت کا تیر کر عبور کرنا تو در کنار رہا۔ وہ اس میں داخل ہو کر تیرنا بھی نہیں جانتے ہیں۔

۱۴۲۔ سَروَر پَنکھی ہیکڑو پھاہی وال پچاس
اِیہ تَن لہریں گڈتھیا سَچّے تیری آس

سروَر۔ تالاب، پنکھی۔ پرندہ، ہیکڑو۔ ایک ہے، پھاہی وال۔ پکڑنے والے، گڈتھیا۔ غرق ہو گیا

ترجمہ: تالاب دنیا میں جانور ایک اور اُس کے پکڑنے والے پچاس ہیں۔ یہ جسم یا تن خواہشاتِ نفسانی میں غرق ہے۔ اے خدا تیری ہی آس ہے۔

خدا سے غافل ہو کر تالاب دنیا میں روح جانور کے تیرنے اور پچاس پکڑنے

Marfat.com

والوں سے بیخبر ہوکر حرص دنیا میں مبتلا اور مغلوب ہونے کے بارے میں:

شرح: اَلْاِنْسَانُ حَرِیْصٌ فِیْ مَا مُنِعَ ۔ (حدیث شریف) انسان جس چیز سے منع کیا جائے اس میں حرص کرنے والا ہے۔ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً (۶۷-۲) زندگی اور موت کو پیدا کیا ہے کہ تمہیں آزمائے کہ تم سے کون نیک عملوں والا ہے۔

روح ہے تن میں ایک دشمن ہیں پچاس
یا الٰہی اس مکان میں تیری آس

نتیجہ: اس تالاب دنیا میں انسان کی روح ایک تیرنے والے جانور کی طرح ہے جس کے پکڑنے والے پچاس ہیں۔ باوجود اس کے پھر بھی یہ روح مغلوب نفس ہو کر لذات دنیا اور خواہشات نفسانی کی لہروں میں ایسی غرق ہو رہی ہے گویا کہ اُس کو اُن کی کچھ خبر ہی نہیں ہے۔ اے خدا اب مجھکو ان سے بچانے کی آپ کو ہی توفیق ہے۔ یہ ایک قسم کی آزمائش الٰہی ہے کہ آیا کوئی خدا سے عبادت میں توفیق کا خواہاں ہے۔ یا لذتِ دنیا اور خواہشات نفسانی کا طالب ہے۔ کیونکہ جو فعل ہوتا ہے آدمی کے ارادے سے ہوتا ہے۔ اس واسطے اگر وہ اس دنیا میں اُس کی عبادت کا آرزومند ہے تو وہی عطا ہوتی ہے اور اگر لذات اور حرص دنیا کا خواہاں ہے تو وہی دے دیتا ہے۔ کیونکہ جس نے عمل نیک کیا اپنی ذات کے واسطے۔ اور جس نے عمل بد کیا اپنی ذات کے واسطے۔ خدا تو ہر طرح جہانوں سے بے پروا ہے اور عملوں کا بدلہ دینے والا۔ اور دن جزا کا مالک ہے۔ اس واسطے ہر شخص کو لازم ہے کہ حتی المقدور نیک عمل کرے، اور بد عمل سے تارک ہو تا کہ اس کو خدا سے بڑا اجر اور ثواب اور قرب اور وصل عطا ہو۔

۱۴۳- کون سُو اَکھر کون گُن کون سُومَنّیاں مُنت
کون سُو ویس ہو کریں جس وَس آوے کَنت

اکھر، لفظ، حرف، گن۔ عمل، منت۔ منتر، کون۔ کون سا، کنت۔ خاوند (خدا)

Marfat.com

ترجمہ: کون سا حرف پڑھوں اور کون سا عمل کروں۔ اور کون سا شغل کروں اور کون سا لباس پہنوں۔ جس سے مجھ کو خدا ملے۔ (ایک عورت اپنی خوش نصیب سہیلی سے پوچھتی ہے)

شغل اور ذکر اور برزخ کے بارے میں سوال:

شرح: اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ذکروں میں سے افضل ذکر لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔ اَلتَّفَکُّرُ سَاعَةً خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّیْنَ سَنَةٍ ۔ ایک ساعت کا فکر ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

تشریح: فکر سے مراد تصور برزخ مرشد ہے۔

کون سا وہ حرف ہے شغل و عمل
ذاتِ حق جس سے ملے ہے ایک پل

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پیر کامل سے مرید صادق پوچھتا ہے کہ میں کون سا اسم پڑھوں اور کون سا عمل کروں اور کون سا شغل، اور کس برزخ کا لباس پہنوں۔ جس سے میرا دل لعل کی طرح سرخ اور منور ہو جائے۔ اور میرا خاوند مجھ سے خوش ہو۔ بعض عورتوں کا دستور ہے کہ جب ان کو اپنے خاوند کا اپنی طرف رجوع کرانے کا خیال آتا ہے تو وہ کسی عامل سے عمل یا فسوں (جادو) بنواتی ہیں۔ اور اس کو اس طرح کرتی ہیں جس طرح سے عامل کہتا ہے۔ عمل یا افسوں یہ ہے۔

۱۴۴۔ نِوَن سو اَکّھر کھَوَن گُن جیبھا مَنّیاں مَنت
رایہ ترے بھینے ویس کرتاں وَس آوے کَنت

نون۔ تواضع، عاجزی، اکھر۔ حرف، کھون۔ حلیمی، انکساری، گن۔ عمل، جیبھا۔ زبان، منت۔ منتر، ترے۔ تین، بھینے۔ بہن، ویس کرتاں۔ اختیار کر پھر، وس۔ بس، کنت۔ خاوند

ترجمہ: عجز حرف، حلم عمل اور شیریں زبان یہ تینوں صفت لازم پکڑو۔ تب خدا تم کو

Marfat.com

ملے گا۔

هرسه برزخ کے بارے میں جواب:

شرح: ذِکْرُ اللِّسَانِ قَلْقَلَةٌ ذِکْرُ الْقَلْبِ وَسْوَسَةٌ۔ ذِکْرُ الرُّوحِ رَاحَةٌ

(حدیث) زبان کا ذکر بے قراری، دل کا ذکر وسوسہ، روح کا ذکر راحت ہے۔

تشریح: عامہ کا ذکر زبان، خاصہ کا ذکر دل، اخص کا ذکر روح ہے۔

عجز اور حلم اور شیریں زبان
آپ میں تینوں ہی صفتیں کرعیاں
جب کہ پیدا ہو گئیں یہ صفت تین
تب ملے گا تجھ کو رب العالمین

نتیجہ: عمل یا فسون یہ ہے۔ تو اضع اور فروتنی اسم اور تحمل اور حلم اور استقلال اور استقامت بوقت جہد و ریاضت عمل اور زبان شیریں اور دل سے خدا کا نام لینا جس سے کہ ذاکر مذکور ہو کر لعل کی طرح سرخ اور رنگین اور منور ہو جاتا ہے۔ اور تجلیہ روح کا درجہ اس پر ظہور پکڑتا ہے، شغل اور ذکر، اے بہن یہ ہرسہ صفات اختیار کرتا کہ تیرا خاوند تجھ پر خوش اور مہربان ہو۔

۱۴۵۔ مَت ہُوندی ہوئے اَیَانا
تان ہُندے ہوئے نِتانا
اَن ہُندا آپ وَنڈائے
کوئی اَیسا بھگت سَدائے

مت۔ عقل، ایانا۔ نادان، تان۔ زور، نتانا۔ بے زور، ونڈائے۔ بانٹے، بھگت۔ فقیر، سدائے۔ کہلائے۔ ان ہندا، نہ ہوتے ہوئے

ترجمہ: عقل رکھتے بے عقل ہو جائے، طاقت رکھتے بے طاقت ہو جائے،

Marfat.com

اگر اس کے پاس کچھ دنیا کا مال آ جائے تو خدا کے نام پر بانٹ کھائے تو وہ فقیر ہے۔

فقیری صفت کے بارے میں:

شرح: وَاِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهِ (حدیث) جس وقت فقر پورا ہو جاتا ہے پس وہ خدا ہے۔

عقل سے بے عقل ہوئے زود تر — طاقتِ بدنی سے وہ جائے گزر
جس قدر ہو مال گھر میں دے لٹا — ایسے کو کہتے بھگت ہیں مہ لقاء

نتیجہ: اس دنیائے فانی کو ہیچ سمجھ کر اور ہستی موہومہ کے شرک کو فنا کر کے اور عقل جزوی سے صاف ہو کر عقل کل کو اختیار کرے۔ اور غین غیرت کو دل سے دور کر کے اور شغل اور ذکر اور جہد و ریاضت کے ساتھ جسمانی ثقالت سے ہلکا ہو کر روحی طاقت بڑھائے۔ یہاں تک کہ نوری غذا ہو جائے۔ اور اگر اتفاقاً اس کے پاس کچھ ہو۔ یا کہیں سے کچھ آ جائے۔ تو وہ راہِ خدا تقسیم کر دے۔ اور آپ ہر وقت فاقہ اور قناعت اور یاد الٰہی اور ریاضت میں مصروف رہے۔ اور کسی کو بُرا بھلا نہ کہے۔ سب میں ظہور خدا دیکھے۔ تو ایسا کوئی فقیر خدا کہلاتا ہے۔

۱۴۶- اِک پھکّا نہ گالائے سبھناں میں سچّا دھنی
ہیاوٗ نہ کیہی ٹھاہ مانک سب اَمولوے

پھکا۔ بُرا، گالائے۔ بولے، ہیاوٗ۔ دل، ٹھاہ۔ آزردہ، مانک۔ موتی، امولوے۔ انمول

ترجمہ: اول کسی کو زبان سے بُرا نہ کہے۔ کیونکہ مخلوق میں خالق برحق ہے۔ دوسرے کسی کا دل آزردہ مت کر۔ کیونکہ ہر ایک بشر کے دل میں ظہور خدا ہے۔ (اے انسان! تو کسی کا دل مت توڑ کیونکہ ہر دل ایک انمول موتی ہے)

صفت جمالی یا مکانی کے بارے میں:

شرح: قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشِ اللّٰهِ (حدیث) بندہ مومن کا دل اللہ کا تخت ہے۔

Marfat.com

اَلْقُلُوْبُ ھُوَ اللّٰہُ دل وہ خدا ہے۔ اَلرُّوْحُ ھُوَ اللّٰہُ۔ روح اللہ ہے۔

دل کو کر قابو کہ حج اکبر ہے یہ، کعبہ صدہا سے دل اک بہتر ہے یہ

نتیجہ: ایسا کلمہ منہ سے نہ نکالے کہ جس سے کسی کا دل تنگ ہو جائے۔ کیونکہ سب میں ایک سچا خدا صفت مکانی میں ہو کر سما رہا ہے۔ اس واسطے ہرگز کسی کا دل جو کہ حرم خاص خدا ہے۔ آزردہ نہ کر۔ کیونکہ سب میں اسی کا ظہور جلوہ زن ہے۔

۱۴۷۔ سبھناں مَن نانک ٹھاہن مُول مچانگوا

جے تو پری دی سک ہیاو نہ ٹھائے کہیندا

ٹھاہن، توڑنا۔ مچانگوا، اچھا نہیں۔ ہیاؤ۔ دل۔ من۔ دل، پری۔ پیار، سک۔ چاہ

ترجمہ: سب کے دل میں خدا ہے۔ یہ خدا کا گھر ہے۔ اگر تجھ کو اس کی محبت کی خواہش ہے تو کسی کا دل آزردہ مت کر۔

طلب مطلوب حقیقی کے بارے میں:

شرح: قَلْبُ الْمُؤْمِنُ مِرْاۃِ الرَّبِّ (حدیث) بندہ مومن کا دل رب کا شیشہ ہے۔ اَلْقُلُوْبُ بَیْتُ اللّٰہِ دل اللہ کا گھر ہے۔ اَنَّ اللّٰہَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِہٖ (۸-۲۴) اللہ کا حکم آدمی اور اس کے ولی ارادوں میں حائل ہوتا ہے۔

سب کا دل تو جان لے خانہ خدا اے برادر! دل کسی کا نہ دُکھا

نتیجہ: سب کے دل میں سینکڑوں گوہر جیسی منور روح سمائی ہے۔ جس کا آزردہ کرنا اچھا نہیں۔ بہت ہی بُرا ہے۔ اگر تجھ کو پیارے خدا کے وصل کی خواہش ہے۔ تو کسی کا دل آزردہ مت کر۔ اور سب میں اپنا ظہور روحی سمجھ اور ہر مذہب کے ہر شخص کے ساتھ صلح کل کا رستہ اختیار کر کے رحمانی صفت سے موصوف ہو۔ اور اپنے پیر کی توجہ اور مہربانی سے جہدو ریاضت کر کے فناءِ تامہ حاصل کر۔ اور درجہ بقا باللہ پر قائم ہوتا کہ حیات و ممات کا فکر نہ رہے۔

تشریح: انسان کا خدا سے عبادت کا اقرار کر کے اس جہان میں پیدا ہو کر آنا اور

Marfat.com

اپنے اصل سے جدا ہونا۔ یہ بات باعث آزمائش اور جدائی ہے۔ جس میں ہزار ہا الم ہائے جسمانی اور روحانی کی تکلیفات اپنے اصل میں واصل ہونے کے لئے اٹھانی پڑتی ہیں۔ اس لئے جو شخص اس وعدہ کو دل و جان سے ایفا کرے گا۔ وہ ان ہر دو تکلیفات سے آزاد ہو کر واصل اصل ہوگا۔ ورنہ ہمیشہ کے لئے حسرت ہی حسرت پیش رہے گی۔

بابا شیخ فرید صاحب کی آسا بانی

۱۴۸- دلوں محبت جن سیئی سچیا!
جن من ہور مکھ ہور سے کاڈھے کچیا!

ترجمہ: جن کے دلوں میں سچی محبت ہے وہی سچے ہیں۔ جن کے دل میں اور زبان پر اور وہ کچے نکالے گئے ہیں۔

مومنوں اور منافقوں کے بارے میں:

شرح: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ○ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ○ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا (۸-۲ تا ۴)

نمبر۲ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی ۙ یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا ○ مُّذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِکَ لَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ (۴-۱۴۲) سوا اس کے نہیں مومنون وہ لوگ ہیں کہ جس وقت اُن کے پاس خدا یاد کیا جاتا ہے اُن کے دل ڈر جاتے ہیں اور جس وقت اُن پر آیات (اُس کی) پڑھی جاتی ہیں اُن کا ایمان بڑھتا ہے اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں وہ لوگ جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور اس سے کہ ہم نے اُنہیں رزق دیا خرچ کرتے ہیں یہ لوگ سچے مومن ہیں۔

نمبر۲: تحقیق منافق اپنے گمان میں خدا کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہ اُن کو غافل کر کے مارے گا اور جس وقت نماز کی طرف کھڑے ہوتے ہیں، سستی سے کھڑے

Marfat.com

ہوتے ہیں لوگوں کو دکھلاتے ہیں اور نہیں یاد کرتے ہیں خدا کو مگر تھوڑا دھوکے میں ہیں اس کے درمیان نہ اُن کی طرف اور نہ ان کی طرف۔

جن کے دل اندر محبت ہے رام　　راستی و صادقی ہیں نیک کام
جن کے دل میں کچھ زباں پر اور کچھ　　ہیں وہ کچے پائیں گے آخر نہ کچھ
ہے منافق وہ جو ہے ظاہر پرست　　قتل سو مومن کرے پنہاں بدست

نتیجہ: جن کے دلوں میں خدا کی محبت خالص ہے وہی مخلص اور صادق الاعتقاد اور اس کے محبوب ہیں۔ اور وہی اُس کے عشق سے رنگین اور اس میں واصل ہیں۔ اور جن کے دلوں میں محبت الٰہی کے سوا اور ہے۔ اور زبان پر اور ہے۔ اور وہ خام نکالے گئے ہیں۔ کیونکہ اُنہوں نے اپنے شیخ سے صراط مستقیم کی پوری تعلیم نہیں پائی ؏ اور اس کے برزخ کے وسیلہ سے جہد و ریاضت کر کے ذات میں فنا ہو کر اثبات ذاتِ حق کی نوری خلعتِ فاخرہ نہیں پہنی۔

۱۴۹- رتّے عشق خدائے رنگ دیدار کے
وسّریا جن نام تے بھوئیں بھار تھئے

رتے۔ سرخ ہو گئے، وسریا۔ بھول گیا۔

ترجمہ: وہ خدا کے عشق مین رنگ الٰہی کے دیدار سے سرخ ہو گئے ہیں۔ جنہوں نے خدا کا نام بھلایا۔ وہ جیتے ہی مردہ ہو گئے۔

محبان الٰہی اور غافلوں کے بارے میں:

شرح: وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (۲-۱۶۵) وہ لوگ کہ اللہ پر ایمان لائے محبت میں بہت مستحکم ہیں۔ اَلْعِشْقُ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ۔ عشق کیا ہے، جلنے والی آگ خدا کی جو دلوں پر چڑھتی ہے۔

مومنین عشقِ خدا میں سرخ رنگ　　، جو خدا بھولے وہ جیتے مردہ سنگ

نتیجہ: خدا کے وہ زندہ عاشق صادق ہیں۔ جو رنگ الٰہی کے دیدار سے سرخ ہو کر

Marfat.com

نور علیٰ نور ہو گئے ہیں۔ اور انہیں بجز خدا اور کسی کی محبت کی بو نہیں۔ کیونکہ ان کا تمام وجود نور میں گھل کر صاف نوری ہو گیا ہے۔ اور نور ہی ان کی غذا ہو گئی ہے۔ اس واسطے وہ باقی باللہ ہو کر واصلِ ذات حق ہو گئے ہیں۔ اور وہ جو خدا یاد سے غافل ہو کر حرص و محبت دنیا میں مبتلا ہو کر شہد کی مکھی کی طرح اُلجھ گئے ہیں۔ اور سانسوں کے گوہروں کو ضائع کر رہے ہیں۔ وہ جیتے ہی مردہ ہیں۔ اور زمین کو ایک بھاری بوجھ معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ زمین زندہ مخلوق کے لئے خدا نے پیدا کی ہے۔ نہ مردہ کے لئے۔ مردہ مخلوق تو اس میں مدفون ہی ہونے کے لائق ہے۔

رھاؤ

۱۵۰- آپ لئے لڑلائے در درویش سے
رتن دھن جنیدی ماؤ آئے سپھل سے

جنیدی۔ جنا، ماؤ۔ والدہ

ترجمہ: وہ خدا نے آپ خود درویش کی معرفت اپنے دامن سے لگا لئے ہیں۔ اور اُن کی ماں بہت ہی خوش نصیب ہے۔ وہ ازلی سعید ہیں۔

<u>مرید اور پیر طریقت کے بارے میں:</u>

شرح: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (۵:۳۵) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے۔ اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ اور اس کے رستہ میں جہاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ

معرفت درویش کے جن کو خدا — دامن خود سے وہ ان کو لے ملا
والدہ ان کی عزیز و خوش نوید — وہ ہوئی ہیں ازل سے بطنی سعید
رہبر کی کر تمیز اے بے بصر — راہبر لے راہبر لے راہبر

نتیجہ: وہ شخص جو کہ بوسیلہ برزخ پیر کامل خدا نے اپنے دامن سے لگا لئے ہیں وہی اُس کے پیارے مرد ہیں۔ اور وہی اس کا وصل حاصل کریں گے۔ ان کی ماں بہت

Marfat.com

ہی خوش قسمت ہے جس نے اُن کو جنا۔ کیونکہ وہ بار امانت (عبادت الٰہی) کے حامل ہو کر ساری زندگی یادالٰہی میں صرف کر کے سرخروئی کیساتھ راہی ملک بقا ہوئے۔

١٥١- پَرْوَرْدِگار اَپار اَگَم بے اَنت تُوں
جِنھاں پچھاتا سَچ چُمّاں پَیر مُونہہ

اپار۔ بے انت، اگم، حاضر ناظر۔ پچھاتا۔ پہچانا ہے، پیر۔ پاؤں، مونہہ۔ منہ

ترجمہ: اے پروردگار تو حاضر ناظر اور بے انت ہے۔ جنہوں نے حق کو پہچانا۔ میں اُن کے پاؤں اور منہ چوموں اور اُن پر قربان جاؤں۔

صفت ذات اور عارفانِ باللہ کی قدمبوسی کے بارے میں:

شرح: لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ (٦-١٠٣) آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں اور وہی ہے پورا باطن پورا اخبردار۔

سورۂ اخلاص تیری شان ہے — عقل و فہم و وہم سب حیران ہے
خلق کی اُس نے نہ بہر جلب سود — بلکہ بندوں پر کرے بخشش نمود
اُس کو کچھ حاجت نہیں اُن سے مگر — پاک خود ہوتے ہیں وہ تسبیح کر
جس نے پہچانا ہے تیری ذات کو — میں کروں قربان اپنا موبمو

نتیجہ: اے پروردگار تیرے اثبات میں زبان ناطقہ لال ہے۔ اور قیاس اور گمان اور وہم اور خیال سے تیرا پہچاننا محال ہے۔ اور آغاز اور انجام کی قید سے منزہ ہے۔ تو بے انت بے نیاز بے پرواہے۔

١٥٢- تیری پناہ خُدائے تُوں بخشندگی
شیخ فریدے خیر دِیجے بندگی

بخشندگی۔ عفو مانگتا ہوں

Marfat.com

ترجمہ: اے خدا میں تیری پناہ میں آیا ہوں تو بخشش کر۔ اور شیخ فرید کو بندگی کا خیر عطا کر۔

خیر عبادت کی استدعا میں:

شرح: رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ (۲-۲۰۱) اے پروردگار ہمارے ہمیں دنیا اور آخرت میں نیکی دے اور عذاب دوزخ سے بچا۔

تیرے سایہ میں مَیں آیا ہوں خدا
ہو فرید شیخ پر تیری عطا

نتیجہ: جناب شیخ فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ داعی اور ملتجی ہیں کہ اے خدا میں تیری پناہ میں آیا ہوں۔ تو مجھ پر رحم کر اور مجھے حیات اور ممات کی تکلیفات سے رہائی بخش۔ اور اپنے عشق اور محبت میں ایسی توفیق دے اور ایسا محو کر کہ ایک دم بھی تیری یاد سے مجھے جدائی نہ ہو۔ اور ہر سانس تیرے عشق میں صرف ہو۔ یہاں تک کہ خاتمہ باخیر ہو کر تجھ میں واصل ہو جاؤں۔

آسا

۱۵۳- بولے شیخ فرید پیارے اللہ لگے
ایہہ تَن ہوسی خاک نمانی گور گھرے

پیارے اللہ لگے۔ اللہ کی بندگی میں لگے ہوں، ہوسی۔ ہوگا، نمانی۔ عاجز، گور۔ قبر

ترجمہ: جناب شیخ فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے پیارے اللہ کی عبادت میں لگے رہو کیونکہ یہ وجود عاجز قبر میں خاک ہو جائے گا۔

ارشاد عبادت اللہ کے بارے میں:

شرح: وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰی یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ (۱۵: ۹۹) اپنے خدا کی عبادت کر یہاں تک کہ تجھ کو موت آ جائے۔

Marfat.com

کر فریدا! تو عبادت رات دن　　　　قبر میں جانا ہے تو نے ایک دن

نتیجہ: جناب شیخ فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے دوست جہاں تک ہو سکے دل و جان سے خدا کی عبادت کرتے رہو۔ اور ایک سانس بھی حیات مستعار کا یاد خدا کے بغیر نہ گزرنے دو۔ اور موت کو ہر وقت حاضر و ناظر جانو۔ ہرگز اس سے غافل نہ ہو۔ کیونکہ یہ وجود ایک دن بے روح ہو کر عاجز قبر میں مدفون ہو کر خاک ہو جائے گا۔

اَج ملاوا شیخ فرید ٹاکم کونجڑیاں۔ مَنوہ مچندڑیاں

ملاوا۔ میل ملاپ۔ ٹاکم۔ ٹھیک، ترو تازہ، تندرست۔ کونجڑیاں۔ کونج (مراد جسم انسانی)۔

ترجمہ: جناب شیخ فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آج (عالمِ جوانی) میں وصل خدا ہو سکتا ہے کیونکہ سب اعضاء اور حواس ترو تازہ اور طاقتور ہیں۔

حالت جوانی میں وصلِ خدا کے بارے میں تنبیہ:

شرح: یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ۔ (۸۴-۶)

اے انسان تحقیق تجھے اپنے رب کی طرف ضرور دوڑنا ہے پس اس کو ملنے والا ہے۔

اے فریدا آج ہے وقتِ بہار　　　　کر عبادت ہے تو گلدستہ تیار

ہے خدا کا گنج اندرِ نیستی،　　　　اس کو کیا جانیں ہیں مستان خودی

نتیجہ: جناب شیخ فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ عالم جوانی موقع و وسیلۂ وصل خدا ہے۔ کیونکہ جسم کے سب اعضاء اور حواس ترو تازہ اور طاقتور ہیں۔ جن سے حسب الارشاد رہبر کامل رہ خدا میں صبر اور استقلال اور استقامت کے ساتھ جہد اور ریاضت خاطر خواہ ہو سکتی ہے اور دکھ درد تکلیفِ جسمانی اور روحانی کی برداشت بھی بخوبی ہو سکتی ہے۔ اور سب فرائض بھی اچھی طرح سے ادا ہو سکتے ہیں۔ اور شوق و ذوق بھی روز مرہ بڑھتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ تزکیۂ قلبی حاصل ہو جاتا ہے اور انوار روحانی کے تجلی پڑنے لگ جاتے ہیں اور تمام جسم نوری ہو جاتا ہے اور سوائے خدا کے اور کسی کی

Marfat.com

خواہش نہیں رہتی اور یہاں تک کہ رفتہ رفتہ واصل حق ہو جاتا ہے۔

رہاؤ

۱۵۴- جے جاناں مر جایئے گھُم نہ آیئے!

جھوٹی دنیا لگ نہ آپ ونجایئے

گھم۔ پھر، ونجایئے۔ کھونا ضائع کرنا

ترجمہ: اگر مرنا ہے اور پھر نہیں آنا ہے تو دنیا باطل کی محبت میں اپنے آپ کو کھونا نہیں چاہیے۔

دنیا سے رحلت اور حصول عقبیٰ کے بارے میں:

شرح: مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ (۱۱-۱۵) جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتے ہیں۔ ہم اُنکو اُن کے اعمال کا پورا پھل دے دیں گے اور اُس میں کچھ کمی نہیں دیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں۔

ہے مقدم تجھ کو یہ دنیائے اُلَست　　تو نہ جانے رتبۂ مُلکِ اُلَست
کسب کر، عقبیٰ میں آوے جو کام　　گنجِ بخشش کا بتا دے وہ مقام
حق نے فرمایا کہ دنیا کا ہنر　　بازیٔ اطفال سے بھی ہے بُتَر

نتیجہ: اگر مر جانا ہے۔ اور پھر اس جہان میں نہیں آنا ہے تو دنیا فانی کی حرص اور محبت میں مبتلا ہو کر دارالعقبیٰ میں موقع وصل خدا کو یہاں ہاتھ سے نہیں کھونا چاہیے۔ جہاں تک ہو سکے بذریعہ بدستِ بیعت اور حسب الارشاد کسی رہبر کامل کے شب و روز جہد و ریاضت کر کے رمز مُوْتُوْا پر عامل ہونا چاہیے۔ اور ذات میں فنا ہو کر درجہ بقا باللہ کو حاصل کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ موقع پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔ ہمیشہ کے لئے افسوس ہی رہے گا۔

Marfat.com

۱۵۵- بولئے سچ دھرم جھوٹ نہ بولئے
جو گور دسّے واٹ مریداں جو لئے

گور - پیر، واٹ - راستہ،

ترجمہ: ہر وقت سچ بولنا چاہیے۔ جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ پیر جو رستہ بتلا دے مریدوں کو اُس پر چلنا چاہیے۔

اَمرِ پیر میں استقامت کے بارے میں:

شرح: وَاسْتَقِمْ کَمَآ اُمِرْتَ (۴۲-۱۵) استقامت پکڑ جیسا کہ تو حکم دیا گیا ہے۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا (آیت) اللہ کی رسی پنجہ میں پکڑو اکٹھے

گر تو چاہتا ہے وصل حق ملے ۔۔۔ جھوٹ کو دے چھوڑ سچ کو پکڑ لے
پیر کی تعلیم سے باہر قدم ۔۔۔ چاہیے رکھے نہ خادم ایک دم
قرب حق چاہیے تو ہستی چھوڑ دے ۔۔۔ جب خودی ہے تو کیونکر ملے

نتیجہ: ہمیشہ حق پرستی کی پیروی کرنی چاہیے۔ اور حق پرست ہونا چاہیے۔ اور حق کا ہر وقت متلاشی رہنا چاہیے۔ باطل پرستی کی پیروی سے کنارہ کش ہونا چاہیے۔ جو پیر طریقت ارشاد فرمائے۔ کمر ہمت باندھ کر دل و جان سے اس پر چلنا چاہیے اور اس کو امر الٰہی سمجھنا چاہیے۔ یہ عین سعادت دارین ہے۔ سچ سے مراد اثبات ذات حق اور جھوٹ سے مراد فنائے ہستی موہومہ ان ہر دو امر کا ثبوت تعلیم شیخ پر منحصر ہے۔

۱۵۶- چھیل لگھندے پار گوری مَن دھیریا
کنچن وَنّے پاسے کلّوت چیریا

چھیل - نیک، خوبصورت، من دھیریا - استقلال والا، کنچن - سونا، ونے - مانند، پاسے - پہلو، کلوت - آرہ - لگھندے - گذریں گے۔ گوری۔ عورت (مراد مرید)

ترجمہ: مستقل مزاج اور حلیم الطبع اس دنیائے فانی سے پار ہو جاتے ہیں۔ اور

Marfat.com

خوبصورت سونے جیسے آرہ سے چیرے جاتے ہیں۔

استقامت سے نجات غفلت سے عذاب:

شرح: مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً (۱۶-۹۷) جس شخص یا عورت نے نیک عمل کئے ہم اُن کو پاک زندگی سے زندہ کریں گے۔

خوش عمل دنیاء فانی سے گزر پہنچتے ہیں منزل مقصود پر
جو کہ غافل ہیں ہوئے اس دہر میں جا پڑے ہیں وہ خدا کے قہر میں

نتیجہ: صاحبان تارک الدنیا اور نیک اعمال اور قلب سلیم استقامت سے ہر وقت جہد وریاضت کرنے والے اور تکالیفِ جسمانی اور روحانی پر صابر اور متحمل رہنے والے دریائے وحدت کو تیر کر درجہ بقا حاصل کر لیتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنے نفس کے مطیع ہو کر اس کو تر و تازہ رکھتے ہیں۔ اور اچھے اچھے لذیذ کھانوں سے فربہ کرتے جاتے ہیں اور معبود حقیقی کا کبھی خیال نہیں کرتے ہیں۔ اُن کے سونے جیسے پہلو جو کہ عمدہ نعمتوں کے کھانے اور یاد خدا سے بے فکر رہنے سے خون سے بھر کر سرخ ہو رہے تھے اور دل کو اچھے لگتے تھے۔ وہ آخر کار آرہ سے چیرے جاتے ہیں۔

۱۵۷- شیخ حَیاتی جَگ نہ کوئی تھِر رِیہا
جس آسن ہم بیٹھے کیتے بیس گیا

حیاتی۔ زندگی، تھر ریہا۔ قائم رہا، آسن۔ جگہ،

ترجمہ: جناب شیخ فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس جہان فانی کی زندگی میں کوئی قائم نہ رہا ہے۔

دنیا فانی کے بارے میں:

شرح: كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ (۵۵-۲۶، ۲۷) جو کچھ زمین پر ہے فانی ہے مگر ذاتِ عظمت تیرے پروردگار اور بزرگ کی

Marfat.com

باقی ہے۔

کون سا اس جا فریدا ہے رہا   آج آیا دوسرے دن چل دیا
جس مکاں بیٹھے ہیں اب ہم اس مکاں   ہو گئے یاں بیٹھ کتنے ہی رواں
جس کو تو موجود دیکھے وہ فنا   جو نہیں ظاہر اُسی کو ہے بقا

نتیجہ: جناب باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ جہاں ناپائیدار ہے کیونکہ جس جگہ ہم بیٹھے ہیں یہاں ہزاروں ہی آدمی بیٹھ کر کوچ کر گئے۔ اور اب اُن کے کچھ نشانات بھی نہیں رہے ہیں۔ اور بھی جو یہاں آ کر بیٹھیں گے اُسی طرح اُن کے بھی کچھ نشانات نہیں رہیں گے۔ اس واسطے اس پر مغرور ہو کر اپنی حیات مستعار کے داموں کو اس کی حرص میں برباد نہیں کرنا چاہیے۔ جہاں تک ہو سکے دنیا کا خام خیال ترک کر کے اور دم بدم خدا یاد میں ہو کر قید ہستی سے چھوٹ کر یہاں سے چلنے کا ساز و سامان بخوبی تیار کرنا چاہیے۔ اور یہاں آنے کے وعدہ حق کو پورا کر کے درگاہ الٰہی میں شرف قبولیت اور وصل حاصل کرنا چاہیے۔ ورنہ حسرت ہی حسرت رہے گی۔ کیونکہ یہ بھی ایک قسم کی آزمائش ہے۔ اگر یہ نہ ہوتی تو ہر شخص آسانی سے بہشت اور وصل حاصل کر لیتا۔ اب بتوفیق خدا اس قید ہستی سے آزاد ہو کر دائمی بقا حاصل کریگا۔ جو کہ رہبر کامل کی اطاعت اور متابعت دل و جان سے بجا لائے گا۔ اس واسطے ہر شخص کو پیر کامل پکڑنا نہایت ہی ضروری امر ہے۔

۱۵۸۔ کتک کونجاں چیت ڈو ساون بجلیاں
سیالے سوہندیاں پر گل باہڑیاں

ترجمہ: ماہ کاتک میں کونجیں آتی ہیں۔ اور ماہ چیت میں جنگلوں میں آگ لگتی ہے۔ اور ماہ ساون میں بجلیاں چمکتی ہیں۔ اسی طرح سردی میں عورتیں اپنے خاوندوں کے گلوں میں بازو ڈال کر سوتی اور عیش مناتی ہیں۔

Marfat.com

ہر کام کا اپنے وقت پر مدار ہے اسی لئے موقع یہی حیات ہے:

شرح: اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (۴٦-۱۳) تحقیق جن لوگوں نے کہا ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر استقامت اختیار کی پس نہ ان پر خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۔

ہر امر موقوف اپنے وقت پر　　　وقت مرہونہ پہ دکھلاوے اثر
انبیا و اولیاء کا ہو غلام　　　جب نظر آوے اثر تیرا تمام

نتیجہ: جیسے کہ کونجیں انڈے دے کر پہاڑوں سے ماہ کاتک میں۔ جب کہ بیج بویا جاتا ہے اس ملک میں ضرور آتی ہیں۔ اور بچوں کے تصورات کو دل میں رکھتی ہیں۔ آخر انڈے پختہ ہوکر حکم الٰہی سے بچے نکل آتے ہیں۔ اور ماہ چیت میں بانس کے جنگلوں کو ہوا سے آپس میں گھس کر آگ پیدا ہونے سے دَون (آگ) ضرور لگتی ہے اور ماہ ساون میں بارش کے وقت ضرور بجلیاں چمکتی ہیں اور دمکتی ہیں۔ ایسے ہی عاشقانِ خدا سہاگن عورتیں ضرور موسم سرما میں اپنے خاوند خدا کے نام کی محبت اور عشق میں مستغرق اور اس میں واصل ہوکر تمام رات خوشی سے گذارتی ہیں اور نہایت ہی زیبائش پاتی ہیں اس واسطے ہر شخص کو لازم ہے کہ حتی المقدور خدا کی عبادت میں مشغول ہوکر رفتہ رفتہ ایسا قرب اور وصل حاصل کرے جو منقطع نہ ہو اور برابر لگا تار رہے۔

۱۵۹- چلّے چلّن ہار وچارا لے مَنو
گنڈھیندیاں چھ ماہ تُرَنڈِیاں ہِک کھنو

گنڈھیندیاں۔ بنتی ہیں۔ ترنڈیاں۔ چلنا۔ کھنو۔ پل، لمحہ

ترجمہ: بلاشک فرشتہ موت کا روح چلنے ولی بے چاری کو وجود سے لے جائے گا جو کہ چھ ماہ میں بنتا ہے وہ ایک لحظہ میں فنا ہو جاتا ہے۔

ناپائیداری وجود انسان کے بارے میں:

شرح: کَلَّا اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ۝ وَقِیْلَ مَنْ رَاقٍ ۝ وَظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝

Marfat.com

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ○ اِلٰی رَبِّكَ يَوْمَئِذِ نِ الْمَسَاقُ ○ (۷۵-۲٦ تا ۳۰)

ہاں ہاں جس وقت جان حلق کو پہنچے گی اور کہیں گے کوئی ہے منتر پڑھنے والا اور گمان کر لے گا یہ جدائی کی گھڑی ہے اور پنڈلی کے ساتھ پنڈلی لپٹ جائے گی تیرے رب کی طرف اس دن چلنا ہے۔ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ وَ نُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى (۲۲-۵) پس تحقیق ہم نے پیدا کیا تم کو مٹی سے پھر بوند پھر منجمد خون پھر بوٹی سے نقشہ بنے بن نقشہ بنے اس واسطے کہ تمہارے لئے اپنی نشانیاں ظاہر فرمائیں۔ اور ٹھیرا رکھتے ہیں ہم پیٹ میں جو کچھ چاہیں ایک وقت مقررہ تک۔

چھ مہینے میں یہ تن تیرا تمام
بنتا ہے فانی ہوا اک دم فہم خام

نتیجہ: یہ وجود کہ جس کا آغاز بھی فنا اور انجام بھی فنا ہے۔ اور ایک دو دم کی حمایت میں ہے چھ ماہ میں بنتا ہے۔ اور لحظہ بھر میں فنا ہو جاتا ہے۔ پھر ایسے وجود پر گھمنڈ اور فریفتہ ہونا اور اعتماد رکھنا سراسر بے وقوفی ہے۔ اس واسطے جہاں تک ہو سکے اس سے دل برداشتہ ہو کر خاتمہ عمر تک خدا کی عبادت کر کے وصل خدا حاصل کرنا سب سے بڑا ثمرۂ حیات ہے۔

۱٦۰- زمین پچھے اسمان فریدا کھیوٹ کِن گئے
جالن گوراں نال اُولامے جیو سہے

کھیوٹ - ملاح

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زمین آسمان سے پوچھتی ہے کہ ملاح کہاں چلے گئے۔ قبروں اور مرگھٹوں میں راکھ ہو گئے اور روح کو ملامتیں ہیں۔

حریصانِ دنیا کے فنا کے بارے میں سوال و جواب:

شرح: اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا (۱۸-۲۹) تحقیق ہم نے

Marfat.com

ظالموں کے واسطے آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی۔

پوچھتی ہے یہ زمیں از آسمان پیٹھ میری پر جو تھے کس ہیں مکان
آسمان بولا زمین سے اے مرید تیرے اندر سلائے طول نیند
روحوں کو اُن کے ملامت ہو رہی ہستی فریدا خاک میں لیٹی پڑی

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زمین مستقل المزاج اور حلیم الطبع مرید آسمان تارک الدنیا بقا باللہ پیر سے پوچھتی ہے کہ بڑے بڑے جبار اور متکبر اور گردن کش اور امیر اور وزیر اور بادشاہ کیا ادنیٰ کیا اعلیٰ۔ حریصان دنیا جو کہ اس سمندر میں خواہشہائے نفسانی کی حرص کی کشتیاں اور جہاز چلا رہے تھے۔ وہ اپنی تجارت میں خسارہ اور نفع اٹھا کر کہاں چلے گئے۔ قبروں میں جا پڑے۔ اور روح نے آپ کے بدعملوں کے عوض درگاہ الٰہی میں ملامتیں اُٹھائیں۔

حضرت بابا صاحب کی راگ سوھے بانی!

۱۶۱- تَپ تَپ لُوہ لُوہ ہاتھ مَروُرو
باوَل ہوئی سُو شَوہ لوَرُو

تپ تپ۔ تپنا، جلنا ، مرورو۔ مروڑتی ہے، باول۔ دیوانی، شوہ۔ خاوند۔ (خدا)، لورو۔ چاہتی ہے

ترجمہ: نزع کے وقت روح تپتی اور جلتی اور ہاتھ مروڑتی ہے۔ اور دیوانہ ہوئی اپنے خاوند کو ملنا چاہتی ہے۔

حالت نزع کے بارے میں:

شرح: اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ۔ موت پل ہے جو دوست کو دوست کے ساتھ ملا دیتا ہے۔

حشر میں جب مہر و ماہ معزول ہوں چشم با اصلِ ضیاء مشغول ہوں

نتیجہ: چونکہ ہر ایک شے اپنے اصل کی طرف رجوع کرتی ہے اس واسطے حالت

Marfat.com

نزع کے وقت روح اپنے خاوند خدا کے وصل کی آرزو میں تپتی اور جلتی اور ہاتھ مروڑتی اور دیوانہ ہوئی یہ کہتی ہے کہ مجھے اس عذاب نزع سے جلد رہا کر کے اپنے میں واصل کر لے۔

۱۶۲- تے شہ مَن میں کیا روس
مجھ اوگن میں نائیں دوس

ترجمہ: اور یہ کہتی ہے کہ خدا نے میرے سے اس واسطے اعراض کیا ہے کہ مجھ میں عیب ہیں۔

روح اور خدا کے درمیان مکالمہ:

شرح: رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا (۲۳:۷)۔ اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔

آپ اپنے پر ظلم میں نے کیا۔ بخشے مجھ کو کون تیرے ماسوا

نتیجہ: اس وقت یہ کہتی ہے کہ خدا نے مجھ سے اعراض کیا اور انکار اس باعث سے کیا ہے کہ مجھ گنہگار میں عیب ہیں۔ اس میں میرا کچھ قصور نہیں ہے مجھے جس حال میں رکھا میں رہی جب بلایا میں آنے کے لئے بے قرار ہوں اور وہ تو ہر طرح سے بے پروا اور بے عیب ہے اور یہ تکلیف اس وقت مجھے اپنے نفس اور گناہوں کی شامت سے ہو رہی ہے۔

۱۶۳- تے صاحِب کی مَیں سَار نہ جَانی
جوبَن کھوئے پاچھے پچھتانی

سار۔ حقیقت (قدر و قیمت)

ترجمہ: اور یہ بھی باعث ہے کہ میں نے تجھ صاحب کی حقیقت کو نہ جانا۔ اور میں عہد جوانی کو کھو کر تاسف میں ہوں۔

Marfat.com

عذرِ تقصیرِ معرفت کے بارے میں:

شرح: وَمَا قَدَرُ اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۔ اورانہوں نے اللہ کی قدر نہ جانی جو اس کی قدر کا حق ہے۔

میں نے پہچانا قدر نہ آپ کا — حسن کھو مجھ کو تاسف ہی لگا

نتیجہ: اور یہ بھی سبب ہے کہ مجھ کو تیری کما حقہٗ حقیقت اور معرفت حاصل نہیں اور نہ تیرے اوامر و نواہی اور نہ مبشرین اور منذرین اور اولی الامروں کی متابعت اور اطاعت کے بجا لانے میں جو کہ ایک بھاری وسیلہ تیرے وصل کا تھا۔ حتیٰ الوسع کوشش کی۔ اب میں عہدِ جوانی اور اس جسم کی خوبصورتی اور طاقت اور دموں کو اپنے نفس لعین کی شامت اور پیروی سے حرص اور محبت دنیا میں کھو کر ندامت اور حسرت میں ہوں۔

رھاؤ

۱۶۴۔ کالی کوئل توں کِت گُن کالی!

اپنے پریتم کے ہو بِرہے جالی!

کالی۔ سیاہ، کت۔ کس، پریتم۔ پیارا، جالی۔ جل کر

ترجمہ: اے کالی کوئل تو کیونکر سیاہ ہو گئی ہے۔ (کوئل کا جواب) اپنے پیارے کے عشق کی آگ میں جل کر سیاہ ہو گئی ہوں۔

جواب عاشقِ کوئل اپنے پیارے کے عشق میں جل کر سیاہ ہونے کے بارے میں:

شرح: نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ (۱۰۴-۶،۷) آگ ہے بھڑکائی ہوئی جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔

ہو گئی کالی تو کوئل کس لئے
عشق میں شوہ کے جلی ہوں اس لئے

نتیجہ: اے عاشق الٰہی کوئل! تیرے سیاہ ہونے کا کیا باعث ہے؟ اُس نے جواب

Marfat.com

دیا کہ میں اپنے محبوب خدا کے عشق کی آگ میں جل کر کوئلہ کی طرح سیاہ ہو گئی ہوں۔ اور اس کے ہجر میں وصل کے لئے آگ کی طرح دہک رہی ہوں۔ کیونکہ جس تن میں عشق کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ اُس سے ماسوا اللہ سب ممکنات کی محبت جل کر صرف خدا کی محبت باقی رہ گئی ہے۔

۱۶۵- پِرہ بہوں کِتھ سُکھ پائے
جاں ہوئے کرپال تاں پربھو ملائے

پرہ۔ خاوند، بہوں۔ بغیر، سُکھ۔ آرام، جاں۔ جب، کرپال۔ مہربان، پربھو۔ خدا

ترجمہ: بے خاوند عورت کو کہیں سکھ نہیں۔ بغیر محبت خاوند حقیقی وصل نہیں ہوتا۔ جب خدا مہربان ہو آپس میں ملائے۔

شرح: اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتۡ لَهُمۡ جَنّٰتُ الۡفِرۡدَوۡسِ نُزُلًا ۝ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا لَا یَبۡغُوۡنَ عَنۡهَا حِوَلًا ۝ (۱۸-۱۰۸،۱۰۷) تحقیق جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔ ان کے واسطے جنت الفردوس ہے۔ اُس میں ہمیشہ رہیں گے وہاں سے جگہ بدلنی نہ چاہیں گے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الۡهُدٰی۔ سلامتی اُس پر جس نے ہدایت اختیار کی۔

زوجہ کو جز زوج کے آرام کب جب خدا ہو مہربان ملتے ہیں تب
غالبوں پر جان غالب دست پیر ہاتھ اُس کا قبضۂ رب قدیر

نتیجہ: بے خاوند عورت کہیں سکھ نہیں پاتی ہے۔ جہاں جاتی ہے۔ دکھ ہی دکھ اُٹھاتی ہے۔ کیونکہ اُس کو اپنے خاوند کے ساتھ دلی محبت نہیں ہے۔ اگر دلی محبت ہوتی۔ تو اس طرح نہ بھٹکتی۔ اور نہ دکھ اُٹھاتی۔ پس اُس کو لازم ہے کہ بذریعہ دست بیعت اور برزخ کسی پیر کامل کے جہد و ریاضت سے محبت غیر کو دل سے دور کر کے خاص اپنے خاوند حقیقی کی محبت کو دل میں جگہ دے۔ تاکہ وہ خود اس پر مہربان ہو کر دنیا کی تکلیفات اور ہستی موہومہ سے مخلص کر کے اس کو اپنے وصل سے سرفراز فرما دے۔

Marfat.com

۱۶۶- وِڈھن کُھوہی مُندھ اکیلی
نہ کُو ساتھی نہ کُو بیلی

ودھن۔تنگ وتاریک' خوفناک کھوہی۔کنواں، مندھ۔بیچ' بیلی۔یار
ترجمہ: اس دنیا کے کنویں میں روح بمنزلہ قید ہے
اس کا کوئی ہمراہی اور دوست نہیں ہے۔

محبت دنیا کی چاہ میں روح کے مبتلا اور غرق ہونے کے بارے میں:

شرح: لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا رَحِمَ (۱۱-۴۳) خدا کے عذاب سے آج کوئی بچانے والا نہیں ہے مگر وہ جس پر اُس نے رحم کیا۔

چاہ دنیا میں ہو کوئی روحہ نہ قید نہ کوئی حامی نہ ساتھی مثل بید

نتیجہ: چونکہ روح جبرئیلی صفت والی نفس حیوانی صفت والے کے ساتھ قفس وجود میں قید ہے۔ اس واسطے یہ دونوں اس زندان میں ہر وقت بباعثِ صفت متضاد باہم کشمکش میں رہتی ہیں۔ کیونکہ روح تو چاہتی ہے کہ میں اپنے پروردگار کی عبادت کر کے عالم بالا کی طرف پرواز ہو کر اپنی اصل میں واصل ہو جاؤں۔ اور نفس یہ چاہتا ہے کہ میں عمدہ عمدہ نعمتوں سے متلذذ رہوں۔ جو کہ ہمیشہ عالم پست میں قائم رہنے کا باعث ہے۔ اس سبب سے روح بھی نفس امارہ سرکش سے مغلوب اور عاجز آ کر اور ہر وقت اُس کے زیر سایہ ہو کر اپنے اصل سے باز رہتی ہے۔ جس کے لئے طرح طرح کے عذاب دوزخ اور وعدہ وعید ہا آخرت میں اٹھانے پڑیں گے۔ پس ہر شخص کو لازم ہے کہ جہد و ریاضت کے ساتھ اپنے نفس امارہ کو قتل کرنے کے لئے ساعی ہو کر روحی طاقت کو شغل اور ذکر سے بڑھاتا رہے انشاء اللہ اُمید قوی ہے کہ آخر کار وہ اس پر غالب آ کر غذا نوری سے پرورش پا کر نوری رنگ سے رنگین ہو کر حیاتِ طیبہ سے مشرف وممتاز ہو۔ واضح رہے کہ دنیا میں کوئی ایسا ادنیٰ سے ادنیٰ کام نہیں ہے کہ جس کے لئے کسی اُستاد یا پیر کی تعلیم کی ضرورت نہ ہو۔ اس واسطے یہ امر مذکور بالا بھی کسی شیخ اکمل کی تعلیم اور متابعت

Marfat.com

اور توجہ کے بغیر حاصل ہونا ممکن نہیں ہے۔ اگر غور کیا جائے تو ظاہر ہے کہ جس چیز میں روح کو لذت ہوتی ہے۔ اس میں نفس کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اور جس چیز میں نفس کو لذت پہنچتی ہے اس میں روح کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اس واسطے نفس اور لذات نفسانی کی طرف راغب اور راجع ہو کر ہر وقت اپنے مطلب میں مستغرق رہتا ہے۔ اور روح کے شور و غوغا اور ملامت سے سرکش اور نافرمان ہو کر اپنی عادت کو نہیں چھوڑتا ہے۔

۱۶۷۔ کَر کِرپا پَربھ سادھ سَنگ میلی
جاں پھر ویکھاں تاں میرا اللہ بیلی

کرپا۔ مہربانی، سادھ۔ درویش، سنگ۔ ساتھ، جاں۔ جب، تاں۔ تب، بیلی۔ دوست

ترجمہ: خدا نے اپنی مہربانی سے بوسیلہ پیر اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ پھر جب دیکھتی ہوں تب میرا اللہ دوست ساتھ ہے۔

دستِ بیعت مرشد اور درجہ شہودی کے بارے میں:

شرح: اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ (۴۸-۱۰) تحقیق وہ لوگ جو آپ ﷺ سے بیعت کرتے ہیں بیعت کرتے ہیں اللہ سے اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں پر ہے۔ وَمَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا رَاَیْتُ اللّٰهِ فِیْهِ۔ نہیں دیکھا میں نے کسی شے کو۔ مگر دیکھا میں نے خدا کو اُس میں

ہاتھ ہے اک فوق دیگر دستہا   بافن و با زور بادستِ خدا
منتہائے منتہا دستِ خدا   منتہائے جو یہا بحر سیاہ

نتیجہ: جب خدا نے مہربان ہو کر پیر کامل کی دستِ بیعت اور متابعت کے وسیلہ سے اپنے ساتھ شامل کر لیا ہے اور حسب الارشاد اس کے جہد و ریاضت کر کے ذات میں فنا پا کر درجہ شہود پر پہنچ گئی ہے۔ تب وہ ہر شے میں اپنا دوست خدا دیکھتی ہے۔ جو کہ ہر وقت ہر جگہ اس کے ساتھ ہی ہے اور ہر شے میں جلوہ فرما ہے۔

Marfat.com

۱۶۸۔ واٹ ہماری کھری اُڈینی
کھنیوہ تِکھی بہت پیئنی!!!

واٹ۔منزل، اڈینی۔کٹھن، مشکل۔کھنیوہ۔تلوار تکھی تیز، پیئنی۔باریک

ترجمہ: ہماری منزل نہایت ہی غم ناک اور دشوار ہے۔تلوار کی دھار سے تیز اور بہت ہی باریک ہے۔

منزل فقر کے بارے میں:

شرح: اَلْفَقْرُ بَحْرٌ لَّا سَاحِلَ لَهٗ۔ فقر سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔

سخت منزل ہے ہماری سہم ناک تیز ہے تلوار سے اور خوفناک
سایہ عاقل کو مامن کیجیے جنگ ہا با نفس دشمن کیجیے
بے دلیل اس راہ میں کوئی گم گیا جو گیا ہے وہ بلطف راہ نما

نتیجہ: ہماری منزل فقر نہایت ہی خوفناک اور دشوار ہے۔تلوار کی دھار سے تیز اور بہت ہی باریک ہے اور اس میں بہت ہی خوف اور خطر پیش آتے ہیں اور ہزار ہا طرح کے الم ہائے جسمانی اور روحانی منہ دکھلاتے ہیں۔لیکن پیر کامل کے برزخ کے وسیلہ سے سب آسان ہو جاتے ہیں۔اور رستہ بھی نہایت آسانی سے طے ہو جاتا ہے۔حقیقۃً اس کی تکلیفات بھی پُل صراط کی تکلیفات کے مشابہ ہیں۔ جو شخص اس کی تکلیفات کو برداشت کر کے درجہ فقر حاصل کر لے گا اُس کو پُل صراط اور دوزخ کا کیا ڈر ہے۔ کیونکہ اس پر سے وہ ہوا کی طرح گزر جائے گا اور دوزخ اس سے خود خائف ہو گا۔

۱۶۹۔ اُس اُوپر ہے مارگ میرا
شیخ فریدا پنتھ سمار سویرا

مارگ۔رستہ، پنتھ۔رستہ، سمار۔چل

ترجمہ: جناب شیخ فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس پر سے ہمارے

Marfat.com

چلنے کا راستہ ہے اس لئے شروع عمر سے اس پر رواں ہو۔

منزل فقر پر شروع عمر میں رواں ہونے کے بارے میں:

شرح: فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ۔ پس اس کی عبادت کر اور اُس پر بھروسہ کر۔

اس ہی منزل سے گزرنا ہے ضرور — عمر اوّل سے تو اس پر چل ضرور

عقل اس مشکل کو حل کرتی اگر — انبیاء کو حق نہ کرتا راہبر

ڈھونڈ کوئی رہبر مشکل کشا — راز دان يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ

نتیجہ: جناب شیخ فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس عالم فنا کی علی الصبح میں شروع عمر سے کسی رہبر کامل کے برزخ کا پیرو ہو کر منزل فقر پر چلنا اختیار کرتا کہ تو کسی روز اپنی منزل مقصود پر پہنچ کر حیات جاودانی سے سرفراز اور مشرف ہو جائے اور حیات اور ممات کا کھٹکا نہ رہے۔

سوہی للت

۱۷۰۔ بیڑا بنْدھ نہ سَکیُو بَندھن کی ویلا

بھر سَروور جب اُچھلے تب تَرن دُھیلا

بیڑا بندھ۔ مراد نفس امارہ پر قابو، ویلا۔ وقت، سروور۔ تالاب، ترن۔ تیرنا، دھیلا۔ دشوار

ترجمہ: باندھنے کے وقت تو بیڑا باندھ نہ سکا۔ جب تالاب بھر کر اُچھلے گا تب تیر کر پار ہونا دشوار ہوگا۔

زہد اور تقویٰ اور ورع کے بارے میں:

شرح: مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مرنے سے پہلے مرو۔ یعنی بذریعہ برزخ شیخ ہر سہ فنائے تامہ حاصل کر کے درجہ بقا میں متمکن ہو ورنہ وصل کا موقع ہاتھ نہ آئے گا۔

دن جوانی میں جہاز بدن کو — نہ کیا قابو نہ پھر ہرگز وہ ہو

نتیجہ: زہد اور تقویٰ سے وجود کا بیڑا جب کہ اُس کے باندھنے کا وقت تھا تو باندھ

Marfat.com

نہ سکا اور اس کے باندھنے سے بیٹھ رہا اور غفلت کی نیند میں سوتا رہا۔ اب بھی وقت ہے اگر باندھنا ہے تو باندھ۔ کیونکہ ابھی جسم میں طاقت ہے۔ اس واسطے حسب الارشاد پیر کامل ذکر الٰہی کے ساتھ جہد و ریاضت کرنے سے حیات روحی کی خلعت فاخرہ عطا ہو سکتی ہے۔ ورنہ جب حواس خمسہ کے سوراخوں سے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کا پانی جسم میں پڑنے لگ جائے گا۔ اور دل کا تالاب بھر کر اُچھلے گا۔ تو اس وقت تجھ کو اس دنیا فانی کے سمندر سے تیر کر پار ہونا مشکل اور نہایت دشوار ہوگا۔ اس واسطے شروع سے ہی حتی المقدور جسم کے بیڑے کو زہد اور تقویٰ کے چیتھڑوں سے بند رکھ۔ اور حواس ظاہری کے سوراخوں سے گناہوں کا پانی اس میں پڑنے نہ دے۔ تاکہ یہ بیڑا نیک اعمال سے خاتمہ عمر تک پر ہوکر اس دنیا کے سمندر سے پار لگے۔ اور درگاہ الٰہی سے پورا پورا اجر اس کے عوض میں عطا ہو۔ اور کسی طرح کا خسارہ نہ اٹھانا پڑے گا۔

۱۷۱- ہتھ نہ لا کسمبھڑے جل جاسی ڈھولا

کسمبھڑے۔ آگ

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کی آگ جیسی نعمتوں کو ہاتھ مت لگا کیونکہ تیرے قلب و روح کے اوصاف جمیلہ نفس کے اوصاف سے مبدل ہو جائیں گے جس سے تیرا خدا ناراض ہوگا۔

غافلان دنیا کی تنبیہ کے بارے میں:

شرح: اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ (۱۱-۱۰۲) تحقیق اس کی گرفت دردناک سخت ہے۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ (۲-۱۹۶) ڈرو اللہ سے اور جانو یہ کہ اللہ سخت عذاب والا ہے۔

کر نہ حجت کچھ بھی مرشد کے حضور ورنہ اس سے جا پڑے گا دور دور
عاجزی و انکساری رکھ مدام تاکہ حاصل ہووے تجھ کو فیض عام

نتیجہ: دنیا فانی کی زہریلی اور آگ جیسی نعمتوں کو جو کہ سراسر خدا کی طرف سے

Marfat.com

غافل کرنے والی اور دوزخ کی طرف کھینچنے والی ہیں۔ ہاتھ مت لگا اور اپنے قلب اور روح کو اُن سے ماخوذ اور مفتون مت کر۔ اور ہر وقت ان سے تارک ہو خدا کی یاد میں مصروف رہ اور اس کی خوشنودی اور رضا مندی حاصل کر۔ تاکہ تجھ کو اس کا قرب اور وصل حاصل ہو۔ اور اگر ایسا نہیں کریگا اور ہر وقت مطیع نفس لعین ہو کر لذات دنیاوی کے حظ اُٹھانے میں مصروف اور مشغول رہے گا۔ تو امید قوی ہے کہ بباعثِ غفلت اور نفسانیت رفتہ رفتہ خدا کی طرف سے تجھ کو بُعد اور شیطان کے ساتھ قُرب ہوتا جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک وقت تو عذاب خدا کے لائق ہو کر غضب الٰہی کا مورد ہو گا۔ کیونکہ نفس اور شیطان کی متابعت جن کا ذکر قرآن شریف میں آچکا ہے گویا ایک سخت عداوت خدا تعالیٰ سے پیدا کرنے کا باعث ہے جو کہ ہر شے پر قادر ہے۔ درحالیکہ نفس اور شیطان کے اختیار میں کچھ نہیں ہے۔ وہاں ایک قسم کی آزمائش ہے۔ پھر باوجود اس کے تو خواہ مخواہ خدا کا دشمن بنتا ہے۔ پس تجھ کو لازم ہے کہ جہاں تک ہو سکے۔ لذات نفسانی سے جو کہ دوزخ کی آگ ہے خبردار ہو کر دُور رہ۔ اور اس کو ہاتھ مت لگا۔ ورنہ تیرا قلب اور روح موقع وصل سے محروم رہ کر ایسے ایسے دردناک عذاب دوزخ میں مبتلا ہو گا کہ جن سے نہ مریگا اور نہ جیتا رہے گا۔

رهاؤ

۱۷۲- اِک آپنیئے پّتلی .شہ کیرے بولا
دُدّھا تھنی نہ آونی پھر ہوئے نہ میلا

آپنیئے۔اپنے، پّتلی۔عزت حاصل کی، شہ۔مرشد، بولا۔ارشاد، ددھا تھنی۔تھنوں ہیں دودھ
ترجمہ: ایک نے اپنے پیر سے تعلیم پا کر اپنی عزت رکھ لی ہے۔ وہ دوہے ہوئے دودھ کی طرح پھر دوہنے میں نہیں آئے گا۔

توسل مرشد سے عزت عقبائی یا نجات ابدی کے بارے میں:

شرح: اَلْمُجَاهِدُ مَنْ يُّجَاهِدُ نَفْسَهٗ (حدیث) جہاد کرنے والا وہ ہے جس نے

Marfat.com

اپنے نفس پر جہاد کیا۔

عقل کل تو عقل سے نزدیک کر ۔۔۔ تب تجھے ہو خصلت بد سے حذر

ہاتھ اپنا تو نے جب اُس کو دیا ۔۔۔ آگوں سے تو ہوا گویا رہا!!

نتیجہ: ایک صادق الاعتقاد مرید نے حسب الارشاد اپنے پیر کامل کے جہد و ریاضت سے ذات میں فنا ہو کر درجہ بقا کو حاصل کر کے عزت رکھ لی ہے۔ یہ مرید ایسا ہے جیسا کہ پستانوں سے دوہا ہوا دودھ۔ جو پھر دوہنے میں نہیں آتا ہے۔ یعنی وہ اس دنیا فانی کی حیات اور ممات کی تکلیفات سے آزاد اور حیات طیبہ سے سرفراز وممتاز ہو کر ہمیشہ مسرور رہے گا۔

۱۷۳- کہے فرید سہیلیو شوہ آلائے سی
ہنس چلسی ڈھنا اِیہ تن ڈھیری تھِئے سی

شوہ۔ خدا، آلائے سی۔ بلائے گا، ہنس۔ روح، ڈہنا۔ عاجزی، تن۔ وجود، ڈھیری۔ خاک، تھے سی۔ ہو جائے گا

ترجمہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے دوستو خداوند حقیقی بلائے گا۔ روح لاچار لاچار ہو کر چل دے گا جس خاک ہو جائے گا۔

حکم قبض آنے اور روح کی پرواز میں:

شرح: کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ۔ ہر شے اپنے اصل کی طرف رجوع ہونے والی ہے۔ اِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ۔ خدا کی طرف بازگشت ہے۔ جو کہ مندرجہ ذیل اشعار سے ثابت ہے۔

جب فریدا حق بلائے گا تجھے ۔۔۔ روح چلے لاچار کچھ بھی نہ سنے

حسن صورت پر نہ تو مغرور ہو ۔۔۔ دام شیطاں ہے تو اُس سے دور ہو

کر تو کوشش کچھ تو حق کے کام میں ۔۔۔ تا کسی دن دولت آوے دام میں

نتیجہ: جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز موت کا فرشتہ خدا

Marfat.com

تعالیٰ کے حضور سے قبض روح کے واسطے آئے گا۔ اور اس کو وجود فانی سے قبض کر کے پرواز کر جائے گا۔

تمام شد

الحمد للہ و المنۃ کہ یہ کتاب گوہر نایاب جو
حسب الارشاد مولانا و مرشدنا جناب سید محمد حسین صاحب چشتی پاک پٹنی
کمال جانفشانی سے تیار ہو کر ختم ہوئی۔

اُمید ہے شائقین زمانہ بعد از مطالعہ مصنف کتاب ہذا کو بہ دعائے خیر یاد فرمائیں گے۔

فقط

مصنفہ خادم الفقراء
''جیشی رام''

Marfat.com

در بیان صفت مرشد یا گور کامل

گورو جو چاہے کرے نہال! — گورو برہم میں فرق نہ بھال
گورو ساتھ ہے طلب وصال — گورو باجھ ہے واصل محال
گورو بن ملے نہ ہرگز جمال — اس بن سب کچھ قیل و قال
ست گور باجوں رب نہ بھال — ست گور مورت ست کال
ست گور ہے ان ٹٹ بھنڈار — ست گور دوجگ تارن ہار

در بیان مدح ذات واحدیت یعنی مرشد یا گور

بار بار صدقے گور جاواں — پل پل اُس کے جس میں گاواں
چرن رج کا کجل بناواں — میں اپنے میں ہر دم پاواں
گورو ہمارا ست گور پورا! — ہر منزل سے واقف پورا
دین دُنی کے وہی سہارے — پاک پٹن میں جلوے دھارے
فرید فرد کا ہے وہ نور — چمکے ہے نزدیک اور دور
محمد حسین ہے ان کا نام — فیض بخش ہیں خاص و عام
شاہ حسین کا فیض ظہور — مجدد الوقت وہ رام ہیں پور
میں ہاں ان کا داس بچارا — وہ ہی میرا تارن ہارا!!!
مشتاقا ہے کیا مجال! — ایک حرف جو کریں خیال

خدایا عفو کن تو سیہ بندہ را
مصنف ' نویسندہ ' خوانندہ را

ا رامپور

Marfat.com

حسب ونسب

جناب شاہ وشیخ بابا فریدالدین مسعود الدین گنج شکر عاشق ومعشوق ذات احدیت قائم مقام زہد الانبیائی وفردیت رحمۃ اللہ علیہ کا تبرکاً احوال تحریر ہے

جو امیر المؤمنین وسید المسلین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ دوم سے ملتا ہے اور حضرت سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بلقب فاروق قریشی خاندان حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے ہیں۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی شان میں یہ حدیث فرمائی۔ ابو بکر و عمر سید اکھول الجنۃ من الاوّلین والاخرین النبیین والمرسلین (الخ) (صحیح بخاریٰ جلد اوّل صفحہ 403) تحریر ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب کا نکاح بی بی اُم کلثوم بنت جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ہوا۔ اس واسطے ان پر سادات کا لقب عائد ہے۔ حضرت ابراہیم ادہمؒ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو چند واسطہ سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ملتے ہیں۔ والی سلطنت ایران و بلخ کے تھے۔ چند پشت سلطنت ان کے خاندان میں رہ کر شاہ کابلی تک رہی۔ بعدہ بوقت غدر چنگیز خان ہلاکو خان حضرت خواجہ محمد شعیب دادا صاحب جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے چل کر صوبہ پنجاب علاقہ ملتان قصبہ کوٹھووال میں جن کو چاولی مشائخ کہتے ہیں سکونت گزیں ہوئے۔ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ 504 ہجری المقدس میں اس جگہ پیدا ہوئے۔ 515 میں جہاد نفسی اور سیاحی کر کے 585 میں خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں پہنچ کر خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے 589 میں خلافت اولوالعزمی اکبر الکبائر شہنشاہ ولایت

Marfat.com

حاصل کی۔ اس وقت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اے قطب الدین! تمہارا اور ہمارا آنا اس ملک میں بموجب حکم خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس واسطے تھا کہ اس شخص پر درجہ فردیت قائم ہوگا۔ یہ خاندان چشت اہل بہشت وقت چاشت کی طرح چمکے گا۔

چاشت سوا پہر دن کو کہتے ہیں اور چونکہ اس وقت دن کی نسبت روشنی زیادہ ہوتی ہے' اس واسطے چاشت کے لفظ سے ارشاد فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ اس شخص کا وجود اس خاندان کی نعمت میں محویت کا ایسا درجہ حاصل کرے گا کہ ظاہر و باطن اس کا مثل وقت چاشت کے روشن ہوگا۔ اس روز سے چشتی نام ہو جائے گا۔ ورنہ چشتی کوئی ذات نہیں ہے۔ ایک خاندان کا لقب ہے۔ مثل قادریہ' سہروردیہ' نقشبندیہ' چشتیہ' ذات تو قریشی سیّد ہے پھر جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ 600ھ میں پاکپتن میں جس کو اس وقت اجودھن کہتے تھے آ کر قیام فرمایا اور 664ھ میں رحلت فرما ہوئے۔ نسبتی شجرہ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ امیر المؤمنین سیّدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے اور والدہ صاحبہ مرحومہ کی طرف سے سیّدنا عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مل کر مولا مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ تک پہنچتا ہے۔ تاریخی شعیبی وسر عبودیت سے یہ دونوں شجرہ نقل شدہ اسرار عترت فریدی مصنفہ پیر و مرشد میں مع تمام حالات کے درج ہیں بحکم پیر و مرشد خاکسار نے تبرکاً مختصراً حالات جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درج کیے ہیں کہ عوام محبان و معتقدان پڑھ کر فائدہ اٹھائیں اور خاکسار کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں۔

تمام شد

Marfat.com

ارشادات فریدی
اعنی
شلوک فریدی
کا
فرہنگ

آپنیئے - اپنی

آسن - گدی

آلائے سی - بلائے گا

اَتولوی - تولی نہ جانے والی بے اندازہ

اتیماں - یتیماں

اجاڑ - ویرانہ، قبر

اڈر - اڑتا ہے

اِکت - ایک

اکل - اکیلا

اکواہ - گواہ

اکھر - حرف، لفظ

باہڑیاں - بازو

بپڑا - بھولا، بچارا

بجّے - کان کے بندے کرنے کا کپڑا روئی وغیرہ

اگلا - گھی میں گوندھا ہوا آٹا

اگلیاں - بیان سے باہر

الکھ - دیکھنے میں نہ آنے والا (خدا)

انگ - جسم

ان ہندا - خود کو جس کی ضرورت نہ ہو

ایوے، اس طرح

اسگاہ - بے شمار

باز - دروازہ، پاس

بالن - ایندھن، لکڑیار

بان - تیر

باول - دیوانی

بھیڑیں دانگ - دوستی کرنا

بیا - دوسرا

بیس گیا - بیٹھ گیا

Marfat.com

برد- دریا کا اپنے کناروں کو توڑتے ہوئے چلا آنا۔ وہ طغیانی جس سے دریا کے کنارے کی کھیتی باڑی یا آبادی ویران ہو جائے۔

برہ- فرقت، فراق

بسنتر- آگ، آتش

حبک بھرنا- سانس لینا

بگ- بگلا (مکار)

بھت- مطابق (اصول)

بھراندر- جوش

بھلاوہ- خطرہ

بھور- بالوں کا رنگ بڑھاپے کی وجہ سے بدلنا۔ بھورا

بھوم- زمین، دھرتی

بھمیری- نقیب (شاعر)

بہوں- بغیر، بہت

پنکھی- پرندہ

پواہی- راستہ۔

پوٹلی- بوجھ

پاتری- پہننے والا

پاتنی- ملاح

پاچھے- بعد میں

پاس- پہلو، یاد

پتنیاں- آنکھوں میں پتی پڑ گئی، نظر کمزور ہو گئی

پتینیوہ- ہوش نہیں آئی

پٹ- ریشم

پٹولا- ریشمی لباس

پچھل- رات کا آخری حصہ

پر- پیارا

پرائے- خدا کے سوا

پریمی- پیارا محبوب

پرنائے- بیاہ کر

پرنیندڑی- غفلت کی نیند

پرہڑی- پیار، عشق

پری- پیارا

پلوے- سرسبز ہونا

پلیا- بڑھاپے کی وجہ سے بالوں کا رنگ بدل گیا

پنتھ- روح، راستہ

تھیا- ہو گیا

تے- جو

ٹبے- چٹانیں، ٹیلے

Marfat.com

پون – ہوا

پھلڑا – پھول نکلنے کا سماں

پہریں – ہر پہر کے بعد

پیے – میکے

پی – پیارا

پیدھا لوڑے – پہنا چاہتا ہے

پئینی – باریک

تپ کر – جل جل کر

تپے – جلے

تتی – پانی کی ماری ہوئی کھیتی، بد بخت

تدوں – اُس سے

تلاہ – تل

تن – ان کے

تنائے – کی جگہ

توے – آگ سے نکلی ہوئی

تہائے – کی جگہ

تھر – قائم، ہمیشہ رہنے والی

تھل – ریتلے میدان

حیاتی – زندگی

چالئے – چلے

چبن – دانت

چیت دھر – خیال کر

ٹھور – ٹکانہ، ٹھکانہ

جاں کو – جس کو

جانیوں – جوانو

جت – جتنے

جراند – ضبط، برداشت

جزامی – کوڑھی

جُگ – زمانے

جلاں – چلوں

جَن – انسان

جند – جان

جنگھیں – ٹانگوں سے

جنیوں – جنم دیا

جول کے – اپنا آپ جکڑ کر

جو لئے – درکار

جے – جس

جے – جو

جیراں – اُجاڑ – قبرستان

جیوں – جس طرح

جیہبا – میٹھا بول

دو جک – دوزخ

دوساں – گناہ گار

دوہیلا – مشکل

دہاڑے – دن۔

Marfat.com

چیت کرے - یاد کرے

چلن - پاؤں

چلنی - آگے پیچھے نہ ہوگی

چنت - چنتا، فکر

چوپڑی - خدا کی

چھت - چھتر

چھجنا - کمزور پڑا

چھیل - نظر منظور

دائیں - انعام

دَبھ - گھاس

در - دربار

درڑ - صدق

درویشی - فقیری

دریا برد - دریا کے بہاؤ کیساتھ بہہ جانا

دَکھ - واسطے، خاطر

دمامے - نوبت

دولاڑ دولاڑ - لمبے لمبے قدم بھرتے ہوئے

دنی - دنیا

رتئے - رنگے گئے

رلیاں - عیش

رنگا والا - بے پروا

دھجکری - فقری مثال گودڑی

دھرگ - لعنت

دھک دھک اُٹھن - دُکھ اٹھتے ہیں

دھنوری - روح

دھولیں - سفیدی بالوں سے

دھیر - تسلی

دینھ - دن

ڈونگر - پہاڑ

ڈو - وہ آگ جو جنگل میں خود بخود لگ جائے

ڈوہاگن، خدا کا شریک ٹھہرانے والی

ڈہنا - بھاگتا ہوا

ڈھنڈولیا - اے میرے جسم کو نوچنے والے
(ڈھونڈنے والا)

رادیا - راضی

راہندے - کھلاتے کھلاتے

رَتّ - خون

رَتّا - اس کے رنگ میں رنگا ہوا (سرخ)

رُت - موسم

رتن - آنکھیں

رتی - ذرہ بھر

سمندر

سکر - سکر مطلب وجود

سکھن - خالی

Marfat.com

روس – غصہ (ناراض ہونا)
رہندی – کھانے والا
رینے – بہرے ہو گئے
سار – مکمل – کامیاب
ساکھ – شاخ
ساہورے – سسرال
سائی – وہی

سائیں – مالک
خدا
سہائے – سارے
سُتاں – سوئے سوئے
سجائے – سزا
سچیت – خبردار – ہوشیار
سدھ ہوئے – صاف ہو جائے
سڈ کرے – بلائے
سڈ ورڈ – مدح خواں – بھاٹ
سَر – تالاب
سر پر – بلاشبہ
سَرو ور – تالاب (سمندر)
کاتی – چھری
کاٹھ – جسم
کالیں – سیاہ بالوں سے یعنی جوانی میں

سگا – سارا
سم – سو کر، نیند لے کر
سمھال – سنوار – بنا کر
سنبھیئے – بن ٹھن کر
سِنگ – صحبت
سُنیئر – کان
سوامی – مالک – رب
سونی – کفن
سونووی – منقش (سونے کی طرح قیمتی)
سوہیلڑا – نازک طبع
سے – وہ
سیکھ – شیخ
شیخاں – بزرگوں کو – پیر صاحب کو
صوف – صوفیوں کا لباس
عقل لطیف – دور اندیش (پاکیزہ عقل)
کاگ – کوا
کاگا – اے کوّے
کاگدے – کاغذ
کالے لیکھ نہ لکھ – اپنا نامۂ اعمال
سیاہ نہ کر
کونڈا – طرفین
کوہدرا – باجرہ وغیرہ کی قسم کا ایک اناج ہے
کوئیلاہ – کوئلہ

Marfat.com

کپ - کاٹ کر
کپیا - کاٹا گیا
کپر - بھنور
کپر وات - بھنور میں
کپنھ چکھ - کاٹ دیتے
کتھاؤ - کہیں بھی
کتھوڑی - کستوری
کتی - کئی
کٹھولا - چارپائی
کرنگ - پنجر
کڑی پاؤنڈی - کتابوں اور رسالوں کے ذریعے تجھے ہر ایک طرح کی ملتے ملاتے
کلر کیری -
کن - کاندھے
کنت - مالک - خدا
کندھ - کندھا، کندھی - کنارا
کنے - کس نے
کُنّے - مٹی کی ہانڈی، مراد آگ پر پکتا ہوا سالن
کور - خدا کے علاوہ پریم کرنا
کوں - کو
گڑھ - قلعہ
گن - ہنر
گھٹ - دربار

کہاہ - ہائے ہائے کی آواز
کھٹن ویلا - جوانی
کھڑانہ - ضائع نہ کرنا
کھنتھر - جسم
کھنڈلواڑ - کھانڈ میں لپیٹ کر
کھٹھ - پلک
کلوں - بخشش
کھونڈیہہ - بدن کو چ
کھیں - راکھ
کھیوٹ - محل
کتیڑیاں - کئی
کیرے ہیبت - گراکر ساتھ لے جاتا ہے
کہو - کیسا
گاکھڑی - مشکلات
گاکھڑے - مشکل کٹے
گالیں - باتیں
گانوے - گنتی کے
گجھی بھاہ - چھپی ہوئی آگ
گڈ - مثال
گڈ تھیا - غرق ہو گئے
مرگستانی - قبرستان، مسان
مرن - موت، مرنوں، موسے
مڑ مڑ جائیے - لوٹتا جا رہا ہے

Marfat.com

گنند - پھولوں کے ہار - خوشبو

گھر - دل

گھڑیئے گھڑیئے - اس کو بناتے بناتے

گھم - پھر کر

گھنے - بہت زیادہ

گیہلا - غافل

لاون - سالن

لب - لالچ

لج - کنوئیں سے پانی نکالنے کی ڈوری

لوچے - چاہے

لوڑے داکھ بجوریاں - داکھ (چھوٹا انگور) چاہتا ہے، (بجور، مالاکنڈ کے پاس ایک گاؤں وہاں اعلیٰ قسم کا چھوٹا انگور ہوتا ہے)

لوئیں - آنکھیں

لہے - اُترتی ہے یعنی ملتی ہے

لئے - خاوند کا گھر

ماپری - میرے پیارے

ماڑیاں - محل

ماکھیوں - شہد

متائڑیاں - مال و دولت

متی - موتی

نچند - بےفکر

مسان - مرگھٹ یعنی مردے جلانے کی جگہ

مسائنک - مشائخ

مصلیٰ - نماز پڑھنے کا کپڑا

ملک - ملک الموت

ملی آس - اسے ملی

منت - کلام - منتر

منجھ - میری

منڈپ - محل

منیاں - مقبول

مون - مجھے

موہیا - فریفتہ کیا

مہائے - مون میں پھنس کر

میدان کر - صاف کر

میں - خودی

مینہا - بارش

ناٹھی - بھاگ کر جارہا ہے، مہمان

ناگر - خوبصورت (نازک)

نالا - ناڑو

ناؤں - نام

نجیک - نزدیک

وس - زہر

Marfat.com

ندوسا - بے گناہ - بے قصور
نکی - باریک (چھوٹی)
نگھریا - غرق شدہ
نمانی - عاجز
نندراولے - سونے والا
نواڑ - نواڑ پلنگ کی
نوات - نبات، مصری
نون - عاجزی
نوہ نون - جلا جلا کر
نہ اُتیجے - پیدا نہیں ہوتے
نہ بھاوَ - نہیں پسند کرتی
نینھ - پریم - عشق
واپرے - گزرے
وات - خبر، حال وغیرہ
واتڑی - خبر - خیر خیریت
وان - چارپائی بننے والا بان
وِتھ - موتی
وجدی - جھگڑتی ہے
وڈانی - اللہ کے سوا کسی غیر کو
وڈ ہنس - راج ہنس
ور - خاوند
ورسے - برسے

دکار - گھمنڈ - تکبر
وَن - ایک درخت، جھاڑی
ونجنا - جانا
ویدن - اپنے دُکھ کی حقیقت
ویس - پہناوا، بھیس
وے محتاج - لایزال یعنی جس کو کبھی کوئی کمی نہ آئے
ستھ پون - کم ہوتی ہے
ہڈ - ہڈیاں
ہر - خدا
ہک - ایک
ہنجھ - بگلا
ہنڈے - عمر گزرے
ہنڈ کے - پھر کر
ہنڈھ - تعلق پیدا کر
ہول - خوف، ڈر
ہون - وہ
ہیرا - نہ چلنے والا، نہ کٹ جانے والا
مکت جنم
ہیڑے - ہیرے

تمّت

Marfat.com

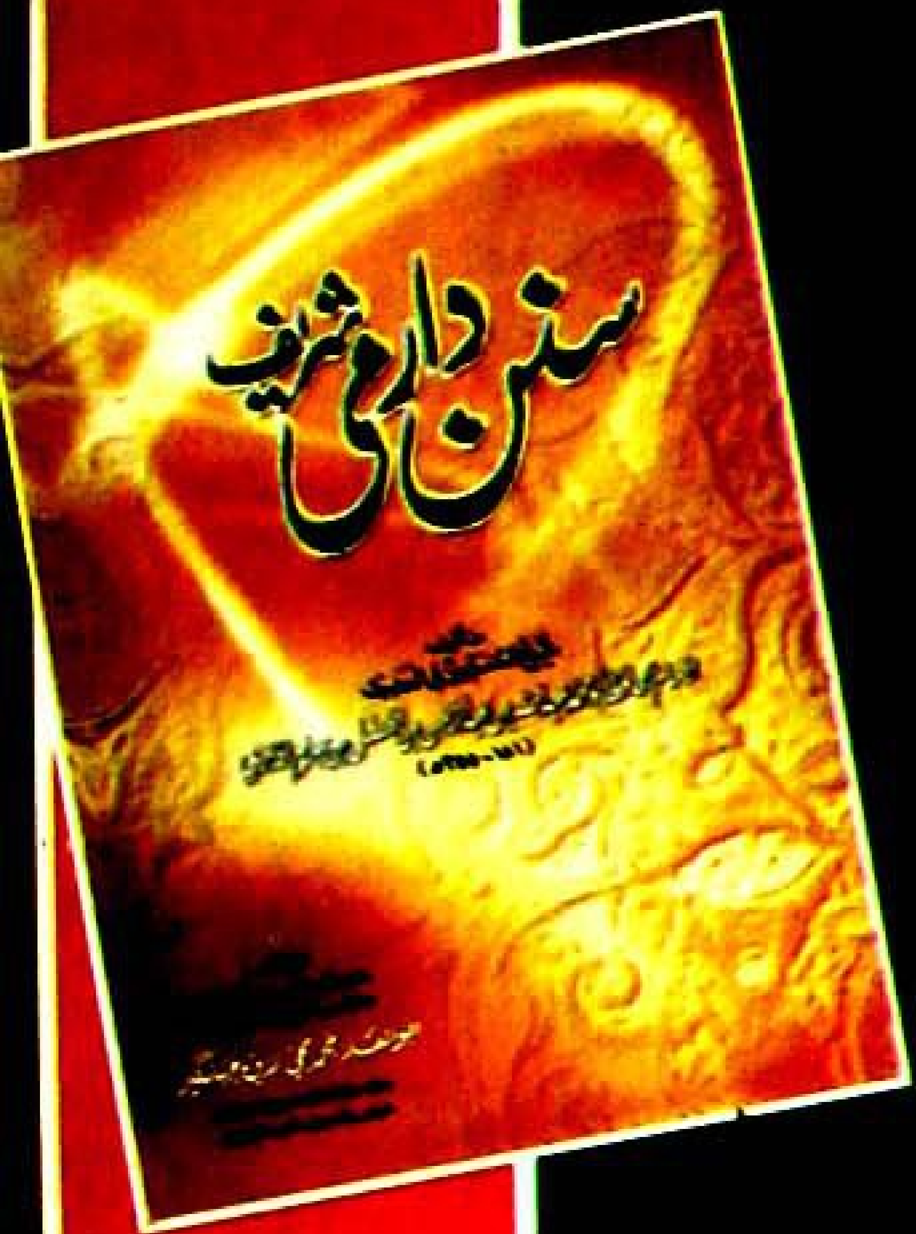

مکمل دو جلدیں

سنن دارمی

- جو احادیث نبویہ کا قدیم اور مستند ذخیرہ ہے۔
- جو صحابہ کرام کے فتاویٰ کا اہم ماخذ ہے۔
- جو تابعین و تبع تابعین کی آراء سے مزین ہے۔
- جو امام دارمی کی زندگی بھر کی ریاضت کا نچوڑ ہے۔

امام دارمی

- جو امام مسلم، ترمذی، ابوداؤد اور نسائی کے اُستاد ہیں۔
- جن کی وفات پر امام بخاری بہت روئے تھے۔
- جنہیں "ابنِ حبان" نے "حفاظ متقین" میں سے ایک قرار دیا ہے۔
- جنہیں "ذہبی" نے "رکن من ارکان الدین" کہکر خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

دارمی شریف (مترجم)

- جس کا ترجمہ آسان، عام فہم، رواں اور سلیس ہے۔
- جس میں ۲۰ دیگر کتبِ حدیث کے حوالے سے تخریج شامل ہے
- جس کے آخر میں "رواۃ حدیث" کی مکمل فہرست موجود ہے۔
- جو باطنی انوار و معارف کے ہمراہ ظاہری دلکشی و رعنائی سے بھی آراستہ ہے

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر
۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042 7246006

Marfat.com